

واقعات عالمگیری



قیمت ایک روپیہ عشر

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

کتابخانه

مکتبہ اسلامیہ
1979

دانشگاه اسلامی
کتابخانه

کتابخانه

کتابخانه

کتابخانه

کتابخانه

کتابخانه

1979

133562

ایہ پتہ پر پبلشرز کے دفتر میں مکتوب لکھ کر بھیجیں اور اس کے ساتھ
پتہ کی کاپی بھیجیں۔

پتہ: 133562

133562

مقدمہ

واقعاتِ عالمگیری عالمگیر اعظم کے ابتدائی حالات کے متعلق ایک نہایت اہم تاریخی مسودہ ہے۔ بالخصوص تختِ سلطنت کے لئے کشمکش کی ایک بہت عمدہ اور مرتب سرگزشت ہے۔ علامہ شبلی مرحوم کی کتاب "عالمگیر پر ایک سرسری نظر" میں اس تاریخی مسودہ سے کافی استفادہ کیا گیا ہے۔ مختلف کتابوں میں واقعاتِ عالمگیری کے اتنے مختلف نام ملتے ہیں کہ انسان کوئی ایک نام متعین کرنے میں حیران رہ جاتا ہے۔ مثلاً

- ۱۔ واقعاتِ عالمگیری
- ۲۔ ظفر نامہ عالمگیری
- ۳۔ حالاتِ عالمگیری
- ۴۔ وقائعِ عالمگیری
- ۵۔ اقبال نامہ عالمگیری

۱۔ فرستِ مخطوطاتِ کیرج ۱۸۷۱ء + ظفر نامہ بادشاہِ عالمگیر کنوئیر ۲۵ رمضان ۱۱۹۶ھ (از محمد کرم و محمد نور)

مجلسِ ڈاکٹر پروکتے بنع میں میرزاں کی طرف منسوب کیا۔

۲۔ فرستِ مخطوطاتِ بٹیس میوزیم ۱۸۷۲ء

۳۔ فرستِ مخطوطاتِ ناسی انڈیا آفس ۱۸۷۵ء

۴۔ فرستِ کتبِ ناسی ہیکل لائبریری پنجاب کے نسخے کے اخیر میں یوں لکھا ہے "نامِ شہدائانِ اہمہ"۔

شہدائانِ اہمہ کا معرفت نشان اورنگ زیب عالمگیری کرم الہی تاریخ ۱۲۶۱ھ باقی برصغیر

۴۔ اورنگ زامہ عالمگیری

میں نے علامہ شیخ مدظلہ کے تقریباً بیس برسوں تک اور کچھ نامم واقعات عالمگیری انتخاب کیا ہے۔
 اس کتاب کا مصنف عاقل خان میر سکر خانانی رازی بیان کیا ہے اس کے لکھنے کا عجب نام
 ہے کہ اس رازی کا ذکر جو اس کے کہیں آیا ہے اس کے ضمن میں اس کی دوسری تصانیف کے نام
 بھی لکھے ہیں اور اس تصنیف کا لکھنے والا صرف صاحب المصنف اللہ اب نے اپنی کتاب
 میں لکھا ہے کہ یہ تصنیف میر سکر خانانی نے لکھی ہے۔

عاقل خان خانی در واقعات عالمگیری ناہین خود بہ شرح اسطو لکھتے ہیں۔
 پھر اس کے اس کتاب کو میر علی صاحب دیرا لکھنے کی طرف منسوب کیا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر یونس
 پٹنہ میوزیم کی فرسنتی خطوط میں ایسی ہیں واقعات عالمگیری کو میر علی صاحب دیرا لکھنے کا عجب
 بتلایا ہے کہ عاقل رازی کی تصنیف "اورنگ زامہ" کا لکھنا ہے وہاں اس نے ہی عاقل
 رازی ہی کی تصنیف قرار دیتے ہوئے اپنے ہاتھ لکھنے کی غلطی کا اعتراف کیا ہے۔ میرزا آداس
 کتب خانہ احمدی ہیں واقعات عالمگیری کے دو تین نسخے ہیں جن میں سے ایک کتب خانہ
 کتابت حیدرآباد ہے۔ اسے میر علی صاحب دیرا لکھنے کی تصنیف لکھا گیا ہے۔ ایک نسخہ میرزا آداس
 صاحب نے عید اللہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ایک اور نسخہ آداب عالمگیری کے ساتھ لکھا ہے۔

بقیہ صفحہ ۵۷

میرزا آداس صاحب کی تصنیف لکھا ہے اورنگ زامہ مصنف میرزا عاقل

صاحب المصنف اللہ اب نے لکھی ہے۔

کتب خانہ احمدی میں

۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

پنجاب یونیورسٹی کے فرسٹ نگاروں نے بھی اپنے ہاں کے نسخوں کو امیر تھان مذکورہ کے حروف تہجیہ لکھا
 ہے۔ بعض متوفیوں نے اپنی تالیفات میں یہاں عاقل خاں راہی کی توثیقات کا ذکر کیا ہے۔ وہاں
 "واقعات عالمگیری" اور "تقریرات عالمگیری" اس کی دو الگ الگ کتابیں قرار دی گئی ہیں۔

عاقل خاں راہی کے حالات مختصراً یہ ہیں۔

زادہ پیرسکری قوم سپید پختہ خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کے آباؤ اجداد میں سے ایک شخص عاقل خاں راہی
 نے مرزا شجاع بہادر الدین راہی کی نسبت سے تعلق رکھا ہے۔ ان کے والد اس عالمگیری کے مرتبین میں سے
 ہیں۔ ان کی حین کا کہ وہ کسی سے پیش ہو کر اسے لکھوانے کے لیے اپنے شاگردوں کو بھیجے۔ ان کے
 متفرک آئی تھے۔ عالمگیری کی ایک نگین ہے، ظاہر ہوتا ہے کہ عاقل خاں راہی نے اس کی صورت میں سے اس میں
 شاہی منصب کو لکھ کر اسے کوٹلی میں لکھوانے کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ اس کی توثیق ہوئی۔

اس کے بعد وہی نے عاقل خاں راہی کو دوبارہ لکھوانے کے لیے درخواست کی۔

وہ اپنے ہر کام کو شہرت اور نود اور بعد ازاں عاقل خاں راہی نے اس کی توثیق کی۔

فوجی خدمت کے دوران میں وہ عاقل خاں راہی کے ساتھ لکھوانے کی درخواست کی۔

تبعاً خدمت کے دوران میں وہ عاقل خاں راہی کے ساتھ لکھوانے کی درخواست کی۔

اس کے بعد وہی نے عاقل خاں راہی کو دوبارہ لکھوانے کے لیے درخواست کی۔

اس کے بعد وہی نے عاقل خاں راہی کو دوبارہ لکھوانے کے لیے درخواست کی۔

اس کے بعد وہی نے عاقل خاں راہی کو دوبارہ لکھوانے کے لیے درخواست کی۔

اس کے بعد وہی نے عاقل خاں راہی کو دوبارہ لکھوانے کے لیے درخواست کی۔

منصب کو رد نہیں کرتا اس پر ناراض نہیں ہوتا بلکہ اس کی سابقہ خدمات کا ذکر کرتا ہوا ہاتھ پر
روپیہ سالانہ وظیفہ دینے کا وعدہ کرتا ہے۔

عاقل خاں نے سنہ ۱۸۵۷ء میں دہلی میں وفات پائی اور وہیں اُسے دفن کیا گیا نہایت
مختیار اور کیم الصفا منت تھا۔

اس کے علمی کارناموں میں اس کی مثنویات میں مشکل مثنوی ”مہر و ماہ“ جس کے متعدد
نسخے ملتے ہیں ملاحظہ ہوتی یہ لکھنؤ میں چھپ بھی چکی ہے دوسری مثنوی ”شمن و پروانہ“ یا قصہ
پروانہ سنت، ایک دیوان بھی ہے عاقل خاں کا مندرجہ ذیل شعر ایک مرتبہ عالمگیر کے ساتھ پڑھا
گیا تو اس کے اعادہ کی فرمائش کی اور پوچھا یہ کس کا شعر ہے۔

عشق چہ آساں نموہ آہ چہ دشوار بود ہجر کہ دشوار بودیار چہ آساں گرفت
واقعات عالمگیری کے اہم مضمین یہ ہیں :-
۱۔ عالمگیر کی پیدائش۔

۲۔ شاہ جہان نے اپنی اولاد میں صوبوں کی حکومت جس طرح تقسیم کی اس کی تفصیل۔
۳۔ دکن پر حملے۔

۴۔ شاہ جہان کی بیماری

۵۔ دارا شکوہ کی حرم سے بھرتی ہوئی تجویز۔

۶۔ شاہ جہان اور عالمگیر کی خط و کتابت اور شاہ جہان کا قلعہ نشین ہونا۔

۷۔ شجاع اور عالمگیر کی جنگ۔

اصفا شہزادہ صاحب جلد دوم

یہ ذریعہ شاہان اور مغل حکمرانوں کے نام سے سب سے پہلے مثنوی غالباً ترکی زبان میں لکھی گئی۔

۸۔ اجمیر کے قریب داراشکوہ کی دوبارہ ہزیمت اور گرفتاری۔

۹۔ شہزادہ محمد سلطان کا بنگالہ پر حملہ۔

۱۰۔ شاہجہان کی وفات اور اس کا جنازہ۔

اب ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ کتاب کے متعدد نام کیونکر تراشے گئے بیبری ناچیز کے یہ ہے کہ مصنفین و مؤلفین عام طور پر اپنی کتابوں کے مقدمات میں کتاب کا نام اور موضوع اور غرض و غایت تالیف بیان کر دیتے ہیں لیکن عاقل کی زیر بحث تالیف میں کہیں اس کا نام واضح نہیں کیا گیا۔ اس بنا پر مختلف اشخاص نے اپنے خیال کے مطابق ایک ایک نام تراش لیا لیکن یہ کہ شروع میں عاقل خاں کا ارادہ ہو کہ عالمگیری کے مکمل حالات لکھ دیتے ہوں لیکن بعد ازاں یہ فرسخ ہو گیا اور کتاب غیر مکمل ہونے کی وجہ سے اپنے نام پر کتنی بیابان ہے کہ عاقل خاں نے اپنی جانب سے ایک غیر جانبدارانہ بیان جناب شیخ رشیدی کے تعلق لایسٹیا و کار کے قلمبند کیا اور اس کے اعتبار سے اس بنا پر اپنا نام یاد کیا ضروری مقدمات کی ضرورت نہیں تھی اور اس سے متعلق اس کا معاہدہ خوافی خاں مؤلف منتخب المصابہ ہی جانتا تھا اس سے نہ اپنی تالیف میں بیان کیا گیا۔

یہاں شائع کردہ متن واقعات عالمگیری ذیل کے قلمی نسخوں پر مبنی ہے جن کے نسخے

۱۔ سندھ جرنلستان میں کئی کئی نسخے ہیں تاکہ انہوں کے ترقی شدہ نسخہ اور کئی کئی نسخے ہیں۔

(ا) نسخہ ملوکہ پرنسپس سراج الدین آرزو گنڈاپ کا کچھ نسخہ۔

(ب) نسخہ ملوکہ پنجاب پبلک لائبریری لاہور۔

(ج) مؤلف کا ذاتی نسخہ۔

(د) نسخہ ملوکہ پنجاب پرنسپس لائبریری لاہور۔

اول متن کو پنجاب پبلک لائبریری کے نسخہ اقبال آباد، عالمگیری سے نقل کیا گیا تھا جس کو

نظر آتی تھی کہ اس پر بیانیہ اور پختہ ذائقے کے نسخوں سے مقالہ کیا گیا جس میں
 تقریباً ۱۹۵۳ء میں تھا تو وہاں تقریباً قریب قریب ہر کتب خانہ میں اس کے نسخے دیکھے
 گئے اور اس کا علم کروا دیا۔ اس وقت میں نے اس کا نسخہ لیا گیا ہے کہ اس میں مورخین
 کی یہ تصحیحیں بھی آئی تھیں جو یہاں سے

یہ سنہ ایک سو نو سو اسی۱۹۵۳ء میں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ

یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ
 یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ یہ تصحیحیں لکھی گئی تھیں اور اس کا علم کہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اقبال نامہ عالمگیری

ابوالمظفر محی الدین محمد اوزنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی خداداد ملکہ
ابد اللہ سلطانہ۔ آن قطب سلطنت و جہان داری، و مرکز دائرہ عظمت و بختیاری
مقتدائے نوامین جم شکوہ، قبلہ گاہ سلاطین معدلت پرشورہ، برآزندہ بزعم کرامت و
کامرانی، فرازندہ علم جلال و جہان بینی۔ چراغ دودمان جاہ و جلال، گلبن ریاض دولت
واقبال۔ خاقان صبح حسین خورشید کلاہ، شہر یار سپہر عقبہ انجم سپاہ۔ بادشاہیت
درویش نہاد، جہان داریست متخلق باخلاق رب العباد۔ ذات مقدسش از تقاض
انسانی مبرا، باطن پهایوش از ہوا جس نفسانی معرہ۔ گوہر کرامتیش بفضائل و
کمالات بشری موصوف، و ہمت و ولایتش بانتظام امور دین و سرا انجام امور
معا و صرف۔ رموز عبادت مبارکش ہمہ ملکات قدسیہ از باب زہد و اسحاب
زرع، و سیر و سکون طبع اقدسش جملہ بر منہج عدل و موقوفہ شرع۔ حکم و حیا

۱۰ (د) عالمگیر + ۱۰ (د) دودمان + (ب) خاندان + ۱۰ (د) رموز عبادت۔

(ب) امر عادی +

یکتایند و وفادار در چهار گوشه سر را بچانه و طاق و عقل و در نش و بدل و نفس و بدل
 برگزیده افش و آفاق از پیش سحاب معدش کشتید انانی در کالی او اندک نام هر چه
 شادمانی است از موافق کوشش تقاضای در دانی روزگار بهره و در کامیاب است شد مسرور
 در آنست که در سینه نامیست در تمام و کار فرماست که جهان را در دست گیرند با سالمت
 در آن گیتی کشتا و گیوان مستان فریغ الهام گوی آجالتی چون در انوار حمید است
 منتاج کشید کشتا افش و هم مشورتی لکنش بگیرد و بال نیست کوشش بهر چه باشد
 در اینست که افش و کلاسمه بهر روزه تمام بارند ست تمام در گوشه در آنست که
 بر آن کوشش زمانه به روح بد و کوشش به دستان در روزگار راه تو هر چه بود کوشش
 چاکر کشتا سپرده شود در روز و در خاک بندگانی زمان پذیرش کشیده بود
 در اینست که در پیوسته در هم و در هم و در هم و در هم و در هم و در هم و در هم و در هم
 در آنست که هر چه بر نماند و عقل و عدل و در آنست که در آنست که هر چه در آنست
 نظیر کوشش بیافش و عیب مقصد است نه قدری در آنست که در آنست که هر چه در آنست
 در آنست که هر چه در آنست و در آنست که در آنست که در آنست که در آنست که در آنست
 کشور کشتا و در آنست که در آنست که در آنست که در آنست که در آنست که در آنست
 پیچیده از نام کتیب و در آنست که نام انقیاب و در آنست که در آنست که در آنست
 با هم در آنست که در آنست که در آنست که در آنست که در آنست که در آنست
 در آنست که در آنست که در آنست که در آنست که در آنست که در آنست که در آنست

(د) چاره کشید بخوبی سر در دست (د) برگزیده - در آنست که در آنست
 (د) انداخته - در آنست که کشیده + در آنست که در آنست +

راروق و آیب و تائب نمانده - و با وجود ثقل خلیفہ سلطنت و سرانجام ہر نام و سعادت آیہ و بندگی
 کتابت کتاب آسمانی و تفاوت کلام ربانی بسبب دوام لازم الاوقات قدسی سمانہ دارد -
 و طاعت عبادت باندا در طاقت انسانی و توکل بشری بجا آرد، و بیشتر از عبادت
 ایلی بطاعت نماندہ سے آرد، و بعضی از ایام ہر نام سے گذارو، و تفہیم طوع و تکثیر
 آرد و او غیر نماندہ آرد، و نامی سے گذارو، و ایام ہر نامی و ثقل خلیفہ ربانی حقیقہ کلام ربانی
 بر ایام میں مراتب فرود علی الدوام بعد از ان با مداد و تراخ از وقت عبادت را آرد
 مستقیم و بیگانہ و مخلوقان را در خلوت کردہ خاص طاعت فرود و بی واسطہ استقامت سے
 فریاد و عرض محبت بر جرات و لرزشان سے نہند و توکل است، ایام استقامت و شکر سے
 معنی و حرم سراسر سے والا بطاعت قدس سے رہند و آنحضرت کے ہر نام سے اس سے نسبت
 فرمودی و تمجید مرصیات النبی و تکمیل مراتب نعل النبی و بہان پناہی تحمل از محبت و تمجید
 ہر نام گشتہ دست خواہ مبارک خاص ہر وقتہ مطابقت دعا سے رافع، جو ایامی فرود
 انجام مطلب ہر یکے را بنام سبب وقت و اقتضا سے نسبت ہر یکے از ارکان دولت
 عظمی و تقریران بساط اقدس و اعلیٰ حوالے فریاد و بعد از صلوات پیشین نیز از ایام فرود
 از حضور اشرف الملب و ششمہ تققد از نسبت متوا فرود و توکل استقامت و شکر و بندگی
 واقعات مبارک شبانہ روزی ہر نام و ہر نامی عنوان ہر صیغہ استقامت و شکر
 نماید سبب مشابہت تکلف و ذکاوت اعراق تندیب اعلاق و حوالہ از عبادت و شکر
 و اضلاع این ہاوشاہ بہان طاعت از حوصلہ تقریر و بیان افروزی سے و معنی نعل النبی

(ج) - (ب) - (د) - (ب) سے رہند + (ج) - (ب) سے رہند + (ج) - (ب) سے رہند + (ج) - (ب) سے رہند +
 (ج) سے رہند + (ب) سے رہند + (د) سے رہند + (ب) سے رہند + (ج) سے رہند + (ب) سے رہند + (ج) سے رہند +

از ذات کثیر البرکات منبع الفيوضات آن حضرت حسن ظهور یافته سامان بخش مآرب
خاص و سرانجام فرماتے مقاصد طوائف انام است،

نظم

بدانش بزرگ و بہمت بلند ببا زود لیر و بدل ہوشمند
بدست کرم آب دریا ببرد بر قدرت محل از ثریا ببرد
خدایا تو این شاہ مردیش دوست کہ آسائش خلق در ظل اوست
بسے بر سر خلق پائیندہ دار بتوفیق طاعت دلش زندہ دار
غم از گردش روزگارش مباد وز اندیشہ بر دل غبارش مباد

حکایت در بیان ولادت آل مہر پہر عظمت

آفتابِ عالم تاب ذاتِ قدسی صفات لازم البرکات شہنشاہِ ملکی ملکات بتاریخ
شب یکشنبہ پانزدہم ذیقعدہ ۱۲۰۷ ہجری در مقام دو حد از مضافات صوبہ گجرات
از مطلع ولادت با فراوان سعادت طالع گشتہ پر تو عز و کرامت بر ساحت وجود و عرصہ
شعور انداخت۔ و از انوار جمالِ جہاں آراستے لقاے مبارکش دولت خانہ سلطنت
ابد مقرون چون جلوت گاہ خورشید منور شدہ بدکش فردوس بریں و رشک فرمایے سپہر بوقلموں
گر دیدہ مشردہ مسرت و شادمانی و نوید بہجت و کامرانی در بساط بسیط زمین و ساحت
وسیع زماں پیچیدہ جہاں را مرہون منت و عالم را ممنون امنیت ساخت۔
شہسوار عرصہ نکتہ طرازی و شہریار کشور سخن پرداز سی طالب کلیم در تاریخ

۱۵ واقعات کے سب نسخوں میں تقریباً "دہرہ" ہے مگر خانی خان نے منتخب اللباب ص ۲۹۶ میں "دو حد" درج کیا ہے
جو آج بھی شہور ہے۔ لک (۱) و از انوار۔ (ب) و انوار +

ولادتِ سرسمر سعادت آن وارثِ اکلیل و اوزنگِ ہفت اقلیم این لالی متلالی را
برشتہ نظم کشید۔

منظومہ

داد ایزد و بباد شاہ جہاں خلفِ ہمچو مہرِ عالمِ تاب
تاریجِ صاحبِ قرآنِ ثانی یافت گوہر و بحرِ زو گرفت حساب
نامش اوزنگِ زیب کردہ فلک بختِ این پایۂ سپہر جناب
چوں بریں مژدہ آفتاب انداخت افسرِ خویش برہوا چو حساب
طبع دریافت سال تاریخش زد رقم آفتابِ عالمِ تاب

وچوں آن نیرِ اوج جاہ و جلال و قائلِ طفولیتِ سنجیدہ و منازلِ کودکی پر پیوودہ بقرخچہ
مبارکی قدم بر بساطِ تمیز و بلوغت نہادہ و آثارِ بزرگی از ناصیہ تور آگینش تا فتن
آغاز کرد و آیتِ دولتِ اقبال و داب و عاداتِ سیرت و ہوش و سہراست
و فرہنگ و عزت و حمیت از صفحہٴ حالِ سعادت اشمالش سمتِ ظہورِ حسن بروز
یافتہ اصاعرو اکابر، و اقاصی و ادانی روزگار بساطتِ آن حضرت قال اقبال زدند
خوانینِ عظیم الشان از آن حضرت حسابے گرفتہ بشمار این کار در افتادند۔ و ہر کہ از عقل و
خرد نصیبے داشت رقومِ دولت و نقوشِ جہان بینی از لوحِ جبین مبارکش مطالعہ
نمودہ سے دانست کہ روزگار آخر کار عنانِ بارگیرِ فرمانروائی و سرِ سلطنتِ الہی
بقبضہٴ اقتدارِ ملازمانِ آن جم جم قدر فریدیوں فر تسلیم خواهد نمود، و استادِ ازل معنائے

۱۔ (ا) اوزنگِ ہفت اقلیم۔ (ب) اوزنگِ زیب ہفت اقلیم + ۲۔ (ا) صاحب۔ (ب) نصرت +

۳۔ (ا) آثارِ بزرگی۔ (ب) و بزرگی + ۴۔ (ج) مطالعہ۔ (ب) مبارکش نمود + ۵۔ (ج) کار۔ (ب) آخر عنان +

کار خرابی کارخانه دوران و فراموشی این صنعت آباد هندوستان بنام بهایون آن زمینده
تاج و تختیای ربع مسکون خود بکشند

و از شراب نسیب فضایا سینه روزگار آنکه رودی شهنشاه جسم مرتبت دعا و این سکنه
سزولت مسا برقران ثانی در مستقر الخورخت الیبر آباد از فرغ و در تن جمال عالم آنراست
بهایون را با باده بکسب نعل انشاالله فرسودند دور فیالی کو به شان با هم و آفرینند
تخلیوم بکشد بهایون نامشیا هم و بگریه چسبند و اندر دسته قهر و تخم کل بر کله زوی تو کانت غریب
بدریاست عجیب بهایون و ما میزند و انشاالله آن جبال خنجر که درین کجاست در آن نسیب
اندا در کله دنیا آن مرفعی زنده الهما بهیاد گشتند و خطیوم بسیار دور بسیار و محراب مکرر
با هم چسبند نریک کبیر بکشد هم در کله کوهتند و صبر است که چکرت نسیب ترا کله و نسیب بهیاد
از آنکه بعد بر خفاست بهیون آن بود که بناست که استه طایفم کثیر و بگاون تخلف کرد و در
پیدا شقی الخورخت الیبر نکرده و اینکه کجاست الی شکل بر فرق شان فرو رفته خون بیرون
چکیدن من نسیب برت در ای سیاه و شقی بر کله نسیب نسیب

قطعه

در نما چنان کله بر یکسا و گر که شیر از صدا کنی به باز و جگر
دو از کسبیه با هم آبیختند چوبانان سرحت خون خود می بخندند
و چندانکه از چرخ آتشین شد و شاره و مونس و صبر است که نسیب ظاهرش از دور رو سست
به اکبود سشد اصلا برود نه کرده چنان آن هنگامه شش نسیب را بدند انراست
سید چون برف در برابر سیراه که جم تر و آشتند از حرکت و جلال آن دو کو سیاه و بجم

لذات ان تصادم آن جبال نسیب تصادم جبال

با وجود خورد سالی از تہور ذاتی و شجاعت گوہری یک سر مو از جان رفتہ اصلاً اضطراب و
اضطرار را بطبع اقدس راہ ندادہ بآن عفریت کویہ تن در غایت استقلال و پردہ دلی
لسان رستم و بہمن رو برو شد، از مشاہدہ این حال غریب غریو از نہاد خلایق تکرر
اثر رسید و در آن عرصہ ہنگامہ محشر و صبحی نفع صوری مرتب گردید۔

منظر

بچشم جہاں دہر تار یک شد بخورشید آں ابر نزدیک شد
بتکلیف ہمت دلیری نمود بہ سنے کہ تکلیف برے نہ بود
و آں خورشید آسمان تہور لسان بر پر تہر و شیر خشکیں در خانہ زین قائم گشتہ باشا
پاشنہ نگا و اقبال را حاضر گردانیدہ آمد و پاسے مبارک در خم رکاب افشردہ بقوت بازو
دنیو سے دل آنچنان نیزہ را بر پیشانی آں کوہ منظر بی ستوں پیکر حوالہ فرمودند کہ
سنان در فرخ چوں برق در ابر غرق شد و در آن میں ازاں حضرت جلادتے بظہور
رسید کہ در جنب آں کارنامہ پردہ دلی رستم و اسفندیار افسانہ گردید۔

مشہوری

یکے نیزہ بر فرق شاں تافتہ	نظر از رگِ غیرتش یافتہ
ز قدرت چنان زد بہ پیشانی	کہ جُست از قفا بخش رخشانیش
ز بس نیزہ دستکش شد نہاں	سرس گشت فانوس شمع سنان
ازاں رخنہ کنز نیزہ شد در سرش	بروں رفت مستی کہ بد در سرش
دراں کوہ پیکر نہاں شد سنان	دگر بار در رفت آہن بکاں

سے (ا) نہ بود - (ب) نمود + سے (ا) خند - (ب) رفتہ +

این حضرت جبیل شکوہ کہ بلا سے سیاہ کنایت، اذان بود اذان صریح و زخم خشم آلوده و
 کینه و تر گشتند از غایت قهر خون از چشم پر ابرشش فرو چکیدہ غضبناک و بند
 ہوش و سپہ باک و دم ہوش حملہ آورد، و ابرشش فلک فراخ آن خورشید احتشام با
 بخردوم تعبیر شکل بچپیدہ زیر کرد و دندان کین دنان اشقر و یوزاد بیفشرد و آنحضرت
 بدان حضرت کوہ منظر لسان خویش جہاں تاب باطلست شب تار قرین گوید
 و در نش شخص مبارک لاحق گشت و بانگ غلظت و گریہ بارہ بطارم دوار بچپیدہ
 جہانے از معائنہ این حال ہوں صورتت بسیار پیکر تماشال از غایت حیرت
 بے حس و حرکت ماند۔

مثنوی

زخرطوم انداخت پیمان گمشد فتاد اسپ شہزادہ در پیل بند
 چو شہزادہ بر آن فرس بدو زد زبیم آب شد ہرہ روزگار
 بیفشرد بر اسپ دندان کین بر آند خروش از زبان و زین

آن شاہباز اوج بسالت و زان میں لسان بقی چست و محالاک از خانہ زین حستہ
 بر زمین خرابید بمشابه شیر پیل انگن و پیل کہہ شکن حملہ آورد۔ دنان وقت حنظل آلت
 نگسبان و انت مقدس گشت، و وقایعت و حمایت ایزدی حاصل گردید و فیل و دیگر گولہ
 این بدست ہر بریدہ گردید بہ یکبار روید چون نظرش بر دشمن قوی افتاد اذان سترست
 دوستے تافتہ متوجہ غنیم گردید و مستعد دفع فیل و حملہ او گشت۔ حضرت جہاں پناہی
 بر اسپ الود تماشال مانند خورشید بر فلک آمدہ از زبان سلامت بدوات خانہ اسن عافیت
 راجعت فرمودند۔ این واقعہ حیرت افزا روز بیست و ہفتم ذی قعدہ ۱۲۱۲ ہجری است کہ با ترمیم

درجہ از تہ گرامی سٹے شدہ بود روئے نمود۔

و از جملہ مصروفین آن شہنشاہ ہم قدر فرید علی فر کہ عقل انان کرد و فرنگشت میرت
بدن ان تفکر سے گز و محاربت بلخ است کہ با عبد العزیز خاں والی توداں و در نیم جادی اللعل
الافاق افتاد تحصیل این داستان کوینیدت این ماجرا سے قدرت انتا خاتمہ حقائق نگار
ضمنی و قانع ایام بود و صاحب پادشاہ گریوں عظمت حضرت صاحب قرآن ثانی و سلک تفریح
اندوخت و تود و تدا بیدار استقلال و تکمیل و تحمل شداد صریح و حریب آن حضرت نزد
ارباب عقل پریش از آن ماجرا کہ بے غافلہ تکلف از امان برد و ملاحظہ فرمائید میرین بکارت
سے گردو۔

گفتار در بیان معنی بعضی از سوانح و تقدیمات پادشاہ

مقام و طالع تیرا قبائل جہاں پناہی از فضل حضرت

پادشاہ عالی سعادت

پادشاہ عالی سعادت و ضمیر عمو اب گزین ارباب عقل روز او صاحب پناہی و در آن مکتب دست
نشد کہ چون کتاب خنایست تقدیر اعلیٰ و توجہ نظام و باطن پادشاہ نکند میں حضرت علی
ثانی بر سر استوار سال ہر سو بر عظمت و بیدار محمد دارا شکوہ باقصی غارنت افتادہ کون
ما منصف و والی سے ولایت ہمہ بخشید و از میان تو جہاں عالم آرا سے پادشاہی

لہذا در تفکر و سٹے ان تفکر اب نصیلت + سٹے (رویا +

کلاه گوشه عزت و اعتبارش با وجہ سروماہ و قبۃ طارم انجم دستگاہ آن جناب پناہ
غزود استکبار کہ مذہوم ترین افعال بنی نوع است، خود را ارشاداً و تحقیقاً قادی ولایت و سبب آید
ہندوستان و قلم و حضرت صاحبقران تصور بل تصدیق کردہ باستیصال نہال وجود انجمن
کہ وارث و سہیم ناک و وہیم بودند، ہمت مقصود گردانیدہ علی اللہ نام سررشتہ این شمارہ
حساب این کار با خود می داشت، و بظاہر و باطن در ایقادنا را این کار نامبارک توجہ
تمامت گماشت، آن حضرت و دیگر شہزادہ عالی تبار برین معنی مفسطن و مفسر گشتہ
بہ فکر حفظ نفس و پاس ناموس در ضبط سررشتہ کار خویش در افتادند و از آسیب و گزند
آن چنان خصم قوی کہ بزرگ شوکت و کثرت احوال و انصار اختصاص داشت
ایمن نبودہ ہما کہن بجز است خود می گوشتید و پناہی بہ تہیہ اسباب دفع شرش
ہست صرف داشتہ از ضبط سررشتہ یمن و بسیار کار دشوار اصلاً زہول و غفلت ہمان
نے داشتند و حضرت صاحبقران از راہ واقفیت اندیشی و دور بینی و سلامتی و
رفاہ فرزندان کامکار طرح نظرفین اثر داشتہ برائے ہر یکہ ازالہ درد و رنج سلطنت
و پناہی و دراری سپہ عظمت و کامرانی مملکت معین ساختہ شرح نسبتان خلافت و
جہانداری شاہ شجاع را بجا و مست بزکالہ امتیاز بخشید و مملکت وسیع و کھن گماشتہ
سرکار فین آثار خورشید فلک دولت و دارانی کو کلب بخت سلطنت و نہال و
جہان پناہی متعلق گردانیدند و پچہن انجم سپہ شہریاری سلطان مراد شمس لایا الہی
نک گجرات مقیم و سباہی ساختہ و تقیہ ناکب محروس کردہ و از منہ را حنیہ مستقر گشت و
تقدیرت بن سوزدلمین اندازد و اولی عہدہ انظر عنایت و بلوچہ اعین رعایت خاص بود

صلی اللہ علیہ و آلہ و سلمہ در شہرہ زبیدی نے داشتہ و پیکار در انان (وہی) آن

اندانی داشت و سن ہزار و شصت کہ آیا است حضرت صاحب قرآن ثانی زینت کونین و
 رونق اعجازی بلکہ شکستہ قابل بود۔ بندگان حضرت جہاں پناہی و شاد شجاع از
 پیش گاہ اورنگ شاہ پناہی پر خدمت ولایت متعاضد تو با اختصاص یافتہ الیہ توجہ بہ
 صوبہ پراثر شکتہ و پس از اسٹیل متازل و قطع مراحل چون ظلال اقبال برستہ انحراف
 انہر و تہہ ہرگز نہ دیدند تا شش روز در ان شہر ول افروز تو کف کہند فیما بین طرح محبت
 و صفای انداختہ و حضرت جہاں پناہی در منزل شاہ شجاع و محسن شاہ شجاع سے
 در وقت نماز و الا بسہر بہرہ تمہید بساط عیش و نشاط و تزیینت سربند و انیسار اور
 و مرایا سے تو وہ روز راہ مغفلانہ یک جہتی و یک سولی و شوق و شفا بخشیدہ بہجت
 و احتیاط بنائے محبت و اتحاد و تشبہ بہانی خلقت و وہ او را وجود بانگی معنوی ہیجند
 صوری را در میان آواز عیب شاہ شجاع بسہر و سبب سلطنت و بہانہ ای سلطان خیر و
 سرادقات خسروی را سلطان زین العابدین خلف العبدی شاہ شجاع نامہ و ساختہ
 نگہ خلوکہ عسق و صفای سار و طلعت آئینہ و فاواشتہ اند کہ در وقت طہار و باطن پر خلقت
 ناز و دل بیرون انداختہ و بعنوان مشاورت ہر ششہ سخن فرود کرد کہ بہت تشبہ
 ہم خویش و مال کار ما سہ زدہ با ہم گفتند کہ بلکہ بزرگ بسا ان گریک آئینہ سخن اخوان است
 و با آنکہ ظل ظلم حضرت صاحب قرآن بر فرق جہانیاں بسوط است از کیہ و گزیدش ہمین نیستیم
 معاذ اللہ ان روز کہ بعد کار عثمان بارگاہ سلطنت و زمام دولت بہ قبضہ اختیارش
 کف اختیارش دہد دیگر تو فتح رسن و آسائش و عاقبت از ما و سے سے تا ہد و صلہ
 شادمانی فقیر و لذات زندگانی ابو کرد و با اور مقام معارضت پافشردن و گویے
 از میان بدون سخن ممال و درین صورتہ شاکتہ عالم مصالحت و پسندیدہ جہاں عقل و

کیا سنت آں سنت کہ ماہر سے برادر طریقہ اثیقہ اتحاد و اتفاق را پذیرا گشتند بیا من الفت
برکات معاصرت ہم دیگر آتش شر اور منطق سازیم و سوره مکت و قدرش لشکنیم و درین
باہر خود پیمان را با بیان ہو کہ گردانیدہ بنا سے موافقت و صداقت القسم و سوگند است حکام
بخشیدہ آنحضرت لوسے توجہ مستقر دولت خود مرتفع ساخت و شاہ شجاع روئے توجہ
بر جانب بنگالہ نہاد و حضرت جہاں پناہی سایہ را برینا نظر آیت بر ساحت و ابریت کن
بسود گردانیدہ مشوٹان آن دیار را از حمایت آفتاب حوادث روزگار بظاہر مبین عدالت
بخشید و بہمت عالم آرا سے بگرواوری اسباب مملکت و سر انجام تمام دولت و عروفت
گردانید و چون چند سے برآمدہ از اتفاقات روزگار گردش لیل و نہار میرجلد کردہ بردار علیہ
دولت قطب الملک یور۔ بتقریب سے از آفا سے خود رنجیدہ بلکہ امیدہ بجناب جہاں پناہ
التجرا اور۔ آنحضرت کیذبت رنجیدن و رسیدن او از قطب الملک و التخی شدن بجناب دولت
ابن قریں شاہی بدگاہ سلاطین پناہ عرضداشت نمود و از بدگاہ عنایت حضرت صاحب قمر
حکم جہاں مطاع عالم طبع شرف نفاذ یافت کہ آن سرگردان شہر سے آسیمہ سری و ہماں را
بنزل دولت تم نمون گشتہ بہر گیت کہ میسر آید از دست معاندین زبردست تخت قطب الملک
دارانیدہ مشمول دستمال عنایت پادشاہی سانشہ و از بدگاہ خلاق پناہ مر از بدگاہ
کہ معدن عقل و مخزون دانش است پس از ورود مشورہ لازم الاتباع فرمان جہاں مطاع
نشان واجب الاوعان بنام قطب الملک صادر فرمود۔

مضمون نشان آنکہ

چند گلبن روئے سلطنت و بہانداری قرہ باہرہ خلیفت و شہریاری سلطان محمد عالم

۱۵ (۱) صداقت + کہ (۲) جانب + کہ (۳) و + کہ (۴) دولت +

مملکت بنگالہ شدہ ہے، خواہد کہ از راہ اوٹیسہ خود را بخدمت عم بزرگوار شاہ شجاع رساند۔
 مناسب آن است کہ آن سلالہ دو دین عمر و علامہ اسم اعانت و مرافقت کما ینبغی بطور
 رسانیدن از سرحد پاک داری خود سالما بگذرانند و آن سادہ غافل از پرکاری ما وزیر نگاہ
 روزگار عمل بر حقیقت این مقدمہ کردہ انگشت قبول بر میدہ نہاد و امثال امر از واجبات
 شمرده بہ تہیہ اسباب ضیانت و ہمانداری و سرانجام مواد معادنت و ہمراہی توجہ تم
 مصروف گردانید شاہزادہ نامدار از پیشگاہ دولت و اقبال در غایت سامان حرب نہر
 مصالح کار و اسباب پیکار مخص گشتہ کوچ بکوچ متوجہ شدہ از دنبال آن نورس نہال
 دولت و اقبال حضرت جہاں پناہی نیز رایت توجہ ولایت نہضت برافراشت۔ چوں
 شاہزادہ قطع منازل فرمودہ و ماہیچہ غمزناتش از افق قریب بلکہ بجاگ نگر کہ مستقر دولت قطب
 الملک بود طلوع نمود۔ او بہ صورت حال و قوف یافتہ و مغرور عا پیے برودہ چشم غفلت از
 خواب نکبت باز کردہ نیم فتنہ را کہ از سالہا سے دراز بر بستر راحت و ناز غنودہ بود بار دیدہ
 بسپاہ چال تجیر و خطر اورا فساد و شجرہ ہے خودی و بیہوشی اوفی الفور باز نکبت و ادبار
 آورده ہوسکہ از بجاگ نگر قلعہ جید آباد شناخت و پارہ از جواہر و دیگر از انجا کہ اشیاء
 ہر بار بانداہ مساعیت و قوت برداشتہ اقبال و خیراں خود را بہ امن انداخت و سکنہ
 حرم حرمش کہ ز بس نازکی قام بر دیدہ نگر و فرق نارون نے نماوند بواسطہ جنبش فرصت
 و عدم مجال متوجہ سواری نشدہ و اضطراب و مضطرب بہنہ پا و سر از بجاگ نگر قلعہ مذکور شناخت
 شاہزادہ تہ و تہ و کمال عظمت و استقلال بہ بجاگ نگر در آمدہ ایت اقتار برافراشت
 و اکثر کارخانجات و حیوانات قطب الملک عرصہ زیب و غارت ساخت و کتب نفیسہ و
 قیمتی آلات و دیگر اشیاء و اجناس افزوں از ازادہ شمار و قیاس بسر کار سلطنت رسید۔

و از عقب بندگان جهان پناهی بدولت و اقبال تشریف آورده منظمه عظمت و جلال
 آنحضرت در زمین و زمان پیچیده بسیاری از آلات و اسباب غریبه که از تخیلات
 ناصیه روزگار بعد از احوال قطب المذکب سرکار عالم مدار ضبط شد اما اکثریت اسباب و
 افزودنی مختار اشیا و سامان سائر برادگنت و ثروت آن دولت مند بر تبه بود که با وجود
 تاراج و فقر که چشمگاه کارخانه نجاش عرفه شیب و غارت بود بعد از کوچ نمودن
 همچنان خانه ها و مخزنها لابلال گذاشتند اصلاً محسوس نمی شد که دست کسی بر آن
 خزائن و ذخایر رسیده باشد یا تنقذ راه یافته و حال آنکه ازین جهت در سرکار سلطنت
 سامان ثروت و سرانجام مکتب پدید آمد و سرای معتدی بدست اولیای ستمه دولت بود
 مقبول افتاد و بیرون زمین توجه عالم آرا ستمه انان گردید و بیخات یافته از حارری
 آفتاب طواقم عدنان بطلی عنایت بسایه حمایت خدیو زمان جایافته بشرفی ساطع بود
 و از گذشته پیشکشاهای ایران گذرانید و قطب المذکب بحیثیت خود را که پیورده بود دولت
 ناز بدستی سر و بوستان کرد و در جلال سلطان محمد نامزد گردید و نسیه بوسیست این دولت
 از صد مرتبه قرحان پانی این گردید و انگار طبل بر اجودت زده بجاتی سققر جواهر و عدل مشاغل
 پیمایشه میر علم از عدت آفتاب نمود در ایام بی غنائی قطب المذکب خوشکس تقصیده
 نهان سر بگاو یاس و نو میدی بود بمنزل مقصد و بسیده حیات تا از یافتند و ملازم کار
 نفعرافتن است گشته با وزنگ آباد آمد آنحضرت ادریا پنهان در سر کس پنهان کرد
 و اولت را از پنهان و آورد و خود پیمان کرد با غلامان پنهان آنگاه در نهایت اعزاز و اکرام
 روانه کرد چنان پناه ساختند و او در دار خدیو شاه پنهان آباد پاد او طالع ساز کار بخت

بیدار بدولت زمین بوس اقدس مشرف و مستغرق شد مورد عنایات و مشمول توجهات
 خسروانی گردید چنانچه ہم وہاں ایام دستور آصف اعشام و وزیر از طونظیر عالی مقام سعادت
 خاں تمام دریاہ سفرناگزیر نہادہ مسند وزارت شمالی گذاشته بود او از پیشکامہ نواز شہنشاہ
 جم جہاں بختاب معظم خاں و منصب خطیر وزارت ممالک ہندوستان جنت نشان
 اختیار اختصاص یافتہ مرتبہ بہانیاں شہرانا ازاں جا کہ خاکروہ و نشوونما یافتہ آب و ہوا
 ولایت دکن بود وہم در خدمت والائے حضرتت جہاں پناہی وعدہ داشت پیرچستہ
 در ترتیب مقدمات و بعد از تقریباً تھے کہ موہمل و مورثا مقصد تواند بود ہمہت مقصود
 و مصروف گردانیدہ سرور شہتہ این شمار با دل داشت تا آنکہ پیشکش در خور از نظر کیمیا اثر
 خاقان سکندر منزلت جم اقتدار گزرا نیدہ سرکلہ مقصود و آئندہ حسنائے عروس مملکت
 دکن را در جہاں ضمیر خورشید نظیر صاحب تاج و سرور کجاوہ درآوردہ بہ تفسیر آن ولایت از
 کمال سہولت و سیر و نااید بہ تقریر و پذیرہ خاطر نشان اقدس گردانید و مقصد این شغل
 سترگ و مهم خطیر گشت۔ و از پیشکامہ اورنگ جہاں پناہی بہمت سرانجام این کار بہ
 اختصاص یافتہ نصف الصدق خود محمد امین خاں را حسب الاشارات اقدس نیابتاً
 برچار بالرش وزارت و مستند مستوی متکلم گردانیدہ بعض امرائے جلالت شہنشاہی مہارت عالی
 و راوستہ سال و نجابت خاں وغیرہ بموجب حکم جہاں سلطان با خود رفیق ساختہ عازم مقصد
 گردید و پس از طے مسافت و قطع مراحل در اورنگ آباد تفسیل غتبہ سپہر زنبہ فائز
 گردید و مورد عنایات والائے شہنشاہی و مشمول نوازشات حضرتت جہاں پناہی گشت
 آنحضرتت بعد از بیداری میر معظم و خاں معظم انتزاع ممالک متعلقہ عادل شاہ پیشہ نہاد بہمت
 جہاں کشا گردانیدہ از اورنگ آباد لوائے حضرتت بدان صوبہ برافراشت و در اندک

فرصتے پیدا کئیانی کہ از قلاع مشغولہ و حصون حصینہ آن ویاست پس از امر از محاصرو
 بمقابلہ بضریر سبب آبدار و مصداق صاعقہ باریکیز تسمیر و کشید و اسلحہ ولایت تو جہد بصر
 افتخار گل برآ کہ از بلاد مشغولہ آن ولایت سفند رتفع گردانید و پس از وصول تیسرہ
 نصرت ہووہ را بہ محاصرہ بلدہ کہ حصار استوار داشت با تدارک آتش حرب و متاع اشتغال
 نمودند غنیمت نیز بانواع آراستہ بدو کرب محصوران گل برگہ رسید و در حالی لشکر
 فیروز شایق است و زینہ داد شجاعت و تہ ورمیداد شد و در ذلک طریقہ ہر دو انبیا رسید
 جمعیت جوانان و جنود اعدا بکثرت سے انجامید و تا ممکن ہو مقدمات التماس و آہو شد
 و غنا و کاوش و فساد و مراحم سوریہ اجساد بتقدیم سے رسا پدید ویران مستحکم تو ہا پوری و
 لشکر آتش حرب و کین مت اشتغال سے پذیرفت و بازار خونریزی و ہنگامہ کشمش و
 کوشش و ادق پدید آمد و در خلال این حال تقدیر بیاری کیوں است بہ حد من حضرت
 صاحبقران طاری شد و در کتاب و اطراف جہاں شائع شدہ و بارہ و سہے حال و حال انرا
 حسب اشتہار پدید رفتہ و این معنی باہر شد بیدار سوزانہ اندو سے معنی و جبرگی و تسمیرگی
 اعدا گشتہ و محاربت و مقاتلہ ویر تر گردیدند عین اشنا و تاملہ قرآن حسب اللہما ^{و ارشاد}
 بنام ہایت حال ہذا ستر سال از عہد گاہ علی و امیر پناہ شرف اصدار پذیرفتہ بود و قول انرا ہفت

والا مناشیر کہ جن اندراج یافتہ

ہما بہت حال با سائر مغلیہ و راو ستر سال باکل را تہ تہ کہ بر جاقت و ہما ہی انہما
 متعین اند اصلاً برخصت شاہزادہ مقید نش و روانہ عہد گاہ گیتی پناہ گردانہ و احد سے را اند

لہ (ا) داشت - (ب) گرفتہ + سہ (ا) بتقدیم +

یہ راستہ سرکارِ عالم ملے۔ دریا نجا مجال تو قنف و اہمال نہادہ ہمسائے خوبیاں نہ سر و بال
 امتثال و از نثارِ حکیم جہاں طالع از ثنات عالم بندگی و نجات اطاعت و انقیاد فرز گرفتہ
 و پندار ہنگام کہ بعد است بر سر انجام از چہاں طرف نہ فراموش آید نہادہ و از عالم تمام ہشتاد ہفت
 اذن و اجازت برالی بکہ ہے آنکہ در خدمت باریافتگان مجلس والا اظہار نماید کویچ کہ وہ
 روز در گاہ سلطانین پناہ شدہ و ازین راہ وہن و فقور بحال آرد و سے معنی سمانی راہ یافتہ
 پاسے استقلال و سناستے ثبات و سکون جن و نصرت مہم و متزلزل و متخلل گردید ہما آنحضرت
 از آنجا کہ معدن تہ و حیل و ہلاکت و استقلال است انہارا از پیش اقبال کم گرفتہ ہلا
 از ہاں ترقی و از رفیق اراستے بادشاہی پناہ سلامت کشورستانی و ملک داری و عالم نظام سر
 قلعہ آصفیہ و از نظر از راہ نہادہ بہ ہر فی عقل والا سے کشیدہ گیر جہاں کشادہ گونہ تہ
 سائبہ آگینہ شد ہتداری آن وہن و اختلال کو شبیدہ چریک تصورہ را کہ جمعے قلیل بود نہ
 عیاد مستعد کار ساختہ حکم ضرورتہ و از آنجا طبل مراجعت بلند آوازہ ساختہ پیروستے
 دل و تہریر عیانت از میان آن چہاں غنیمت آید و رعایت نکین و وقار بر آمدہ پاسے استقلال
 و نوردی آغاز تہا و وہیامین نیست درست و عزم راسخ سالما کہ مستقر دولت و امید
 چون ایات ظفر آیات رونق بخش دارالقرار و مستقر از رنگ آباد گردیدہ اخبار خوشی و
 نالام آشتہار یافتہ از مرض و بیماری حضرت صاحبقران جم قدم دستا نہا سے غریبہ
 فرغ بسیمع ہمایوں فاضل شدن گرفتہ و مقدرات شورش افزا فتنہ انگیز مشتعل بر مسعود
 ساختن دارا شکوہ طرز و سالک بر قاصدان و مسرفاں و عقید گردانیدن و کلا سے انوال
 و صوبہ داراں را و متوجع گشتن و کلا سے امرائے سرحد شین از ترقیم اخبار دربارہ مسل

۱۰ (ز) حیل (ب) جبال + ۱۱ (و) مراجعت + ۱۲ (ب) رسیرہ + ۱۳ (و) فائزہ +

و غنوائی جناب دین باب بسم و کمال و پروردگار فخر شاه شجاع از دست تقدیر است
 وقت غریب و ارتداد دین را با است توجیه تا پخته و نهضت سلیبان شکوه با فوارق ظاهر و
 بخت اطلاق نازده شورش او و محبت التماس پذیرفتن آنش حریف استین
 فیما بین آن دو لشکر پر شرم و کین و ناه انزام پیچیدن شاه شجاع و جویان مراد کشتن بر سر
 فریاد بی عیلا بیت گجرات شایع گردید اما آنحضرت بنا بر تلقین عقول خود میر گجرات استین
 آنی در گل محترم فرموده قدم از دانه و تار تمکین بیرون نسپرد و با دراکس که پیشتی حال
 زندگ رویافتب اصل کار و تحقیق مال حضرت شاه شجاعی و آنی این قدر است غیرت
 انگیز بیروت افزا گناه غوی توجیه جان آرا گناشت و پارس مراتب و احترام و حفظ
 مراتب بیفتن و درستی که طریق ایتقد - اولوالالباب و بهین آداب و پارس ^{له} عقل و توفیق
 نکته یا بست او در جبهه کرد و مقارن این حال بعضی آن برگزیده افسان و امان که سعید
 که معظم خاں نیز در ستون و بار منده خاں و را و مستبر خاں و در آنه نگاه به امان پناه گشته و مراد
 گردید چون بقتضای استیجابند و مستن آسمان و چون قصه و شخصی و الملحوم علیا طرح
 نظیر الاد و شمشاد و امیر عظیم و شان سترگ که پیش زبانه قاطر امدان بود در شین و است
 رفتن آن چنان امیر عمده صاحب تدبیر و با سینه فدا و خزان و سپاه و در وقتن بار
 شکاره و مخالفان قانون عقل دور اندیش و سپاهن و سعادت دولت ابرقرب و است
 تدبیر و داهم سپید گیر و داهم پیشین ساخت و بر بنمونی غرور و پاره سشنا و در بیام برت

له (در آداب و عیاد) چون بقتضای استیجابند و مستن آسمان سترگ و در وقت بیفتن و است

است بلند است آسمان چون عظیم و صاحب علیا نظر و را و شمشاد و امیر عظیم الشان سترگ

(در خزان رسب) تزییند

چون آن توده امرای رفیع الشان را برخواه و خیر اندیش خودی دانم اگر از حضور پرفی
 مریض گشته عازم مقصد گردم و گنجایش دارد، معظم خاں ازین امر بیادوستی کرده در جواب مریض
 داشت که چون از راه درگاه جلال پناه فرغان طلب نازل گشته در عالم بنسنگ و نشسته بهاکری جز
 اشتغال سره القیاء فرغان چاره نیست، آن حضرت این مرتبه خلف الصفت سلطنت و جهاد را
 سلطان غازی نام بجست تعیین و تقیید آن شاه باز برآست گشته، و اقتدار فرستاده پیغام
 فرمود که این پیام که از زبده اولیا است، دولت یکسال در یک جهت عازم درگاه سپهر
 پشته گریه و بیهوشی است، هر روزی در خدمت و المانش آن محفل مناس، در آن مقام
 اندیش کردن و خندان مصلحت، امیر و دستار را بعنوان مظاربه، مذکور ساختن از جمله مریضات
 است، درین صورت گمان آن سرکرده اولیا است، حقیقت کیش از حضور سران سران
 حضرت و فقیران پاشان و در فرمان ملاست و ایمان عاقبت قدم در راه مقصد سپهر پشته
 از بیابان سرخراسته خاطر خیر را شرف خواهد بود و سلطان محمد نایب نقیین و تعیین خدیو
 کال خدیو پشته و شیرین و کلان تاتی میرزا و نقیین پاشا اندوخته و نوزدهم باز پیداخت
 بدان داشت که شگفته روکشای جمعی روانه حضور پشته گشت، درین جا خود را محروم داده
 خوار شکن میباید و این مواضع مستعد و منتظر بجز و آمدن، بخند و کده خاص شرباری حساب
 امارت با پ تقید و مجوس گردید و تمامی خزان و اموال سامان شرف و اسباب ملکنت
 که اندوخته عمرش بود بیکر کار فیض آتار تا گشت، و نوکرانش در سنگ ملازمان خسروی
 انظمام یا فقیر و درین هنگام او خطیر انجام مردم عظیم پیش نهاد و پستی بهمان کشا بود
 خزان اموال و سپاهش سر بر سر انجام و در ایستادن این مهم اهم شده خاطر اشراف ما

قرین جمعیت و حضور ساخت و چوں مہوڑ پرده از دستے کار بر نرے تارہ بود بر رخاہ عالم پتہاہ
 و خداشت نمود کہ چوں این مرید از او صنایع و اطوار معظّم خاں است شہسوار تخت بے اغراضی
 و روگردانی نمود بالضرورت اورا مقید کرد انبیرا و اگر این چنین نہ کرد بے غا کہ شہسوار بر شک
 گرختہ باز با سرداران و کون سے پیوستند مقدار این ایں حال بسیار بے ہاہ و عیال بر سرید کہ
 قاسم نماں از پیشکوا عنایت خسروانی و نوازش صاحب قرانی بصورت داری گجرات اقبیا از یافتہ
 حکیم ہماں مطلع بشرف نفاذ رسید کہ گلین چمنستان عظمت و نامداری سلطان
 و اور سخن بہ کون رفتہ در ملک برار کہ در خواہ آں جناب تمخواہ یافتہ طرح نامستان از
 و مدارا بہ بیرون رفتہ سنگہ ہایالت والایت مالوہ سرانجام بر داشتہ از پیش گاہ خلافت و خلیفہ خانی
 بدین مہوڑ رسید کہ اگر سلطان مراد بخش از این مہوڑ را او شاہی سرزد پییدہ و تسلیم نمود بہ گجرات
 بقائم خاں و حرکت نمود بہ مہوڑ ہماہ بہ عنایت ناممومہ سنگہ گشتہ خاں و تالی جانز
 و اہ - راجہ بیرون رفت سنگہ مراد ہمراہی قاسم خاں بہ تقسیم رسانیدہ بہ مہوڑی کہ حدود
 پذیرد سلطان مراد بخش بلاتہ سرچہل و مہوڑ گذرانیدہ روانہ و کون ترا کہ سنگہ مراد است نمود
 و او بہین نشینند ازین مقدماست بوجیب التماس و افترا بہ سنگہ دارا شکوہ سمست و توجہ
 پذیرفتہ چو آں جناب بر این ضمنی مصلحت ہا بودہ از ان جملہ میگے آں کہ برون سلاطین خاندان شہسوار
 و امارت خاں خاں المشرقیہ شہسوار خاں کہ در حدت ہا ارباب حکمان شخص و اہل است
 حضرت جہاں پناہی نیز بہ اداوت و انقیاد و عقیدت و اخلاص استقامت نمود و در اہ عین
 کہ قرب و جوار و کون واقع است بہ این قانون نمود و مخالف عمل برج و ولایت نمود و استناد و اہ
 از ان ہا طلب حضور فرمودہ و دیگر آں کہ اگر بہ کون حضرت جہاں پناہی اندک کن لغاتے توجہ بہ

کثیرا و مرتفع فریاد را به اتفاق قاسم خان و لشکر که بر فاقست او تعین یافتند بقدم
 ممانعت پیش آید. یکس از دست محاربه و قتال استقبال نموده سبزه گریه و جفاکات
 آنکه خود ظاهر است اگر احوالنا براد بخش بنابر عمل و جوانی و غرور نادانی سر از دایره اطاعت
 بیرون برده از امتثال حکم و احبب الامتثال سرزنده با قدم جرات و جسارت پیشتر کنه
 اهل این محراب نماز میماند و او پرواز کرد و از این جهت کجوات بدست آمده بر او کن اندو
 و چون بر تو انگاری حضرت جهان پناهی برین قضیه یافت آنرا نشستم آنحضرت شکر کشید
 و زیاده بطنی شایسته و عشیف مراد از این تقابله تانی و در کمالی در محراب و در شستن
 مخالفین تالیف صواب و میاتری آنرا شروع و در این دولت است پدید آمدن بر گرفتار
 وانی غیر خود را پیش خیر بنگالان بود خود بود و در این شایسته و امانت در این دو است
 که کتبان سرور تعین و امان به تمییز سیاحت این مسافت و مسافتیم و او این هم و سایر غریب است
 و با است و ترتیب الایمان و مساحت دشمنان و از قدر و این مورد است هم و فونی بود که
 با همه سخن گفتند و در هم الفارق از او عذر و اندر است و پیشام عقل پسندیدند و تقاضای مصلحت
 صحت بر طرز عقیده گردانید تا آنکه حرکت را سرزد نمود و بتجدید نفیست گردیدند و تلاش بر این
 دولت سلطان براد بخش نوشتند چنانچه بنویسند و باد شایسته که با تالیفی را چه جویند که نگه
 در پیش آید بر او عزیز و سبزه گریه و کجیب است از سپاه افروزی است و طریق حرم و احتیاج
 آنکه تا در حال ریاست اقبال از اشتغال تالیف و قتال بود و تالیفی کرد و منتظر وقت باشند آن تالیف
 نهالی آسفال جهان پناهی طلب آنرا که صواب ناست که آن حضرت عثمان توجه از محاربه را چه

در این و شکایت که بر فاقست او تعین یافتند - (مب) و شکایت که بر او تعین یافتند - (مب) و شکایت که بر او تعین یافتند - (مب)

133561

تافت و در روز سافنت، بصوب باندھو شتافتند و طایر زمین مترو صند و حصول بایاستی نصرت
قرن بوده طرح سکون و ثباتند از آن جهت راجح این معنی با محل برقرار آن جناب و عدم استقامت
و استقلال او نموده بصورت عالی بدرگاہ عالم پناہ عرضداشتند که و چون این مقدمه بفرمود
و گفتان پایہ اونگسب نمازنت بر سید و خاطر اقدس از مژ شورش مراد کجش جمعیت گرا آید
و ہم مورث از آن دفعه و ترود خاطر ظہیر شاہ بلند آقبال گردید و دین ہنگام بعضی از اسرار
عظام کہ در سر نشان ہوا خواہی و دولت سگالی بندگان حضرتت ہماں پناہی محبت سکون
و شنت رفتن عسلی بیگ و کبل بیل از منصف آنحضرتت و الطلاع دادن بکیفیتت و بار معنی
ضروریات محبتت و نوجیاستی و دولتت دانستہ بکجسی حصول این مطلب از کار فغان
عقل کاروان تدبیرت ہماں سائب بصواب قرین استنباطا کردند و بعرض دارا شکوہ
رسائند اکثرت کہ مراد کجش و با قوام مستقلال از جا بر آید سپہ سپر سبیل فراز گردید
و خاطر ظہیر خواہان را از بگنور بے اعتدالی و زیادہ سری او کجستہ تمام حاصل گشت بصلحت
دولت اقتضاستہ آن دارد کہ عسلی بیگ از پیشگاہ اونگسب شریاری خصمتت بمانند
بمبارج استہمال خود را بکن رساند و بر حقیقتت محبتت ذاتت تقصیر حضرتت شام نشاہی
صاحبقران ثانی موکل خود را گاہ گردوند تا خاطر آن جناب ازین وسوسہ پروختہ آید اگر اقلیتت
تباہ و دایمہ نامعوب و دلش بیا کردہ باشد با نکل زائل گردود و انہار امرست کہ محبتت
قانون ادب باشد اجتناب از ہم شمرود و دارا شکوہ بنا بر سادہ ولی این معنی را با خلاص
و غیر سگالی تصور کردہ بعرض اقدس رسانید حضرتت نقل الی موجب التماس مستاہرہ

۱- (و معنی را محل در صوب) معنی عمل + سلب (و اگر ندیشہ + سلب) (و) با نکل زائل گردود از انظار امور
ادب با نکل زائل از انظار امور + سلب (و) شمرود (دب) شمرود +

Marfat.com

بلند اقبال عینی بیگم را نخست فرموده منشور عاطفیت عثمانی با سخط خاصہ بہ ایران مصحوب
اوصاف گردانید۔

مضمون فرمان آنکہ

چون میں ہنگام سرائض آری ترقی باصرہ دین و دولت بادالی انور عظیم بدگاہ عالم پنا
ست کسیر بداندیشی و بی ادبھی آن جناب احمد پیرامون خاطر خیر خواہان
حضرت پروردگار سے نداشتی و نیز زلف گندہ لوانی و نامنجاری تراوش خاطر شرف قریب
بجیب ما شدہ بود لاجرم ایسے توجہ عالم آرا حبیب دار الخلافت شاہ چہان آباد شرف
از تمار یافتہ از کبریا و کوچ کوچ متوجہ شدہ ایم و عالی آنکہ عیسے بیگم درندگان حضرت
پیرانیالی صاحب ترقی ثانی کلاکت و لپیہ صنایع و سخنان سودمند اندر پند بنیانی و حال فرمودہ
ایچندہ یاقین از سال داشته بود چشم آن داشتہ است کہ وقت بر صحبت ذات اقدس ہمایوں
آن جناب را آگاہی دہد بملال واضح و بلایت لاریج آن قمر باصرہ سلطنت و جہان مادی
لا ارادہ تباہ باز آرد آن غدار بجناب استعجال قطع مسائل کردہ سعادت استلیم حضرت
چہان پناہی دریافت بر خلاف حکم بہار مغلرہ کیفیت قید خود نا توانی ذات ہائیں و عدم
توہ سوارسی و حرکت اورفتن عساکر منصوبہ بر فاقت سلیمان شکوہ بہ مالک شرقی و عالی
بودن سرحد دربار چہان مدار از مردان کار و سپہ کشان نامدار و مزیدہ استقلال دارا شکوہ
بمدائک کتاب تبیین دادہ باعث غلطی و تقسیم آن عزیمت و تقسیم آرد کہ وہاں
حضرت با اجتماع جنود اقبال توجہ عالم آرا سے آگاہ شدہ بعضے از ملازمان بلوشاہی را کہ دران

۱۵۰ (۱) بود ۱۵۰ (۲) چشم آن داشتہ است کہ وقت بر صحبت ذات اقدس ہمایوں کردہ

صوبه بودند از راه غنایت و نوازش میطرح اطاعت و انقیاد خویش در آورده و عهد و پیمان
 بسیار نموده خاطر مقدس را ازین بگذر جمع نموده و نجابت خان بن مرزا شهابرخ را
 خطاب به الا خانخانان و پسرش را خطاب به سنجاب خان عالم شرف انبیا از کشیده
 فارسید امر است و شاهنشین را صیبه نمودند و کبیر به غنایت انبیا و انبیا همی عزم علی کرده از دستگیر
 دولت خود باسی بهر دست و از جانب ز چهار زیاده کشته کشتی برافراشتند چون سیدخان مرزا کوشش را که
 از پس اصل جوانی گوشواره نادانی بهنگامش داشت کوس سلطنت و جهان بنانی توانست شمس پور
 سمنند قتی در عزت ملک ستالی جولان همه در بدگاه ششون خالفتان و انون عقل را کبیر و در این
 دانسته بنا بر سلطنت دولت و اقتداسه وقت او را درین بسیار بیعت بنویسند اقبال سنا
 بر افتند و بولفتند بر کابین لغز نشانی است اخفص امر کشیدین در خط خطیر ندید که و کبیر
 انطباق و مشورت ارتسام یافت با جرم امر عطف وقت کبیر که در میان آگین و عجبیه مجتهد کبیر
 غنایت ازین مستحق بر استنداسه جتویر و در عجز احدی پذیرفته او بناسه عهد و پیمان با انبیا
 اتحکام گرفت اسامین کار بدین مذکوره تقریر یافت که ثالث در مقام تصدیق سلطان با سینه نشان
 بسره کار فیض انما عاند کرده بعد از نسویر کن قلعه ولایت حضرتت در بهترین و فتح کبیر
 هنده نشان ولایت پنجاب و نشان و طسره کبیر کابل سنجاب سلطان قتل گیر و در کبیر
 در ولایت مذکور علم سلطنت برانرا ندیده کوس فوانه وانی بنوانده و خطبه و سکه بنام
 سلطان مرزا کوشش بدین افسوس و اشانه طریقه رفانت پذیرا گشت از سمنند حرکت نمود
 آنحضرت خاطر مقدس من کل الوجوه فلزم آورده دست امید بفرود و ثقی شاهنشاهی علی اللطاف
 زده در پناه و وقایه توکل خرامید بقتضای من بتوکل علی الله فهو حسب با غنایت و اولو خالق

بعد از شرف ارتسام یافت لا جرم (ب) شرف ارتسام لازم است در اول از

ہر وہ کل سٹندہ گر دیوید تبارک الخ عترۃ زینب بنت علیؑ از دارالسرورید پیمانہ اول اسنے توجہ نصرت
 بنتا نصرت پانستے تختی صاحب جاہ و دیم و فرمانرواستے مفت اقلیم سر ارفع سرت
 و بقیم پلانی و غیرم ہاں ستانی قطع ستان و سطر مر اعل فرعون آغاز نما و چون شخصست
 فرسخی او دیوید نصرت فیہم اقبال گشت سلطان مر اعلیش از جانب بجا رت گشت او کیست
 رسد و قلمت و اصدق ساطعتت و وہا تبارک سلطان محمد نصرت الاشارتت در با استقبال
 تم پرت او از خود گشتت و دیوید نصرت فرودیم حبیب مسکتت بلوس و ما جبریل سلطان مسکت
 ہر وہ شخصست و ہشتت چہری بکونانہ کالاسیہ پیمانہ پیرہ ملاقاتت اوقامتت و در کیست
 چہار پیمانہ و سخاوت نصرتت کوی پرتت مر اعل سورتت گبرن قریب رسیدت ہر وہ با عیلتت
 در اں کہتت ستان مر اعل گروید سلطان مر اعل پارتت راہ کوکب عالی را استقبال کردت
 در پیمانہ و بلان وارہ ہم صاف محمد سائق تقسیم رسانیدند و از آنجا با افغان دیانتت کتابت
 پادشہ شہزادہ ہر شلقہ قریب و صلی و کب جہاں شانی بقرب بلانہ او ہین کہ در اں اوقامتت
 مستقر را بچہدشت سنگی و قاسم خان بودت چہدشت سنگی و در اں اوقامتت چہدشت سنگی
 بچہدشت سنگی فروردہ در چارہ کار سبے قرار کردید چہدشت سنگی در برابر آنحضرتت کہ صیتت بہالت و عبادت
 از عریضہ و لہبتت و بیا صی جہاں را فرود گرفتہ و آوازہ تنور و صفحتی بندگانش با طرفت
 دکناف جہاں رسیدہ مت ہا با قاسم خداوند در میدان مقاومتت آراستن و داد و مصافقت
 ہا و آن حد خود نے دانشت و با آن چنان تورہ صاحب شمشیر در عرصہ مقابلہ کارنار پیش
 برون در حوصلہ تعقل و تصدیقے گنجیدہ اما سبے آنکہ آتش ہمار بہرست اشتعال التہاب

۱ (ب) بیبال پور۔ (ب) دیال پور۔ (ج) حذوہ۔ (ب) سرسوری۔ (ب) رافر اشتد۔ (ب) برادر اشتد

۲ (و) از چارہ کار سبے قرار کردید۔ (ب) جانہ کاری قرار کردید

پند و اندرز میدان پہلوئی گردن دانائی کی شہادت و کثرت استانی کی روشنی
 نیز صورت امکان داشتند، زیرا کہ از پیشگام سلطنت و پادشاهی با سیر محکوم و نامور
 بود و با جرم هر گویا سوز بیان میدان شمالی پاسے حرارت و سارانت فشرود خود قرار دادہ چنانچہ
 است بصفت آگنی کا زار برگماشت و مستعد ایقا و نواتر بہرہ گردید لیکن انجا کہ مرخصی
 خاطر اشرفی حضرت است آن بود کہ عبیدت آتش محاسبہ و مقابلتہ سب گریو و خون کے نشانی
 چند ہذا کسانت و ہواں نیز در رعایت طریقہ زندگی و ناموس کی گہری فرودہ ہرچہ پیغام
 فرستادہ مافی التعمیر اقباش را حسن ایراد بخشید کہ چون غرض ازین توجہ ادراک سعادت
 در از دست آگنی و سخط بندگی این حضرت شاہنشاہی و تقدیم مرادیم عیادت و شرف حضرت
 بہت لائق نگہار و سگہل و بیہ دہشی پہلوئی کردہ بہ نیل سعادت و اہل از دست فرومایہ
 گدو و انزل کا بہ ہرست کہ از اندازہ مجال او بیرون ست اجتناب لازم تھو و ہندکان الہی سا
 از سدہ مہم کوکب جہاں کشانی امین سازد و راجہ از انجا کہ طینت سے این طائفہ ہر حالت و ناہانی محم
 است و قدر محراب فیضان عنایت و التفات اشرف ندانستہ در جواب معروفین داشتہ کہ
 چون از پیش گاہ اوزگب فرمانی بدیں امر مودم بجز از انکہ قدم از اندازہ مجال خود فراتر نہاد
 و طریقہ جہاں نشانی و آئین جان سپاری را بتقدیم رسالہ چارہ نیست اگر حضرت شہزاد
 شدہ نوازی را رعایت فرودہ مراجعت فرمائند بہ حکم اشرف علیہ پیشتر فرستادہ
 گنجائش دادہ الی باز کتاب، این گستاخی معدوم

من کہ فرستادہ شاہ خودم برخط احسن خاص گواہ خودم

عدد (۱) تقریباً ۱۵۰۰۰

نام برودم کرد که در این دیار
 دشمن او را ندانم که کجا
 آنچو از تار شنبه برن سستند از سر
 تیغ گذارم که ندانم گزید

چون این سخن را در محفل بیعت گذاشتند و از یاد آن صاحب خواجه بود پیشتر در زمان بکاسب
 ظفر انصاری و قصبه و فرسنگی نیاورد از آنجا که نهضت سبزی در بیشتر مشرف وقت
 شیب و سر که بیگونی مشایخ از مطامع قریب بنده او برین طالع گردید و از آن جهت سنگه نیز
 پیشتر سقیر البقا و نازده غار و ویکار گشتند بعبادت قلعت ممانستند و در کار و در وقت
 و از آن جهت سبزی و فرزاد منزل اختیار نموده کتاف لب کتیب نرید و کتیب سردار
 و قدر بدلیست و در حال آن بر آن ملامت با ائمه و سرور دیگر کرد و بر بدلیست و
 و هم بلور حب سالی هر روز شصت و نه شهری در آن تنگ است تا او را فوج را بقانون
 ترتیب بدلیست این مقام بدلیست تمام خان باوه هزاره فوج بر اولی را از مستحکام داد و ساجه
 راست سنگه با پنجم در اول آورده همیشه قرار گرفت و مازنی با پنجم را با اول و سبزه قیام در زید
 در راجه بودند سنگه از هزار سوار و پنجم و شریک سازان با فوج قون را مستحکم گردانید
 و از آن طرف آنحضرت و غایت تکمیل و وقایع بعینت کارزار بسیار است و استقامت بسیار
 میدان کار شریف آفریده به ترتیب فوج بجز از فوج اشایه نیز در پیشرو را قریه با صفر
 سلطنت و بهاداری سلطان محمد با پنجم از سوار آرا کوشید و بخارت خان خان خندان
 چل کو با آن در لشکر سعادتی لشکر شکن قرار گرفته و موبد بیند و چندی پیشتر میر استوار
 گردید و ذوالفقار خان با هفتاد هزار جوان چل خود را به اول تا نام گردانید و فوج طرف
 پیش با اسالت اسلام خلیف مرتب گرفتند و در شکر قلخان و پیشرو ذوالفقار خان سردار

شاید در میان پیشتر مشرف سلطه در نیر و سنگه در منزل در بستانل که در سردار

فوج ہرادل، بارالش و ترتیب توپ خانہ ہمستہ گماشتہ و آن حضرت بنا سنا شکستہ
 باہفت ہزار سوار دستم عیان از جانبان چون قناس و غیرہ بفر فریدونی و شکوہ ہم در قول
 قرار گرفتہ چون سد کنند کہ وہ الیرزرا استخوانم کشید و سلطان مراد بخش با سپاہ محمد علی سد
 بجانب میسرہ قیام دزدی چون بدین آئین افواج نصرت قرین صورت تزیین پذیرفتہ
 نگاہ با گس کوس و قناری کزناسے ملک صحرائے فراخ پچھیدہ پہل بندہ تنخیر و پیرا
 ساختہ و انہ از ان ناموں پر سدھ و مبارکین جان بکنت بست بسیار شیران ہیرا کی
 خشنک و پیلان سیاہ است و عرصہ مسافت ہے لاف و گزاف جلوہ پرداز کارگشتہ
 از طرفین چون در مسافت با ہم آریختہ محال تیغ انہ پر کمانہ جاگروز و ہم قدم مسافت آلاستے
 حل کردہ انہ فرق آنا و نسکے را دورا چار کردہ طرح سودا انداختہ و انہ بار محمد دلا و دل
 لغوہ جان گذار بہ از لال آتش شمشیر کشیدہ برست مہتری حرکت آراہان طرفین در گرفتہ نیز
 نعل و تیغ میانی زخم جگر کاوی و سر فشانی را تازہ ساختہ و غنای خونریز خارا انگاف بسا
 طاہر تیر پر از آشیان کمان بہال عتاب بر پرہ از آمدہ دستہ عاصی طرح دلورہ
 ہاں ستانی انداختہ و از شپا شپہ سم و چتا چن تیغ طاہر ارواح از آشیان ابدان و
 شیاخ بدہ کردہ اوج گراگزیدہ و از ترکہ تازان پر دلال و عمارت کوشاں غبار دہد گیر کردہ
 رسیدہ گونہ گنڈاسے سپہ را چلہ دوستے نہیں زرد رنگہ گروا شیدہ

ہمستہ

بر انگشت زندہ سے چوں بازندہ تیغ
 نگار گش ز پیکان و باران تیر
 راجپوتان رام رام گوسے بیزار و بے آرام گشتہ بر فوج میسرہ و شہابی شدہ تیر و تیر
 لعل در آتش کشیدہ +

حملہ آور شدہ اندھا بیٹھا شہم کپیرا بگڑا دود نہ دو کیے شدہ دارو بالمشانی و سردانگی داوند
 دیرہ اشاکہ ہنگامہ کرو نہ فرود تیرستہ اور شہسبہ قہنا کشا اور لٹہ بقتل مرشد خان سید
 مروانہ و ام شہنا و ستا کشیدہ بہار با قہاسے باہ علی السبب گروا سید و برہنہ شہنام گوندہ تیرا
 داندون شاہ و پیداکار سدا ان جاکش بگروا کوہا کوہا کوہا کوہا سے خود چینیہ ہمد و فوج
 پیسہ و سیدہ انکی طرف سے بچا سید خان خانان راہپوتان راہپوتان تیرسم و شہنا و شہن
 پیکار ناتہ نہ و شہت، بالاکرنتہ و شہت و خود بسیار سے راہپوتان انکوسن پست
 محترق گروا سید گروہ از غلبہ و هجوم مجاہدان کتیبہ شہرت با سید شاہی افواج پادشاہی
 بشاہ عدیم تجربہ سرداران خام کارکہ اصل محل قیام را شہیدہ و سیرنا اموار و زمین شہیدہ و فرار
 تزارگ و شہ پوزندہ سست و بسیار سے از کارگروہا، از ورمی از ورمی شہت سے میدان بالہم ہندو
 مچان نمود و ترک تازیاقتہ اما راجہ و راہپوتان شہ داو پوزندہ و جہاں فشانی دودہ تا نصف لائہ
 پشگامہ شہرب و حرب گروہ و شہت و پرداند و خود را شہ و غار شہتہ جہاں شہیرین زنا
 سے کردند راجہ باد ہود و وزخم تیر شہات قدم و زیدہ تا ممکن و ہندو راہپوتان با سچار
 و شانی و جہاں ترغیب و تخریب سے نمود۔ و راجہ کند سنگہ با جمہ غفیرانہ راہپوتان
 معرکہ تازہ عربہ سنج داد جلالت و جہاں بازو دادہ جہاں شہیرین فدا سے نام و تازگ گروہ
 و بہر گونہا و مغاکب عدم فرو شدہ بہ پیش المراد سکر شہید قریب پہل سردار اسم و رسم دارو چہا
 بہر ارگنسانان اجناد۔ یہ تامل قبیل و جہت کج بشمار آئند و قائم خان نیز زخم دار گشت
 و دینا سے شہات و قریشاں تخلص و دہ باطن تہذیب سکتہ بروز یافتہ ویر انشا
 نسام و رواج فیروزن از سبب عنایت ظفر بخش بر پرچم لوستے فتح انما سے سپا
 ظفر دوزی ہویہ آغاز کرد و پرویتلن بہشت لاسے پہرین کج نرا اختیار کبست واد

بر تارکب وقت و فرق بود که جہنم سنگد و قاسم خان بختہ آوارہ داشت ہر بیتہ و سرگردان
 سحر از فرار ساخت لقیۃ السیف و پرگندہ و پریشانی ہر طرف رو نہادہ بوسہ جہنم تقبل بانہم
 جانی از ان معرکہ بانستان ہائی و سرور و لذت و کوی نصرت و شادمانی و کالگاہ و ولت و کامرانی
 حضرت اقلیم کشاکش و کشورستان و کشورستان و کشورستان و کشورستان و کشورستان و کشورستان
 اللوین سیم اولیاستہ دولت از قریب و سائبندہ و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی
 جانہا را کہ سستہ اعلام و ماسرور و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی
 دلیران موکب اقبال شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی
 گدی بندہ تا سہ چہا کہ وہ بنگاہ سے رہیالی کن سرگردان و شادمانی و شادمانی و شادمانی
 با طعمہ زندگیاں و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی
 و اقبال پائندہ اور و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی
 ہمایوں بدکش و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی
 سچ و نشاط افزوز بود ہر روز ہمارم لیاستہ تمام کشاکش و شادمانی و شادمانی و شادمانی
 کوچ کوچ منازل پیا گدی و ساقی بیگ و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی
 بعنوان ڈاکہ چہا کہ آندہ این شہزادہ نام و شادمانی و شادمانی و شادمانی و شادمانی
 صاحبقران رسانیدہ عرض داشت کہ شاہ گدیوں عظمت ظفر و شادمانی۔

نقطہ

آندہ اقصا سے اچھیں و گدیوں	عالم ہمہ اقلیم سراسر گرفت
یست شب و بعد جزائیں سخن	کلہا ہم سکند و داراشکن
گرچہ زخم نیست جہانباں منم	دارش اکلیل سلیمان منم

حاصل ازین عاوض کا مدد سے
 شہادہ جہاں یافتہ پیا ہے نیر
 کرداشادست بر شیراز رزم
 ساخته دادند ہم ساز عزم
 در قلم آمد زین در پستوان
 یک لکسہ آرامتہ برگستوان
 بالحد از انتہای کینیب جہاں کرد فرانتہ
 یافتن شہادہ لاکر بفتح و ظفر و منبرم گشتن
 جسوت سنگر بہر لشکر و توجہ شہادہ
 حضرت بہر شہادہ و اشکر بنایست و نہ طریق
 منظر کرد و پیرینہ گاہی حضرت بنابر التماس
 از دربار پورہ پورہ حضرت فرمودہ مستقر
 از غر زبول در دار رشاک غرہ است
 غایب پیران کرد و در اشکر بگرد
 آب تکمیل و بجزیرہ فرستاد
 در لکسہ این اقلان بہت گرفتار
 با شہادہ و توجہ عالی حضرت
 در تہ تیغ شد
 تیر و جماع سپاہ و در و مر
 تہبت آگہی و تمام نظر
 بر سرانیدند و قریب صد ہزار
 کرد
 امر است تا اسلحہ و دیگر بندہ
 ہستہ سرکار سالم مدار
 ملازمت سرکار خودش
 در نظر راجع بہ تہ تیغ
 تو ہم آن روز بتاریخ نیست
 در ہجرت شہادہ و شہادہ
 بجزیرہ اسباب نبرد و آواز
 پیکار از مستقر و اختلاف
 لکسہ لکسہ حضرت فرمود
 و بر ساحل آب و زمین
 و فرنگی و انگلیز
 بنگاہ بر افراشت
 و بر لکسہ و معاہدہ
 کردہ تا بجا افواج
 تو بہ نماز تعیین
 نمود از جانب و اطراف
 ہر جانب یک مضمون
 و در سائے
 اما چون آن جہاں
 سیدہ میا ہفتاد و ہفتاد
 و آہن سپاہ کشی
 و لکسہ کشانی
 و صف شکنی
 و موکب آرائی
 بنا بر عدم تحریر
 و قلت ہمارستہ
 بجانہ و عاری
 افتادہ بود
 بیشتر تدابیرش
 از
 قانون صواب و آئین
 حساب خارج مے افتاد
 بہر چند یہ سگالذکر
 و در این تمہید
 بعرض اعلی
 رہا نیند کہ شعلہ
 فساد فلک رسید
 بی آب تدبیر
 الطفا پذیر نیست
 اعلی حضرت را
 علی

سازد از شہادہ +

محاربت سائنس و سوز و غم آکنده و بے پروا و بے رحم و مقتدر آمدن و پیش قدمی ایران و علی حضرتش
 پادشاهی از آنها جدا شده با قرائت و تکرار و تشریح شوند و بعد از آن در شامی و شمال مقامی
 سواد کند آن زمان هر چه راسته جهان آراستے کلمہ نریزید اور کسی زب زبان مکن عدول و
 او ترا کما امراسے پادشاهی بر وفا تمیز است از است نریزید و است سیر شود بنده کار علی
 این صفت و انعام است پس در سال و اول شکوه با خوا و غروب و مشرب سال و ام سستکه نشود
 در غزوه و بگشتن بر افغان نیرنگان کبیر علائق بر زبان آوردند که سن ان فریب الایام
 این کوثر پانچ لارا در حبیب ستر سال خوابم در پیدا ازیر و جسته تمام غلبه چو توانی و چو
 ایزدانی از آفتاب بیدار شد غلبه طوف جانم به ثانی و شعله با غلبه چون شاہ قلندر روی بفرخ
 فیروزه نریزید است و پدید با نریزید و نریزید با آفتاب آنگاه گویید به جلالی خرد و مصلحت شمس پیران
 کانه به بر آست که سحر منزل مراد و بره از اولیایان و در لطف فرمود از اولیایان
 در لطف طالع پیدا بخشت یا در بجوری کو الیار بکار کنان کارخانه دولت رجوع آورده و آنست
 شمس و فرمود آن حضرت بنا بر مصلحت کارخانه را در سراسر کے کواری گناشته و بہتر آن زمین
 بست و پانچ گز مسافت طے فرمودہ آب پیش را از لنگہ پانچ او پانچ پانچ پانچ

منظوم

آمدہ بالشکر دارا شکوہ رفت پیاپ آب گریہ گروہ
 بزی و گریہ چون فلک آب گوی اور رواں چشمہ خود با سول
 کوایہ شاہ رواں شد ز آب کر و سوسے منزل دیگر کتاب

دیں وقت محمد فاروق بخشی سرکار فیض آثار نور شیدا وج عظمت و اقبال رونق افزائی

لہذا دی فریاد (ب) فریاد (ب) روز افزوں قباہالت (ب) روز افزوں شہد طلب فرمودہ زمین ارہایت و بلات

سراوقات، جلال، گلین خاتم، و تکبیر، فخر نسلا روئے زمین بادشاہزادہ جہاں و جہانیاں
نواب سگم صاحبہ بسوا اللہ ظلل عصمتہا از دل الخلافت رسیدہ نامہ آن بلقیس زماں مریم دوراں
بہ نظر کیمیا اثر شاہ بخنور آوردہ۔

خلاصہ مضمون آن نامہ کرامت مشخون آنکہ

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْمُنْتَهٰی کہ ذات مقدس شاہنشاہ عادل و پڑوں دقیقہ رس اعنی حضرت ناطق
سبحانی منظور انظار عنایت ربانی صاحب قرآن ثانی از سائر عوالم و امراض جسمانی کہ لازمیہ
نشہ بشری و طبیعت انسانی مست منزہ و مبرا است توجہ عالم آراے در باب رفاہیت
برایا کہ ودائع بدائع الہی اند و امنیت ملک اوجہ اتم ہندول و مقتضائے طبع نصفت آئیں
اشرف بیچ متنفسی را نے پسندند کہ مصدر کینے و منظر لارے کہ ملتزم سبب جمعیتی
فلاقی و مقصن منری و شرطوالت انام ہاشدگر و خاصہ از غداستے نامدار و ابنا سے کامگا
سیادیں ایام کہ خاطر مقدس بتلاک و تلافی وہین و فتور کہ بسبب بیماری آن برگزیدہ انفس و
آفاق بحال کاؤ برایا و عامہ رفاہیا راہ یافتہ ہلقے غایت متوجہ متعلق است التہاب فوارہ
فتنہ و فساد و اشتعال آتش کین و عناد کہ مورث ویرانی و خرابی عبادت، معاذ اللہ موجب
مویب از خاطر ہایوں و سبب کثرت حزین و ملال طبع مقدس خواهد بود۔ بہ تخصیص ظہور این
نشہ ناپسندیہ و وقوع این امر از مغرب انان برآوردہ ہونند بیدار معز کہ آراستہ مزایا سے
آداب لطیف و اخلاق کریمہ و صاحب عادات حمیدہ و طبع سلیمہ است بغایت زشت و
نازیبا الاجرم بنا بر خیر طلبی میں کلمہ چند کہ ہر آنہ متضمن فوائد عظیمہ و موجب تزیہ و تقدیس ساحت باطن

لہ (ج) عناد۔ (ب) دعا + شہ (و) مزایا سے آداب +

و تصفیہ طریق معلو از حسن و خفاشاک امور رویہ و شتون ذمیہ است، حسن نگارش پذیرفت اگر
 غرض آن برادر والا گوہر ازین توجہ کہ، هیچ غبار و عناد والا باشد، نو آریہ حرب و قتال مست خود
 انصاف فرماتن کہ در برابر مرشد و قبلہ حقیقی کہ رضا مندی و خوشنوی خدائے عز و جل و
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در رضا مندی اوست، ہنگامہ جنگ و جدال و حسب و
 قتال آراستن و بہ سفک الدمار بے گناہان ہمت گماشتن و مردوستی آن حضرت تیر
 و تفنگ انداختن بچہ پایہ ناشائستہ است، و ثمرہ آن دین نشا جزید نامی و دوران نشا
 جزید سرا بنجامی نیست و اگر آرایش ہنگامہ محاصرہ و مقاتلہ از بہر شاہزادہ بلذرا قتال است
 نیز در آئین دین و خرد و صواب گزین، پسندیدہ نباشد۔ زیرا کہ برادر بزرگ شرعاً و عرفاً
 حکم پدر داد و این معنی را با مرضیات خاطر اقدس حضرت ظل الہی و متبعیات طبع ذالک
 شاہنشاهی مباحثت تام متحقق است، بالجملہ اشعار غبار میجا و ایقاد و آثر و قواد ترتیب
 اسباب رزم و غوزری و تقسیم عزیمت حرب و فتنہ انگیزی ازاں برادر ہوشمند و ازان کہ
 بحاد و ضار و محاربن اطوار و مکالم اخلاق و مصروف و معروف بہاں گشتہ، دیہوستہ در
 استرمنائے خاطر اقدس خاقان خجستہ منظر و شاہنشاہ فرشتہ سیرے کو شد با هیچ گونہ
 و بیج وجہ بالیچکس پسندیدہ نیست، چہ تو توفن چند روزہ دریں دار بے ثبات و قرار
 و مستلذات ابلہ فریب این سرائے مستعار کہ باعث از تکاب چنین امر مذموم و ناپسند
 باشد ملالت نشہ اید، و طراز سامت سرائے مخلص است۔

مصرع

مکن مکن کہ نکو گوہراں چہنسیں نکلند

مناسب آنکہ آن بلدی نامہ ازین امور رویہ و انفعال شیعہ کہ منتج سود نماست و شمر و خلاست

و تہا نوری ارتقا ن پذیرفته که انبار آن با حوصلہ کثیر و سستہ با پیا و آوا نمانستہ بر تہا نستہ و
کنستہ خویش را داشتہ مستعدا نتیجہ صافی نہائی وجود اخوان و قاصد گاہینید و روز بروز
و اہمیتش درین باب مستعد و نوا کستہ بر پیر و پنا چہ مہربان و شکوہ و نا اہل و ان گرانہ
سر شاہ شجاع کہ فرزند شیدا حضرت مستوفی کون و ناموس و ناموس و دو سالہ نوزاد
وہ اوہ آن جناب جہاں زلفت و خفت از قواسمہ پرور کشیدہ و پیرینا اہل بہا و ان خجینہ
کہ پیر و پیر بخت با سہو سستہ زلف و خواہش بلوغ و کوشش و نمانستہ کار بہا و نمانستہ
و ہر سستہ و نتیجہ نین اہل و اہلیہ و نتیجہ سہو سستہ و نمانستہ ہذا چہ سستہ
نمانستہ و ہمیشہ کار با مہربان و نمانستہ کہ نمانستہ نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ
اہا بہ مشافہ و نمانستہ ہر سستہ نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ
سہو سستہ و نمانستہ کہ سبب ان شرافت است و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ
بعضی از قلین آن دلا میت سستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ
و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ
بودہ و اخبار موثقی بر او نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ
اعا شدہ بود و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ
بلکہ نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ
کہ عو سستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ
اقلیم سستان سستہ بستہ آمدہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ
خود را از خدمت سپاہ فروری و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ
شہریب اورا سستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ و نمانستہ

بجانب

شاہزادہ کلاں ملزمان خود را بطلب امر سے بادشاہی و تسلی و استمالتِ حاکم بجا پورین
 نمود، انہا پشیمانوں سے عنایت آمیز و مہربانی انگیز بوالی بجا پور سائیدہ اور اورادی
 لجاج و عناد نسبت یابن مرید دلیر تر ساختند و سرداران بادشاہی را ببالغہ و اہتمام
 تمام از پیرامونِ بلدہ گلبرگہ کہ بکشائش نزدیک رسیدہ بود برداشتہ دروغاں کردن
 بدون آئہا بدار عنایت مراتب تا کید و اجتناد بظہور رسانیدند کہ فرصتِ نصحت مجال
 وداع نیافتہ، و این خیر خواہ با نادیدہ بجناب استعجال عازم مگاہ جہاں پناہ شدند و ازین
 جہت تلافیہ وقت بربری نیاز مند بغایت تنگ گشتہ ابورطہ تحیر و تفکر درافتاد
 بحکم ضرورت کارسوزنی یافتہ و با انجام قریب شدہ را بر ہم زدہ محض بچشم
 نیروئے اقبال بے زوال خود را از ان ورطہ سببہ چال خطیر بر آوردہ و بہزاراں ^{لہ} جہان
 و اصابتِ تدابیر از میان انبوہ غنیم برآمدہ سالماً بمانے رسید، عیاذاً بادشاہ اگر چشم نہ
 مے رسید و اکناف و اطراف جہاں شہرت یافتہ لکہ ہذامی و خالی خمت و ذلت سالماً
 دراز بر روی مے دولت پائیدار مے ماند و بہر جہیدہ بندگان شہت مے گرید، و پیدا است
 کہ تدارک و تلافی آن بواسطہ عدم دور بینی و نا عاقبت اندیشی شاہزادہ کلاں کہ محض بخوا
 کار خویش مصلح نظر داشتہ، اگر عالمے با آب فرو بردن مے ندارد۔ اندازہ امکان و حیثیت
 بندہ ہستے بادشاہی بیرون بود۔ و این مرید از بس ممارست در امر جہان بازی و جہارت
 مزاولت در کار پیکار، و آشنائی با طرز شیون ستیزہ دان این دیار از هجوم و ازدحام
 اعدا حساس بے نہ گرفتہ بکھنق تمہود جلالت فرق مخالفان گرفتہ باستطہار شہتیبانی آتہ
 ابد اتصال لشکر از ان گروہ پشوش و فساد در زمان سلامت بیرون آورد، و غریب

انکہ بدیں بے مددی و خسارت و کار شکنی و تصومت کہ در ایران و توران اشتہار یافتہ
 اکتفا نہ کردہ مجال برار را بے سابقہ تقصیر و کوتاہی از جا گیریں خیر خواہ رضا طلب کہ جز
 ارادت و اعتقاد و جانفشانی و اخلاص امر دیگر را بخاطر راہ نہادہ تغیر کردہ ہاں چنان ناخلفے
 زیادہ سرے کہ پا از حد خود بیرون نہادہ مرتکب انواع گستاخی و بے اعتدالی و قصد
 تقصیرات عظیمہ گشت و لو آئے بے اعتدالی و فساد و رخصتہ لغی و عناد ہر افراشتہ تنخواہ
 نمود۔ و کیفیت حال داعی خیر خواہ را بواسطہ غرض و خواہش نفس خود بخلاف واقعہ
 بعرض اشرف رسانیدہ بعض بہتان و افترا دامن حال این خیر اندیش را غبار آلود جبرائیم
 و لوٹ آموذ ما تم و نمود بالتماس و الحاح تمام حسونت سنگد را بالشکر گراں بر سر این داعی
 برگذاشت کہ درین ضمن ولایت مختصر کہ از پیشگاہ عاطفت و اشفاق حضرت باین مرید
 مرحمت شدہ بہرہا نہ کہ میسر آید انتزاع نماید و این فدوی را آوارہ فیانی بے کسی و غربت
 و آسیدہ سر صحرائے محن و کربت گرا داند و پس کہ از راہ دمدہ و دستاں در مزاج اقدس اشرف
 تصرف کردہ حضرت قول اور تصدیق فرمودہ سائر فرزندان فدوی اخلاص طینت را دشمن
 دولت فرا گرفتہ در حق این سرگردان سرا بگاہ حیرت و ہیمان دشت غربت ہر چہ او تجویزی نامد
 بے تامل حکمے فریاد و قطعاً تفحص و تفتیش این حال بے گناہاں و توجہ در غور امور ملکی و
 مالی نہ فرمودہ نظام رفق و متق و مہام جنوی و کلی بکف اختیار و قبضہ اقتدارش بازگذاشت
 اند۔ او خود بے غائلہ شک و شائبہ ریب تشنہ سخن این بے گناہاں است۔
 چوں کار بدیں حد رسیدہ و صورت حال بدیں نزوال انجامیدہ خنط جاں و پاس ناخوس
 خود از سمتات عالم عقل و متحمات نشا خورد و راستہ عازم استیلام شدہ سدر و منزلت

لے (۱) و غربت۔ ۱۰۰ (۱) و پس کہ۔ (ب) پس +

پہرا افشاں مگر دیدتہ صورتی حال و خفیہ نسبت معالہ بہتہ و سلسلہ شجرہ ہوا بین معقولہ و غیر معقولہ
ساکفان پائیہ لو تکبیر ہوائی کشتورنگ گردند

بیمبست

درایع اساطیر کر سیرت حال نظر این خلق گوشہ گیران با آسائش طبع یا بود رسید
چون این خیر خوادہ نافع متنازل آودہ جوالی او بین فائز گردید سیرت سلسلہ شجرہ ہوا
کلاں بائدا و آزار این خیر خوادہ با سیرت سلسلہ شجرہ ہوا بین و ہوائی و بائدا سلسلہ شجرہ ہوا
گرفتہ نصیب نافع نیز این آودہ سلسلہ شجرہ ہوا بین و ہوائی و بائدا سلسلہ شجرہ ہوا
نمودہ بجان خود گردید و آلا خواهد دید آنچه خواهد دید چند آنکہ مردم بوشتر و خندان فرستادہ
بمنوالین متقوی آن متکبر چون باہر آودہ خود گاہی کشید و تصدیق نمود کہ با آرزوی دست
و فدویستہ نام محرز سہا و سہب حضور فائز النور و حرم طواف کعبہ ہوائی و آمال بندگان
حضور سہرا پائید منت چہر مانع سہا و سہب سہرا پائید منت اندیشش اصلا
یعقوب است آشا نشد تکامینت ہوا است و غرور بیشتر در مراتب منع و رون انفراد
لا ہرم بنیہ ہبل و پندار پوچ از گوشش ہوش دور کردن و آل ظلم و ہول را از پیش باہ
برداشتن حکم نہر و سہرا پائید منت و سہرا پائید منت اگر سیرت سلسلہ شجرہ ہوا
سعادت ہوا زین بوسی اشرفنا اعلی امرے دیگر کوز خاطر سے بود بر منیر نور شید تنویر
ہمایون روشن و ہرید است کہ اسیر کردین او در فہایش کہ چنین شکست نا عثر یافتہ
کحال نگاہ را چہ کرد و آری المزمع گشتہ بودہ چنداں لغزشے نداشتہ و اکنون کہ
شاہزادہ کلاں خود با فوج گران زاد ہوا لیسو تشریف آورده معاہدہ پائید منت و مساکلہ ہوا

(د ج) ب ۱۰ سط + ۵۱ (۱) آنچه خواهد دید +

بریں خیرخواہ مسدود ساخت۔ جا بجا افواج و توپ خانہ گماشتہ باعتماد خویش باد عبور بریں
 خیر اندیش بستہ بودند، چون این مرید را غیر از اوراک دولت حضور پر نور یا محکم سر مقابلہ و پیکار
 نبود و نیست از گذر بہداور از آب چنیل عبور نموده عازم زمیں بوسی اقدس گشت چنان شنیدہ
 مے شود کہ آن جناب حرمان این ارادت کیش و اخلاص پرست از سعادت خاک بوسی
 بہایوں بجز تر خواستہ اشتعال نائے قتال پیش نہاد ہمت دارند، چون آنجناب را با چون من
 ارادت پرست بمقابلہ و ممانعت پیش آمدن و ہنگامہ حرب و مساف آراستن عقلاً و نقلاً
 سنجیدہ میزان استحسان نیست۔ لازم کہ از سلوک مسالک عناد و اعتساف انحراف نمودہ
 از اقدام بر امرے کہ منہج اختلال احوال خلایق باشد اجتناب و احتراز نمایند، و اگر بنا بر توجہ
 در لجنہ غرور و استکبار نظر بر کثرت اعمان و بسیاری انصار خواہ نخواہ با فروختن کارزار و گرم
 نمودن بازار پیکار ہمت گمارند۔ فدوی عقیدت سرشت نیز بکلم الضرورات تبیح المحظورات
 صرفہ نخواہد کرد۔ پسندیدہ عالم صواب آنست کہ بزرگی را کار فرمودہ بساط کرو فر نوروند،
 با فعل بدوب و ولایت پنجاب کہ در جاگیر آن جناب مقررست شتافتہ چندین خدمت حضور بہایوں
 را باین خیرخواہ سراپا اعتقاد و گذارند بعد اناں ہرچہ در مرآت جہاں تماشے جلوہ ظہور نماید شرف
 بروز خواہد یافت و پس از ارسال عرضداشت وخصت محمد فائق پیشتر لواستے نہضت پر
 افراشتہ از سمو کر بفاصلہ سہ کروہ خیام گردوں اختتام مرتفع ساخت، و دارا لشکر کہ
 دھولپور معاہدہ مسالک ترمود مسدود ساختہ آب مے پیو و باد مے کوفت بہیں حال
 وقوف یافتہ ازاں محال مراجعت فرمود بجز میت اشتعال تو اتر حرب و قتال بدیں طرف
 رسیدہ از معسکر والابہ فاصلہ یک کروہ شاہ جہانی نزول نمودہ، روز دیگر بہ تہیہ مواد پیکار توجہ گماشتہ

متصل طلوع نیر جہاں تاب افواج بقانونِ مہرۂ فنِ نبر و مرتب ساختہ و بقدم جلاوت
 بمیدانِ جنگ و عرصہ نام و ننگ خرامیدہ و منتظر و مستعد گزشتہ قیام نمود اما شاہ مظفر کو
 دران روز بنا پر رعایت سپاہ فیروزی دستگاہ کہ قطرہ زدہ مسافت دراز طے کردہ بودند بہ
 مصلحت دیگر روز محاربہ اقرار دادہ اصلاً سوار نشد سبازان نصرت کیش و ولیران صف
 شکن یاقویت بخشیدہ فرمود کہ فردا روز مروی و مرفانگی ست، مستقر دولت با ازین مکان
 بغایت بعید مانده باید کہ یک دل و یک رو بر مخالفان تاختہ بضر تیغ آبدار سر شستہ شمار
 دولت بدست آرید، بفیروزی و دشمن شکنی در جہاں نام بر آید۔

منظومہ

بکوشید کوشیدین مردوار رگہ جاں بکوشش کنید استوار
 اگر دست برویم نار است ملک و گما شدیم آن دار است ملک
 دآن جناب از صبحگاہ تا آخر روز در میدان انتظاری حریف بردہ از شدت آفتاب و تعب
 سہاری سمت تصدیع کشید، و سپاہ ہمیش کہ اکثر بر خود سلاح درست کردہ بودند سپاہ از نبرد
 حرارت و حرکہ در رعایت شدت و کمال حدت مے تافت بعجز گراییدہ بے حرب و ضرب
 غنیم آں چنان کوفتہ و بدبور گشتند کہ سورت توانائی تن و نیروی دل شاں بشکست، فردا
 آن روز و زکشتہ ہفتم رمضان المبارک ۱۰۶۸ھ ہزار و شصت و ہشت ہجری کہ خسرو
 انجم از شاہ روان خاور بیتیغ و سپہ بیرون تاختہ در عرصہ پناہ و سپہرا خضر چالش گر گروید،
 شاہ عجم قدر فریدوں فریکرین ظفر زیر بان کشیدہ با افراداں کرو فرد در میدان کار جلوہ گر
 گروید +

نظم

شاه شاد دولت خان سوار خان دولت شاد و بختیار

رایت منصور بیالاکشید ماه علم سر بشر پاکشید

کوکب چهل فلک آراسته ماه علم تا فلک خاسته

و بقانون معرکه نازان و غا، و ذوق فنون عالم بیجا آرائش کتیبه نصر نصیب و ترتیب صفوف

ظفر موصوف که چل هزار سوار خونریزه صف شکن بود فرماں داد نجیم سپهر عظمت و کامرانی

سلطان مراد بخش با فوج خود در میمنه قرار گرفت، و فوج میسر و بشماست و پیر ولی خلعت

الصدق سلطنت و دارائی سلطان محمد آرائش یافت، شیخ نمیر با پنجمزار مرد و سوار موکب

طرف راست بسیار است، و بهادر خان با پنجمزار سوار و جوان جان سپار طرف چپ را

استوار ساخته ذوالفقار خان باده هزار دلاور صف در فوج هر اول را بسان البرز قائم

گردانید، و آنحضرت بنفس نفیس باده هزار جوان بهادر عربده شیخ جان سپار فوج

قلب رازینت بخشید، توپ خانه که کوه آهنین بود شعله فشان آتش بار در پیش قل

مرتب گردید، و از آن طرف دارا شکوه با فرادان فرو شکوه بر فیل چل کوه قرار گرفته با جنود

انبوه بمیدان خرامید و به ترتیب افواج بکرامواج اشارت فرمود، هر سپرد دولت و سرور

سلطان سپر شکوه با عمده بهادران رستم دل اسفندیار توان رستم خان بهادر و تمامی گردان

و منصب داران بادشاهی که پانزده هزار سوار خوشنوار بودند فوج میمنه رازینت داد و تمیل الله

خان با قباد خان و دیگر منصب داران مغل و کنور رام سنگه و برادرش کیرت سنگه که جمده

پانزده هزار تیغ زن نیزه گذار بودند، موکب میسر و را استخوان بخشید و طرح فوج میمنه

له (ر) سلطنت + له (و) داد (ب) داده + له (و) کنور رام سنگه (ب) کورام سنگه +

ہسوار سی فاخر خاں کہ ہجھڑا جواں ہمراہ داشت، مستحکم گردید و طرح میسرہ را طفر خاں ہا
ہجھڑا دلاور جانبا ز قائم گردانید و را دسترساں ہارام سنگہ و راجہ روپے راج سنگہ
داؤد خاں ہا ہشت ہزار بہادر جیاں فشاں فوج ہراول چون کوہ ثابت استوار ساخت
و انجناب بہ نفس نفیس خود بادوازہ ہزار ہسوار ایک دل و یک جاں از ملازبان خاصہ خود
قول را استحکام میدسکنند بخشد و توپ خانہ صاعقہ بار بقاعدہ در پیش قول ترتیب
دادہ، پس از تسویہ صفوف و تعبید افواج کوس و کرناے از ہر دو طرف بفریاد و فغاں
آمدہ غلغلہ فزع اکبر ہول نفع صورت ہنگامہ محشر پدیدار ساخت، باد پایاں کوہ تن در زیر
سبازان شمشیر زن و گردان صدف شکن از بانگ و خروش دمامہ و نفیر ہائے کرناے چون
بر آتش سیلاب بے تاب و پر اضطراب گشتہ حرکت ہائے غریب و ادائے عجیب
بظہور آوردند بہادران ناموس پرست، و دلاوران از نشہ تہور مست از طرفین بالنتہاب
نار حریب و شبن ہمت گماشتہ کارنامہ رستی و کارستان اسفندیار روئیں تھی را بر
روستے زمین تازہ ساختند و از جنبش پیلان عربہ گرا و غرش توپ خانہ چون تند
مردان پرچگر و گردان سزا پاتہور بگردار مجنون آسیمہ سر ہراذجاں برداشتہ بے خودانہ
بہ فضاے یک دگر پرداختند۔ تیغ در گرد چون برق درین شعلہ فشانہ کردہ رخت ہستی
بسیارے محرق گردانیدہ، و خدنگ از خانہ کماں چون مار شافش کناں برآمدہ بہ نیش
جاں گداز جہانے را در خاک و خون فلطانیہ پیکان تیرا نتر مرغان دراز خونین نگہاں در
دل گرداں ناخن زدہ از چشم زدہ فوارہ خون کشاد۔ و سنان بہادران بگردار شعبان
بجاری دم دلاوران را ہرودہ جگر دوزی و جانستانی آغاز نہاد۔ بدیں رنگ بدم تیغ

۱۰ (۱) روپ راج سنگہ۔ (ب) روپ سنگہ۔ ۱۱ (۱) نار +

شعلہ ہار و سنان آبدار کار پیکار سخت بالا گرفتہ ہنگامہ ویدین و ہیریدین و کوفتن و دوختن
گرم تر از کورہ حد گذشت، و از ہر دو طرف حسام دو دمہ چون برق اندر سحاب در گمردنبرد
درخشیدہ پیاپے بر فرق مردان بے نشست۔

نظم

چو لشکر بہ لشکر در آ میختند قیامت ز گیتی برانگیختند
ز غریدن کوس خالی دماغ زمین لرز افتاد در کوه و رماغ
ز بس بانگ کرنا تے زہرہ شکاف بدید زہرہ بہ پیچید ناسف
شرارے کہ شمشیر داران گند تپش و رول سنگ خاران گند

دریں ہنگام کہ روز در ساحت نیل^۱ فام از سمت الراس گذشتہ بزوال میل

نمود و جانبازان موکب دارانی علم صلوات و اقبال برافراشتہ را دسترسال داؤد خان
و روپ راج سنگھ راٹھور بہ سلطان مراد بخش کہ مینہ شاہی را مستحکم داشت حملہ ہائے
پیاپے آوردہ بضرب خدنگ خاراشکاف و سهام جگر دوز برداشتند فوج را بہم زدند
انگاہ بقدم جبارت و جرات بموکب قلب تاختہ را دسترسال و راجہ روپ راج
سنگھ ہافین سواری خاصہ شاہی جہاں پناہی خود را سانیدہ پروانہ وار بر آتش
سوزان و غارزدہ در پیش آن شاہ سوار عرصہ جہان بینی از آتش تیغ جانبازان قول افتاد
مخترق گردیدند۔ و رستم خان بسان رستم و ستان بر فوج میسرہ تاختہ سلطان گھدراب گھلہ
اول متزلزل ساخت۔ و در اثنا سے کروفر گلولہ تفنگ بر بازو خود زخمی گردید۔ چوں دریافت
کہ ہم فضا کارش با تمام رسانیدہ فی الفور از نیل فرود آمدہ کرناسب باد رفتار زیران

۱۔ (ا) نیل نام۔ (ب) نیلگو نام، ۲۔ (ج) راٹھور۔ (د) راٹھور +

کشیدہ سلطان سپہر شکوہ را نزد پدر والا شکوہ فرستاد و دل بر سفر گریز نہ سادہ با وہ از دہ
مرد جان باز سرگذشتہ بر فوج اسلام خاں تاختہ جان شیریں نثار کردہ حق جان نثاری
نمک خواری بجا آورد۔ اسلام خاں سرش جدا کردہ بزیر سیم سمند شاہ فیروز بخت انداخت
و خلیل اللہ خاں کہ بہ ہدایت عقل و دلالت بخت در خدمت حضرت شاہ قوی طالع
فیروز جنگ پنہان عمد و پیمان بندگی و اخلاص داشت با پا زندہ ہزار سوار جرار برگستوان
دار بجاستے خود ثبات قدم و زبیدہ اصلاً سر مو حرکت نہ کرد۔ بنا بر ہوا خواہی حضرت
جہاں پنہا ہی قطعاً مباحث حرب نگشتہ بہا دران نبر و طلب ناموس دوست را کہ بہ او
بودند معطل داشت۔ و چون دارا شکوہ بخلاف قاعدہ دانان کار ترتیب افواج را بر ہم
زودہ از توپ خانہ گذشتہ پیش آمد، درین وقت کہ افواج جر نغار بر نغار ہر دو لشکر بر ہم
خوروہ بود و سرداران موکب ہراول دارائی براہ عدم شتافتہ عرصہ مصاف ہیبتات
غریب بر آوردہ ذوالفقار ناظم موکب ہراول محفل اقبال وقت را مساعد یافتہ
اسپ جلادت برانگیخت و کمال دلاوری و پیر جگری بر قول دارا تاخت و سیف و
سناں برین پردلی کند اوراں بہادر موکب جہاں ستاں جو ہر خود برو سے بروز انداخت
وراں مہرکہ محشر نوں نیابیع غول بساں جیحون سمت سیلاب پذیرفت، درین ہنگام
چرخ مینائی یاد لیران جیش دارائی بکین ستیز بر خاستہ بگرد با و نکبت و کال مبتلا
ساخت، و از حدت تموز حرارت با قسے غایت بر جو ہر ہوا مستولی گشتہ بسا سے
از ہرا دران و لشکریانش بے سعی سہم و سناں تشنہ لب و تفسیدہ زباں لعش گویاں
بہر طرف دراں میداں نقد رواں بقابض الارواح و ہادم اللذات تسلیم نمودند۔

۱۵ (ج) پنہان + (ب) گیراں خدیو جہاں + ۱۶ (ج) حضرت جہاں پنہا ہی + ۱۷ (د) جو ہر

منظومہ

بادز جوزا شد و آتش ز مهر سوخت جہانے ز زمیں تا سپہر
 اختر بد مهر فلک گرم کین گرم شدہ مهر فلک بر زمیں
 تافتہ در گرمی خود آفتاب تابش او کرد جہاں را خراب
 خون زرگ مرد ز بول آمدہ خوے شد و از پوست ببول آمدہ

در عرصہ مصاف آتار یوم یغیر المر من انجیہ پدیدار شدہ عبرت افزائے اولوالابصار گردیدہ
 در اثناے چنین حال کہ ہنگامہ قتل و قتال اندم تیغ شعلہ بار برق مثال گرم تراز بازار
 روز شمار بود لشکر نصرت ربانی و جیوش قدرت سبحانی در صد و معاونت و امداد مبارک زباں
 موکب اقبال حضرت جہاں پناہی آمدہ بناے ہمت و استقلال اجناد دارائی کہ مثل
 اوتاد کوہ البرز از صدمہ صلابت غیبی متزلزل گردید و در چشم تماشاہی اصحاب بصیرت
 و بینائی ارتفاع اعلام غلبہ و اقتدار دارائی قریب الوقوع جلوہ کردہ بود خورشید قدرت
 الہی پر تو غیرت بر ساحت اعتبار دیدہ دران انداختہ قضیہ منعکس گشت، افواجش
 یکبارگی بہم بر آمدہ از ناموس گاہ مردی و مردانگی و میدان مردان رو تا فتنہ و در غایت
 اضطراب و اضطراب راہ فرار سرگروہ عرصہ ناور دتا چشم بر ہم زنی بر ملاہان موکب اقبال
 فراخ ساختند۔

نظم

پراگندگی در سپاہ اوفتاد ہزیمت در آرم شاہ اوفتاد
 سپہ چیل پراگندہ شد سوتے جنگ فراخی در آمد میدان تنگ

شہ (ل) دیدہ دران - (ب) دیدن + لہ (ل) افواجش - (ب) افواج +

کس از خالصگان پیش دارا نبود کز در دل کس مدارا نہ بود
 ستیزنده از تیغ سیما ب رینہ چو سیما ب کرده گریزا اگرینہ
 و آخر بہز باد فتح و فیروزی از حسب تائید فکس و فیروزہ فام بر شفقہ زرنگار دولت و
 پیروزی شاہ قوی بخت ظفر روزی وزیدن آغاز نہاد، کوس و کرنا سے نصرت شاہ
 مظفر لوا بلند آوازہ گشتہ غلغلا و بالنصر الامن عند اللہ یگوش نصرت نیوش چمپیدہ
 و اشکوہ دارانی گذاشتہ بآن شائستہ سر پر فرمانروائی ارزانی داشتہ بسا بر
 فرزین بند و منصوبہ بازی روزگار از سواری فیل بر اسب برآمدہ رخ از بساط دولت
 بگردانید۔ دو گھڑی روز باقی ماندہ کوکب بخت و ستارہ طالعش پس کوہ نکبت و کمال
 زائل و غارب گشتہ گسستہ عنان و شکستہ رکاب و اخل اکبر آباد شد بآن چنان لشکر
 عظیم باقتضائے مشیت خداوند کریم شکست غریب یافتہ بیک بارگی از سرراز
 مستدرامت و اجلال و پاریالش عزت و اقبال بر خاک ذلت و کمال افتاد۔ این
 قضیہ غریب و حادثہ عجیب روز یکشنبہ بتاریخ ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ یکہزار
 شصت و ہشت از ہجری در عرصہ روزگار نیزنگ زاسمت وقوع پذیرفتہ عبرت
 افزاے اولوالالباب گشت و حیرت اتماے خردوران دقیقہ سنج نکتہ یاب گردید۔

سنوح بعضے از وقائع عبرت بخش ارباب حسد و وقوع

مکاتب فی مابین زبندہ تاج و تخت جہان بینی حضرت

۱۔ (ج) داد آخر روز + (ب) و آخر ہائے روز + ۲۔ (ج) دو گھڑی روز باقی ماندہ۔ (ب) دو گھڑی باز +

صاحب قرانی و آل شاہ سوار ممتاز ملک کشانی و کشور

ستانی

چوں بہین عنایات ربانی و تائیدات آسمانی این چنین فتح نامدار کہ در حوصلہ
 تو قیح اولیائے دولت پاندار حضرت جہانبانی و بعقل و تصور ارباب ہوش و آگاہی نمی
 گنجید نصیب خیر اندیشان دولت ابد بنیاد گردید آنحضرت شکرانہ سرشار الہی
 بمقدیم رسانیدہ دران روز فیروز می بخش کہ نمونہ شب معراج علو ہمت حضرت والا شاہی
 جہاں پناہی بود از سر زمینے کہ منزل بارگاہ دارا شکوہ بود نزول جاء و جلال فرمود
 و خیام و خرگاہ و اسباب و اموال و اسپان و شتران بسیار در غنیمت مبارزان ظفر
 روزی گردید و ہمدردان روز نخست فاخرخان کہ از صاحبان خاص و فدویان با اخلاص
 دارا شکوہ بود و محمد امین خان خلعت الصدق معظم خان و اعتقاد خان بن آصف خان موسوم
 بہ بہمن یارخان از اکبر آباد رفتہ باوراک سعادت ملازمت اکسیر خاصیت والا شکر
 برداشتہ تسلیات مبارکباوی بجا آوردند و دران شب کہ آہستن صبح دولت و مراد
 بود غلغلہ مسرت و نشاط و طنطنہ مبارکبادی و انبساط در اردو سے معطل گردیدند
 اعطاف دامان روزگار بچید روز دیگر بندگان حضرت عالی ازاں سر زمین ظفر آگین
 کوچ فرمودہ شکارگاہ عمامہ پورہ بفر نزول والا رشک فرمائے طارم مینا ساختہ دین
 منزل جعفرخان و فاضل خان خانسامان و نامدارخان ولد جعفرخان و فیض اللہ حسین
 بیگ خان و راجہ رگناتھ و قاسم خان و ملتفت خان و لداصلت خان مرحوم و ناصر خان

خواجہ سرائے و اسلام خاں مخاطب بہ خدمت یار خاں کہ در قلعہ اکبر آباد بودند و دیگر جمیع
 بندہائے بادشاہی چہ امرائے بزرگ منصب و چہ منصب داران ریزہ کلمہ اجمعین طوعاً
 و کرہاً بدرگاہ جہاں پناہ شتافتہ بشرت زمین بوس اقدس مفتخر و مباہی گشتہ سر بندگی
 بکبیر اطاعت و اقیاد در آوردند و از پیش گاہ نوازش والا باضافہ یک سواری بہ بعضے
 و دہ پانزدہ سرافراز شدند۔ روز سوئم کوچ فرمودہ بارخ دہرہ از فر نزول والا ہمایوں روش
 فرودس بریں و سپہر یوقلموں گردید۔ بندگان حضرت ظل سبحانی صاحب قرآن ثانی فرمان
 عنایت مشخوں بخط خاصہ مبارک مرقوم گردانیدہ بدست فاضل خاں فرستادہ بزبانی ان فاضل
 کمال پیام نیز حوالہ فرمود۔

مضمون فرمان ہمایوں و پیام عنایت مشخوں آنکہ

چوں بمقتضائے مشیت ایزد بے چون در میان آن قرۃ باصرۃ سلطنت و جہانبا
 غرۃ تاصیۃ عظمت و کامرانی و شاہزادہ بلند اقبال صحبت بکدورت و ملال انجامید
 آنچه در پردہ غیب و حجاب تقدیر ستور بود بر روئے بروز افتاد۔ ازاںجا کہ در فرمان
 قضاء و قدر و ارادت خالق خیر و شر چون و چرا تے بشر را در خلی نیست انماض عین ازاں
 از منہیات نشاء خود شناسی و خداوانی ست، باظہار امرے کہ کنوں انشراح خاطر و انبساط
 طبع اقدس بدان متعلق و منوط آدہ بذل توجہ والا ناگزیر مشرف و وقوع پذیرفت، غرض
 از تمییز این مقولہ آنکہ تقاضائے باطن و تمنائے خاطر بہ تماشا تے جمال و لعل فخرت
 انتمائے آن فرزند ہوشمند بیدار خمد کہ چراغ ضیا و فروغ افزائے این دو دمان دولت اقبال

است بغایت ست کہ حوصلہ تقریر و تحریر اندازہ آں را بر نمے تا بد خاصہ کہ آں درۃ التاج
 خلافت و دارائی در رئیس فریدہ زینت افروز اکلیل فرمانروائی را بنا بر سعی سابقہ ازلی و ارادت
 پیشین در روزگار دراز و زمان طویل باین ہمہ قرب مکان و محال و فریب نزول اتفاق نیفتاد
 و بار پس از اں چنان امراض متضادہ شدیدہ کہ رشتہ امید توقف درین نشاء امل سوز
 حوادث اندوز قطعاً مقصود و منقطع بود از شفاخانہ عنایت حکیم علی الاطلاق بمقتضائے
 "اذا مرضت فہوشیفین" شربت گوارائے صحت کرامت وصول پذیرفتہ فی الحقیقت
 حیات تازہ و زندگی دوبارہ عطا گردید، التماس نیران شوق و لواجح اشتیاق با علی نہایت سید
 یقین کہ خواہش قلبی و آرزوئے باطنی آں فرزند نیک اختر و الا گوہر دریں باب از تاسف
 علیان نشاء محبت بہ کیفیت طلب عزیز مصر بلقائے بزرگ کنعان خواهد بود زیادہ بریں
 حوصلہ طاقت بار انتظار را بر نمے تا بد و پسندیدہ عالم استحسان آنت کہ آں آداب دان
 خردم شناس عقل بزودی ہرچہ تمام تر مرہم راحت بر جراحات ترصد نہاد و خاطر
 آدیں را ہم شاہدہ جمال و تقاسے فرحت افزائے خود فرحت آگین و مسرت آمیز سازد

مصرع

زود آئے دل تنگ مرا مونس جاں باش

فاصل نماں فرمان عطف و عنوان فرماں فرمائے جہاں را در خدمت شاہ جوان سخت گوی
 ستاں برودہ بقائون خرد خردہ واں اداسے پیغام نمودہ سخنان دل پیوستہ کلام سید احمد کہ
 ملائم وقت و مناسب حال بود بعضی والا رسانید۔ آں شاہ فرزند طالع نجستہ منظر لطیب

۱۵۰ (ج) کہ حوصلہ تانے تا بد (ب) بغایت است کہ از اندازہ حوصلہ تقریر و بیان آں را بر نمے تا بد +

۱۵۱ (ج) طلب (ب) طالب +

نفس و رغبت قبول مستعد و مستقبل احراز سعادت ہے پہل گشتہ در جواب منشور والا
 عرضداشتے متضمن شکر عنایت ہے اندازہ و سپاسِ مراحم و اشفاق تازہ خدیو زمان
 و خداوند دوران و اطہار فراوان ارادت و اخلاص و اطاعت و انقیاد و نکات شوق و
 آرزو مندی باوراک سعادت زہین بوس اشرف اقدس مرقوم قلم عقیدت رقم کرد انید
 آن خان خردمند لکتہ دان را خوش دل و مسرور بازگردانید و حضرت ظل الہی پس از اطلاع
 بمضمون عربیہ ارادت مشحون و کیفیت حال سعادت مقربین آن گوہر بیکتا و در مکتوب
 بجز عظمت و تقیاری بغایت شوق و منور گشتہ ازین راہ انجسائے تمام و مسرت ما
 لا کلام و طبع انان ہمایوں راہ یافت۔ اما بعد از مراجعت آن خان خردمند منبج الشان
 و بعضیہ از امر استے بکیش و وفادار گشتن کہ از سسیہ باطنی و بدگوہری بہرود خود و نوری دولت
 و جاہ دوروزہ این عاریت سر پرست دولت ولی نعمت مقدم داشتہ از بے بصیرت
 بر سیرتی چشم ظاہرین از سعادت نثار جاوید جهان مخدوم پشیدہ داشتند بنا بر اغرض
 فاسدہ خودیج خبار رفت و فساد گردیدہ بخنان ناشائستہ و قادات مستقیم خاطر عاظر شاہ
 والا گوہر نسبت بخدیو پھر و شہنشاہ ستودہ اختر متغیر ساختند و از راہ ارادت و اخلاص
 از داشتہ و منصب سعادت حضور پر نور اقدس اعلیٰ عنایت مترود بکامتغذ کرد انیدند روز
 دیگر چنان توفیق قداستے اکبر از روستے عنایت ہے غایت پارہ از جوہر دیگر نفسا پس
 ہفتتاکشور بہست ہمال خان نمود در تحاف فرمودند خان معری المیہ پس از اوراک دولت
 زہین بوس شاہ والا گوہر صحبت را دیدہ رنگ و دیگر بر آوردہ و صورت حال ضرر دیگر پیدا
 کردہ از گل این زمین رنگ و بوسے دو شین زاپیدا است، وساحت این باغ از گل و
 ریاحین و فاو عمد حراست، چندانکہ آن خان خردمند اسطونظر عنان دلپذیر و حکایات دلنشین

با بر این واضح و حجج ساطعہ و توجیہات معقولہ و تمثیلات مقبولہ گزرا نید و خواست کہ عشقیہ
 مراد را بکسوت قبول بیاراید، و غنچه مقصود در چہستان اجابت تمنا از نسیم حصول یکشاید
 اصلاً یا کما امید بمشام نہ رسید، و ازاں ہمہ تدبیرات و تمہیدات فائدہ بر اصل غرض
 متفرع نگشت، لاجرم محزون و ملول مراجعت نموده صورت مجلس او در خدمت اشرف
 اعلیٰ و معلیٰ معروض داشت، حضرت صاحبقرانی باز خلیل اللہ و فاضل خان را نزد
 آن توبادہ ریاض خلانت و جہاننداری فرستادہ فرمان مزین بدست خط مبارک کتب
 آن دو خان سموال مکان صادر فرمود

حاصل کلام رفت نظام خاقان گمردوں غلام آنکہ

با وجود حقوق پرورش بنانہ تعلیم و تربیت و تلقین و تعلیم پوزشات بیکدن و عنایات
 بے پایاں اختصاص بخشیدن جناب بلند و مرتب از چند فائز گردانیدن با ہمہ حقوق
 ابویت و اولی الامر منکم کہ بفرمان شاہنشاه علی الاطلاق اطاعت و امتثال حکم بالازم و
 واجب و کلام ربانی و کتاب آسمانی بر آن ناطق ازاں فرزند سعادت مند کہ آراستہ
 مرایے حسن اعتقاد و مجموعہ دانش و پیش خدا داد است و پر پیوستہ عمر گرامی را
 بر ضاجونی و نیک نامی و حق شناسی و خدا دانی صرف کرده بسیار بعید شدہ تا آنکہ قدر و توانی
 در تبتہ شوق و خواہش خاطر اقدس را بدریافت ویدار فرحت آثار خویش ندانستہ و سبب
 اغوائے و اضلال صاحب اغراض فاسدہ چند بیت

دود شوندار بدما شے رسند باد شوندار بہ چراغے رسند

لہ (ا) گزرا نید۔ (ب) گردانید + لہ (ا) فاسد۔ (ب) فاسد +

از احراز سعادت حضور باز ایستد و بواسطہ دوستکامی مشتے بد تمیز بد طینت مارا دشمن کام
 پہنچد و حقیقت مارا در فرما فرمایان جہاں و اہل روزگار تجویز کردہ از و خامست عاقبت
 نیندیشد۔ و برائے دوروزہ زندگی این سرسائے حادثہ زائے شرمساری و خجالت ابد
 در پیش خدا و رسول بر خود ہموار و آسان گیرو۔ زمینہار است فرزند بکارے جرات منمای
 کہ آخر منتج ندامت و پشیمانی گرد و ندامت سووندہد۔

نظم

تینغ بیفگن کہ منم آفتاب
 سوے خدا بین و مشو خود پرست
 گفت بد آموز نباید شنید
 نیک بدانم کہ ندانی تو نیک
 بے ادبی با چو منے چون کنی
 این نہ جوانی است کہ دیوانگی است
 لیک مکن با پدماں سروری
 یاد نیک کن کہ جگر گوشہ
 جوشش بسیار کن زیر پوست
 بشنو و بشنو سخن زین ستا و بس

اے خلق خدا ندانم مخالف بتاب
 گرد ز خود این نقش گزینی بدست
 در نہ آموز شدایں راہ پدید
 گرچہ کنی دعوی سے دانش و لیک
 چون تو شب و روز ایوب افروز کنی
 گرچہ جوانی ہمہ فرزا نگیست
 اے پسر ارچہ پسری در خوری
 ہر سر خوار آئے کہ ہم تو نشہ
 تو بن منی و دل من مہر جوست
 گوش کن این گفت من و گفت کس

چوں کہ دو خان عالی شان بد دولت خانہ شاہ فلک مکان فائز گردیند و خلیل اللہ
 خاں انا شاہ کہ پنہاں سرخوش نشاء ہوا خواہی بود نصحت باز یافتہ با بلاغ پیغام و ایصال

فرماں نامور گشت، وفاضل خاں بنابر مزید اخلص و نجیر سگالی فرماں فرمائے جہاں از سعادت
 حضور پر نور محروم و مجبور ہوئے قرین حرماں بیروں باند و خلیل اللہ خاں مخالف آداب
 حق شناساں و مبارک آئین نمک خواراں قدم پر مسلک بے وفائی و بیخ بے حقیقی سپردہ
 بیشتر مہج غبار قند و شکر گشت، و شاہ جواں بخت و جم جاہ را بر آں داشت کہ اصلاً سخن
 حضرت ظل الہی را بسمع اجابت اصغار فرمود فتح عزیمت ملازمت نموده در جواب
 آنحضرت معروض داشت کہ من از بے تو ہی حضرت امین نیستم، مے ترسم کہ مبادا
 در ہنگام ادراک شرف ملازمت اقدس بندگان عالی قصد من فرمائند آنگاہ خلیل اللہ خاں را
 بموجب راہمنوی و صلاح خودش در نظر طاہر بیناں چشم بندگا ہدا سشنہ فاضل خاں
 برخصت آن طرف اختصاص یافت، او بملازمت اقدس شتافتہ کیفیت حال
 معروض داشت، و فرماں فرمائے جہاں آراے از ناز عزی روزگار و بے مددی چہر رخ
 ستمگار از مہر فرزند و لبند یوس و دل تنگ گردید و از ملاحظہ نامہ ہنجر سے حق ناشناسے
 چند کہ حق تربیت و نمک سالہائے دواز نا بود ساختہ در صد و ابدائے آزار آں خسرو
 جم اقتدار بود یا نہاد ابواب قلعه و استعداد در با است تحصیل و استحکام برج و
 بارہ و رعایت مراتب بہ تیقظ و احتیاط اشارہ فرمودند، و بعضے از بندہائے بادشاہی
 کہ بظاہر در طریق جانفشانی و ہوا خواہی تگاپوسے نمودند محافظت ابواب قلعه ماسود
 گشتہ شرائط حراست و ہوشیاری بتقدیم رسانیدند۔ چون پر تو آگاہی بستندگان

لہ (ا) بدم (ب) بود + لہ (ج) فتح عزیمت ملازمت نموده۔ (ب) دور کردن نیت فتح عزیمت

ملازمت نمودند + لہ (ج) او (ب) کہ + لہ (ج) و از ملاحظہ نامہ ہنجر سے حق ناشناسے چند۔

(ب) ملاحظہ نامہ ہنجر حق شناس ہر چند +

حضرت جہاں پناہی بریں قضیہ تافت ذوالفقارخان و بہادرخان مجاصرہ قلعہ مامور
گشتہ ہاؤجے از بہانہ کار طلب بہ ہنگام شب پیائے قلعہ رسیدہ کرد فرآغاز کردند
ابا بواسطہ متانت آن حصار زریں و حصانہ متانت آن محسن حسین بایں ہمہ زودی صورت
افتتاح در مراتب خیال بہادریاں جلوہ نہ کرد۔ و سرداران با بعضی از لشکریاں بجوابی
قلعہ در پناہ جدار و اشجار قرار گرفتہ از طرفین صحبت توپ و تفنگ و میاں آمد و اشتعال
آلات حرب و جنگ بوقوع انجامید۔ سرداران و تفنگچیاں پیادہ اندرون حصار قدم
اخلاص بر زمین جاں سپاری فشردہ کما ینبغی بہ ممانعت و مدافعت پرداختند و
بجاں فشانی و جاں ستانی ہمت گماشتند۔ اما اکثرے از امرائے کلاں و منصب دہاں
از غایت بزولی تاب محاصرہ نیاوردہ ہم از روز نخست بہ بہانہ اہتمام ستایاں کہ از راہ
دیچہ آب ہریا باندوں مے آوردند از قلعہ بدر رفتہ سر خود پیش گرفتند، و حق نکسو
تر بیت سالہائے دراز بادشاہی معدوم انگاشتہ داونا سپاسی دادند۔ چون
آن قلعہ از آسیب نقب و یورش مصوں بود میانہ ان موکب شاہی روز دیگر خورد و آب پائے
جلالت بدروازہ خضری رسانیدند^۱ ہے کہ آب انان طرف بدرون قلعہ مے برودند
مسدود رسانند لا جرم کار محصوراں لہجہ گراتید و بہ انتظار انجامید و بندگان عالی حضرت
خاقانی بریں حادثہ وقوف یافتہ خان^۲ اخلاص کیش ارادت پرست فاضل خان
را بار دیگر بلا زمت شاہ بلند اقبال بیدار اختر فرستاد و فرمانے بخط خاص
نقلم در آورد۔

۱ (ج) در پناہ + ۲ (د) اہتمام + ۳ (ب) رسانیدند

۴ (د) خان +

مضمون فرمان اسمیکہ

مالک الملک تعالیٰ شانہ، کہ مملکتش از تغیر زوال مصون ست کو کبہ اقبال فرزند
 برومند قوی طالع را چون کوکب نروغ بخش شبستان دولت و ضیا افزاے ساحت
 جہاں دارد۔ از کج بازی سپهر نیرنگ ساز و ناسازی روزگار شعبہ باز، امرے کہ اصلاً
 بحیثہ تصور و حوصلہ نقل در نے آید بعین الیقین مشاہدہ افتاد، آن فرزند اقبال منڈ طالع بلند
 یکبارگی ہر فرزند ہی بریدہ بر آتش شوق کہ در کانون درون اندس سمت التہاب پذیرفتہ
 نظرے نیفگندہ و چشم از حقوق ابو بیت و تربیت عمری پوشیدہ مارا دشمن کام پسندیدند
 و ایزاد آزار بارا کہ موجب بدنامی دنیا و مورث ناکامی ختبی ست سہل و آسان انگاشتہ
 از باز پرس روز شمار غافل و بے خبر افتادہ۔ اما در یوم یقوم الحساب ازین جرات و ارتکاب
 حق شکنی چہ جواب خواہند داد۔

نظم

پیش کہ گویم ز خودت شرم باد	کز پیے خون خودم اندر فساد
بندہ کہ بادشاہ بود کیسند جو	خلقی چہ گویند تو ہم خود گو
در ز تو در قلب من آمد غبار	ہم تو شوی در رخ خود شرمسار
باش بکامم کہ بکام توام	زندہ کہ نازندہ بسام توام
بہر خدا صورتت خویشم نسا	روسے مگر دان و بترس از خدا

۱۔ (ج) در ز تو در قلب من آمد غبار۔ (ب) و ز تو در قلب من آمد غبار، ۲۔ (ج) زندہ و نازندہ۔

(ب) زندہ کہ نازندہ +

لائی آں سنت کہ آں قرہ باصرہ دولت و دہرائی برصفت شکنی و کشور کشائی خود مغرور نبرودہ تکبیر
 و استوار بر سارگاہی زمانہ و رفاقت روزگار نکند کہ چرخ نیزنگ و جہان دوزنگ اصلاً
 اعتماد و تشاہدہ ازین پیمان شکن بد عمد قطعاً و فانیاً و درین صورت شائستہ خرد آں سنت
 کہ کار سے کہ موجب و سن و فتور آں دودمان عالی شان گردو از ارتکاب آں آہستہ ناب
 و از جہت شہرہ و حفظ نام میں سلطنت چندین سالہ تا کہ طغیانہ عظمت و شکوہ و کثرت و اقتدار
 بہ دولت و وساحت زمین و زبان بچھیدہ سارتر فرمانروایان روسے میں آں شمار سے
 سے کہ وقتند کہ شیبہ آنچه از فرزندان قابل توقع باشد بظہور آید کہ نام نیک و اسم قابلینت
 آں زیادہ کلشن جاء و عدال در صحیفہ روزگار و صفحہ لیل و نهار ثابت و پامیدار بماند
 آں مستدار استے قوافلت و یہاں نبانی پس از اطلاع بر مضمون منشور عنایت و مہربانی
 آوا میرا از جہا و سراسیم اخلاص کما یثبہنی سرعی داشتنہ زبان گوہر بیان سپہا سخ بکشتاد
 و کثرت

بشد الحمد و المعنہ کہ این نیاز مند و گماہ الہی سلیسشن و مانند از بد و اہتر و از روح شہ غفلت و
 تمیز الی الآن ہاندازہ امکان بشری و طاقت انسانی در تمہید قواعد ارادت و اعتقاد و
 دست بند مہانی صحتی و سداد خود را مقصر نساختہ و از ضابطہ سرشتہ استرغبات خاطر
 ہایون کو شیبہ و از سراط مستقیم عبودیت و جاں فشائی انحراف جانزداشتہ و نمیدارد
 و در سادہ بندگی و عقیدت ثابتہ و راسخ است لیکن از عمر این مقدمات کہ بنا بر ارادت
 از فی و شہت لم بر تلی و در بیان آمدہ بقضائے طبیعت بشری مغلوب و اہمہ و ہراس
 کشتہ جہالت آں نمادہ کہ باطن بان قلب و طبیعت باطن فانیہ اجزاء سعادت شہ تصور پر نور
 توان شدہ و از آں سہ خاطر نیاز مآثر این مستندہ سراط ارادت و اخلاص بہ نیل دولت ابد

اتقنایم سینه سپهر التیام زیاده ازان است که حوصله تقریر و تبیین آن را برتابد و زایل
 از شکر عنایات شرمسار و مراسم و اشفاق سینه شمار اقدس قاعسر اگر آیین مرید نوازین است
 فرموده حکم والا بشرف نفاذ رسا شد که بعضی از مردم این مرید نخست بقلعه ارباقه بچلای
 جسسه ملازمان سرکار عالم مدار که محافظت روپ کورشا و مداخل تا در اندر از گیرند و از آن پس پیش
 عنایت خسروی بجز است ابواب تلعی استیاز و اختصاص یابند - این ندوی همان سپار
 بجمع خاطر و سکون باطن و الیمنان دل بحضور اقدس رسیده سعادت زمین بوسه اقدس
 اشرف حاصل نماید و زبان عقیدت بیان بعد از تفسیر است بکشاید، عنایت مرید نواز
 خواهد بود +

بندگان عالی حضرت خاقانی بر آفتاب سینه و فرمایند قضا بر این معنی و ملازمت
 فرمود که بندگان بادشاهی یکسر از قاعده بیرون رفته ابواب بیرون رسیده اولیا سینه و در دست
 روزا فرعون شاهی مفتوح گردانند هر چند این معنی از صلاحیت دولت دور بود فراتر این اعتقاد
 مشالی و این تمام از لازم اعتبار جمایون مستقیم شناخته از چهار بیرون نشا قند و ابواب دولت
 در دست بندگان شاهای همان پناهی باز داشتند هر چه بر کراست و سروری سلطان محمد
 ذوالقدر خان و شیخ سیر و هارخان و اسلام خان بموجب فرمان والا بر آن روز جمعی از
 شهر دستان المبارک مشال و خلی قلم شدند و روپ قلم بیرون از مشال در دست
 جمعی از معتقدان را بجا بجا بستند محافظت و در دست باز داشتند نگاه سلطان محمد
 بحضور اقدس اشرف آمده با در کس سعادت ملازمان است جمایون استمنت او یافت کورشا
 زمین بوسه و تسبیح عبودیت سمات سر افتخار برافراشت و بهر دست بندگان اعلم حضرتندان

۱۰ روز پیش گاه (بیا) و پیش گاه (عبه) پیش گاه (۵۰) اولیاست + ۱۰ روز با ۱۰م (بیا) پانزدهم +

تو رہی نہال آسماں جہاں نبانی حمد ہر مرصع عنایت فرمودند، و روز دیگر نواب قدسی القاب
فلک احتجاب بادشاہزادہ جہاں و جہاں نبانی بیگم صاحبہ را نزد آں مسند آرائے شجر چاہ
جلال و متکی آرائک دولت و اقبال یعنی شاہ جم جاہ فرستادہ پیغامے بزبانی آں خورشید
فلک عظمت و کرامت و گوہر بحر عنایت و جلالت حوالہ فرمودند چون حضرت از ستر معنی
پداں جائتشریف برد و خیر قرب الوصول علیہ العالیہ لسمع والا شامی فلک قدر رسیدہ بخلا
قاعدہ معہودہ و قانون مستمرہ مرا ہم استقبال و شرائط اعزاز و اکرام و آداب ادب و احترام
اصلاً رعایت نیافتہ اشارت عالی دربارہ رخصت بار باندرون سر او قیامت اقبال نفاذ
سیدہ و آں ہر سپہر عظمت و ذکا نزول فرمودہ باندرون مشکوئے دولت تشریف برد و شاہ
والاجاہ در حرم سرستے ہمایوں باں کریمہ و ودان سلطنت و جہاں نبانی بآئین شائستہ ملاقات
کردہ برست و عزت و کرامت اجلاس داد پس آں عقیقہ تقدس نثراد زبان بادائے پیام
پید بزرگوار کشادہ نخست از تفقدات و توہمات حضرت ظل سبحانی نسبت بہ برادر
کامکار و مراتب اشتیاق و تواسش خاطر بقائے فرحت افزائے آں جناب ظاہر ساختہ
انگاہ سرکلاوہ مقصود و اگر وہ فرمودند کہ مرضی خاطر واقفنا سے باطن اشرف اقدس حضرت
ظہر سبحانی بریں معنی متعلق گشتہ کہ ولایت پنجاب و منکلتے کہ بدیاں ضلع واقع شدہ بہ دارا
شکوہ عنایت فرمائند و گجرات بدستور بامراد بخش اختصاص یا بدو ولایت بکالہ شاہ
شجاع مسلم باشد و مملکت دکن بہ سلطان محمد تغلق گیر و منصب والا سے ولایت عمد ہمایوں
و خطاب مستطاب بلند اقبال کل ممالک محروسہ ماورائے ولایت مقسومہ مذکورہ بشاہ آلاء

۱۰ (ا) بیگم صاحبہ - (ب) بیگ صاحبہ + ۱۱ (ج) فرمودہ - (د) فرمودند + ۱۲ (ل) برد

۱۳ (ج) اجلاس - (د) جلال +

مبارک ارزانی کر دو۔ مناسب آنست کہ امتثال حکم و استرضائے خاطر اشرف اقدس را
 موجب حصول سعادت کونین وصول آریب نشاتین دانستہ ہیں امر کہ دولت دارین
 در ضمن آل مضمراست رضا و ہند و قدیاں عنایت سترگ و نوازش بزرگ شناختہ در
 شکر این موہبت عظمیٰ و عطیہ کبرئے سراپا تسلیم و رضا باشد و مقالات قاسدہ و سخنان
 یہودہ ارباب غرض بسیمع اجابت اصغرانہ فرمودہ بے دغدغہ تر دو عازم احراز سعادت
 و تقبیل انامل فیاض شہنشاہ مخلص نواز گردند کہ بے شائبہ شبہہ و غائلہ ریب موجب
 رضا و خوشنودی خدائے عزوجل و رسول اجل صلوات اللہ و سلامہ علیہ در ضمن این متحقق است
 بندگان حضرت را کہ شوق و آرزوی بلفقائے راحت افزائے مبارک زیادہ برآنچہ در
 حوصلہ تقریر و قالب تبیین گنجائش وارد بہرچہ زود تر بیدار فیض آثار خود مینہج و مسرود
 سازند اولیٰ و افضل خواهد بود +

بندگان حضرت جہاں پناہی از اقبال این معنی پہلوئی کروند و از خصومت و عناد
 و اراشک و شکایت فرمودند و گفت تا مقدمہ او فیصل نہ یابد حصول سعادت حضور اشرف
 تعذر تمام دارد و دریں باب جرات نئے توان کرد حضرت خصمت قراب قرین ہون
 اندوہ مراجعت فرمودہ صورت ماجرا در خدمت اشرف اعلیٰ لکشرف گردانید و انہ
 ممرکلات بالاکلام و سامت تمام بخاطر بہایوں آن خسرو عالمی مقام پادشاہی را در تمام
 بعد از گفت و شنید بسیار خاطر مبارک حضرت جہاں پناہی برائے ارباب سعادت ملازمت
 اقدس و تحصیل دولت زمین بوس حضور پر نور و تکمیل مراسم استرضاء و خوشنودی بناظر مقدمہ
 قرار گرفتہ ہیں عزم حجاب از منزل دل کشائے بارغ و بہرہ بدولت و اقبال سوار شدند

۱) فرمودہ۔ اب) فرمودند + ۲) اولیٰ و افضل خواهد بود +

اذا شاکه شیخ استاذ ایزدی و اراوتی خطای سے عزم و عمل با امر و نایب متعلقہ شدہ بود کار کشان
کارخانہ قضا و قدر بخلاف تقاضای قلوب و خلاق شناسی پس عبرت افزا و پرہیز
تعمیر و شکر از راستہ صواب آگین محبت انقدر با گرفت اورین عزیمت سعادت
قریب صورت فتح پذیرفت اور مجرد تویر والا اگر از دولت غار معلی سرور شدہ عنان سمد
انفال سیکہ فرمودہ شاکہ خان امیر الامرا و شیخ میرزا پیش رسیدہ معروف و اسستند
گفتہ ہیں عزیمت و تمیم این اراوت اور میرا یہ تصدیق خرید معلومت شناس و زیور شکر عاقبت
صواب الدین مراست و خیر ایشان تمام انہوں دخیو این عقیدت کہین را از تقوی
بہ نام و بار کار جانی و بقا لیس نامتد و ہمتہ ہماک شیری و نشیب تفکر بروشدہ ہما
بروای و خویان سپہ ریاستے خود ترجم فرمودہ ارا متقاضیہ این عزیمت معلومت و شکر
و استرا فراتر دست و دست پیرایون این عقیدہ ہما ہمد کہ ہر گاہ کام بخش حقیقی تمام
دولت و کسان سلطنت را بقصد انکار و کفر اختیار اولیاسے وہ انجیکے ذوال افرین
فرمودہ یا شدہ و از زبان سرکار فیض آثار قندہ را نہضت خود و اور و تدوینندگان انیلہ حضرت را
در کل سرکار شکر اختیار از دست در شدہ بقیمت دولت شواہن در آمدہ و انیسے از مخالف
دین قلعه پیرا نیستند اور بریں و داشتہ کہ ہمیں سپہ با عسقی ضرور در جاستے کہ مطلقہ
خطیہ و از خطہ قندہ و شکر پاشہ شریف فرمایند۔

قریب آواں زمرة مقرران خیر گالان کہ کج سید الامام ہر یقین بصلوات و سعادت ہر
نزد کام در خالہ ہر یوں پیدا آمدہ از ہواں جا عمان با نگیر ولایت کشیدہ
دین انوار کہ آنحضرت کہ مع ہواہوں بر سخنان دولت سگالان را شکر معلوم و بودند

Marfat.com

تا بیرون حساب رسیدہ فرمائے کہ بندگانِ اعلیٰ حضرت، سخط مبارک بدارا شکوہ نوشتہ از
 روسے اعتماد کمال احتمال و احتیاط بدو حوالہ فرمودہ چونکہ اصلاً احد سے راہیں راز و خو
 ندانہ خود باعتان باد شکر بدارا خلافت شاہ جہان آباد بدارا شکوہ رسائید جو اسب پیارو،
 بر نظر انور جہاں پناہی در آورد۔

خلاصہ مضمون فرمان آگہ

دارا شکوہ لشکر خود را جمع کردہ در شاہ جہاں آباد ثبات قوم درندہ و در آن جا خزانہ
 و لشکر ثبت دارد، و زمینہ او از انجا بیشتر گذرد کہ مہدولت درین جامعہ فیصل نامیم
 این فرمان مصدق اقوال خیرخواہان آگہ را سے زمین نیک سگالان و دولت
 ابد قرین نزد شاہ جم تمکین و وجہ استعسان و جائزہ تخمیں یافت و کمال توجہ ظاہر و باطن
 اعلیٰ حضرت بحال دارا شکوہ مہر و شمع فاطمہ خلیفہ شاہ کشور گیر شدہ و شیخ ابن عربیت فرمود
 از پیش دروازہ گذشتہ در عیالی دارا شکوہ نزول بہاء و جلال نمودند، و سلطان محمد حسب اشارت
 عالی تمامی کارخانجات بادشاہی را از خزانہ و دفاتر و مریع آلات و عوارض و خیر و بقیہ ضبط
 در آوردہ منقوّم گردانید۔ و بندگانِ اعلیٰ حضرت بنا پر تقدیر اسب تقدیر سے اختیار مطلق شدہ
 از وجہ اعتبار و اقتدار ماقط و ہا بطر گردید۔ انراں پس از حرم سر راستے والا دارا شکوہ
 بحالی حرکت و خروج نیافتہ، و بحران دیوان قضائے فقہیہ عبرت انراستے ہواں را
 بنا بر سبب و حکم رمضان المبارک ۱۰۶۱ھ اولیستہ در سیامہ لیل و نہار ثبت گردید۔

لے (۱) چیلہ (۲) حساب + سکہ (۳) بر نظر انور جہاں پناہی در آورد، سکہ لشکر خود را جمع کردہ در شاہ جہاں

آباد، سکہ تقدیر سے تقدیر سے اختیار مطلق (۴) بنا پر تقدیر اسب تقدیر سے اختیار مطلق

سررشتہ این شمار در جمیدہ روزگار مضبوط ساختند۔ و خورد دقیقہ سنج معنی زا بہمت تاریخ
 این سانحہ غریب و حیرت انشاء و اعتبار و ایا اولی الابصار بر تختہ بصیرت رقم زد +

ارتفاع ریات اقبال بعزم استیصال داراشکوہ و شتافتن
 آن جناب بصوبہ پنجاب گرفتاری سلطان مراد بخشن و دیگر سواح

دولت افزا

چون ہمہ بندگان اعلیٰ حضرت ہو جسے کہ عامۃ حقائق نگار بہ بتیاں آن پیردخت فیصل یافتہ
 قلعہ اکبر آباد با خزاں و دفائن مسخر بندگان حضرت جہاں پناہی گشت۔ و کل بیوتات و
 کارخانہ جانت بادشاہی بضبط اولیائے دولت روز افزون حضرت شاہی درآمدہ مصلح
 جاہ و جلال رسید کہ داراشکوہ در شاہجہاں آباد طرح اقامت انداختہ بفرہم آوردن سپاہ
 پراگندہ و لشکر متفرق شدہ خود ہمت سے گمارد و فیصل دادن ہمہ آن جناب و بانجام
 رسانیدن کار نیم تماس بمقتضای مصلحت دولت از واجبات شمرده ہمگی سے روز
 در حویلی داراشکوہ توقف فرمود فی الجملہ بہ تنسیق و نظام مہارم اکبر آباد توجہ والا مبذول
 داشتہ ذوالفقارخان را بحفاظت اعلیٰ حضرت و حراست قلعہ تعیین نموده و اسلام خان
 بصوبہ داری اکبر آباد اقبیاز یافتہ بدین عنایت کبرے سر افتخار بر فراشت و بادشاہ زاد

لے (ا) و شتافتن آن جناب + لے (ا) مسخر بندگان حضرت جہاں پناہی گشت۔ (ب) بندگان حضرت

جہاں پناہی مسخر گشت + لے (ا) بر فراشت۔ (ب) برداشت +

جہاں سلطان محمد نیز بنا بر مصلحت ملک داری بموجب فرمان واجب الذممان در کبر آباد
 رعل اقامت آنگند و عیالی دارا شکوہ بکھت نزول آن جناب تعلق یافت ، در روز
 دو شنبہ ۲۴ رمضان سنہ الیہ دولت یار بعزم استیصال دارا شکوہ در غایت شان
 شرکت از مستقر انحرافت کوچ فرمودہ بجانب در انحرافت شاہ جهان آباد ریاست
 حضرت آیات مرتفع ساخت ، روز نهمت گذر سامی بہ مع کمر اقبال گشتہ خود بدلت
 کرامت و عمارت پادشاہی نزول فرمود۔ درین منزل بعرض بار بیا ننگان محفل والا رسیدہ
 کہ سلطان مراد بخش از کبر آباد کوچ نکرده از طریق رفاقت پہلوتی ساخت و جمعہ
 از ملازمان پادشاہی مثل ابراہیم خان ولد مراد علی خان امیر الامراء وغیرہ ملازمت آن جناب اختیار
 کردہ در سلک ملازمانش انتظام یافتند۔ و چون مواجب مناصب را دہہ شست و دہہ پانزدہ
 مقرر کردہ جمعہ کہ بدان جناب رجوع مے آرند رعایت کلی مے فرمایند قریب بیت ہزار
 سوار و ظل راتیش فراہم آمدہ روز بروز مردم صورت بہین ظاہر پرست کہ از سر منزل معنی
 حقیقت چندین مرحلہ دور افتادہ اند بواسطہ طمع منصب و چشم رعایت از روئے
 معالی گیہاں خدیو جدا شدہ با آن جناب مے پیوندند و جمعیت سپاہش آنا فانا سنت ازویا
 مے پذیرفت۔ آن حضرت وقوع این معنی را مباین مصلحت دولت و موجب تخیل
 بنات کارے کہ پیش نہاد بہت والا بود دولت بفرگوش در افتادند۔ و کس
 آن جناب فرستادہ سبب مخالفت و انحراف از طریق رفاقت و صراط سلطنت موفقت
 استفسار فرمود ، آن جناب اظہار نادانی خود و پریشانی حال سپاہ نمود۔ لاجرم آن حضرت

۱۵ (۱) ملک داری بموجب + ۱۵ (ج) در روز دو شنبہ ۲۴ رمضان - (ب) روز دو شنبہ رمضان +

۱۵ (۱) ملک داری +

مہذبیت سے لاکھ روپیہ اور ارسال دہشتہ پیغام کرو کہ بالفعل اس مبلغ راہ ضروریات خاتم
 نووہ سپاہ صرفت نما تھا جو بچے کہ باں بر اور والا تیار مقرر کردہ شدہ کہ ششہ از خزانہ
 خاتم لیسر کا رہا نشان نام لکرو وہ وقتہ نیز خواہد رسید انشاء اللہ تعالیٰ بعد از انہام یہ پیغام
 دارا شکوہ والا یشتہ پنجاب و کشمیر و کابل باں مسند کار سے سلطنت و پورا اثرات اور
 خود شد لائق آنکہ ازین ہنگام خاطر خاطر جمع و ششہ زود تشریف لہذا ان تشریف لہذا
 استغناء ایک دیگر عہدہ تعلیم و نظامیہ لکھنؤ کہ پیش نہ ہو بہت والا اس وقت سپاہ و کور
 اولیاستہ دولتہ صورتہ وادہ آید و سلطان ہر جو شخص فی اجماع تعلق و تکمیل یافتہ از کور
 شہر کور شہر وقت ایک کردہ عقبہ تراز اور و بعدہ و محکمہ والا منزل گزیدہ و بعد گاہ
 عشرت جہاں پناہی انگلستان کور فرمودہ منازل پیم گزیدہ و سلطان مراد شہر کور
 در آمد افاضلہ یک کردہ عقبہ منزل سے گزیدہ و چون ظاہر فقیرہ معتبرہ مغربہ پیام
 گزیدہ و اچھا نام گشتہ بہ ان جناب لکھنؤ گزیدہ روز بروز ہوا نمود اولیاستہ دولتہ اہل
 اور ساری و اظہار حرکات و سکنائش رامپورین طریقہ بنیقہ یکرا و کچھتی دیدہ ہنگام حکومت
 و رفتہ رفتہ بندگاری عشرت جہاں پناہی صورتہ حال کشور و معروضی گزیدہ بنیقہ
 و فقیر کہ ہوز کار ہستہ عمدہ و سلا لیب سنگ و پیش مسند اور ساری سپاہی خواہ
 اولیاستہ دولتہ صورتہ دریافتہ پچھان ملٹری و نا شخص اقتادہ از حوالہ انان دولتہ خاطر
 شہر شہر کشور گزیر حکومت نگاہیہ ادا ہستہ ان جناب بیشتر موجب تیز و تھان خاطر
 اولیاستہ دولتہ اہل قرین گشتہ لا جرم صلحت دولت قرین اہلقتا کے ان فرمودہ

لہذا دی ضروریات (ب) بہ صورتہ + لہذا دی خزانہ و خاتم (ب) خاتم + لہذا

Marfat.com

آن جناب را مقید ساخته اند که خاطر خواہان را بچشمیت بسمل گردانند
چون در این باره برین راسته جمع شده این باره صوابی مقرر گردید نخست بر مبنای عقل
گواہان بیعت از اقربان و عمده پاسکے در لبتش را بفسون و شفاء دود و تظلم بطرح
مطابعت خود آوردند و انگار بر پیمان ترتیب و انجمن مشاورت و انگارش و تدبیر کار ملک
آن جناب را استدعا است که حضور نمودند و او در این روز باری انتشار پیدا نمود
خیر اندیش خویش بعد از شکر کس جنتنازین امر بپوشی ساختند و بر اینست که فرموده و انکسرت
بجست تمشیت ضروری و در منزل توقف فرموده اند و تظلم و انجمن مشاورت و تدبیر کار ملک
بر اوقات صحبت کرده و برین باب مبالغه و اتهام با پیمان ساختند و بر اینست که فرموده و انکسرت
حماقت ملک و دولت با پیمان و برین آن و طلب فرمودند برین آن جناب و برینست
حماقت دلی و حماقت درونی اقبال این معنی نموده مستخدمه و برینست که فرموده و انکسرت
که استقامت را که نذر نمودند و برینست که فرموده و انکسرت که این فدیای را از جانب پیمان
در وقت پیمان را برینست که فرموده و انکسرت که فرموده و انکسرت که فرموده و انکسرت
نشیانی سرور و برینست که جناب پیمان را برینست که فرموده و انکسرت که فرموده و انکسرت
نمایان نمودند برینست که فرموده و انکسرت که فرموده و انکسرت که فرموده و انکسرت
پیمان ملک برینست که فرموده و انکسرت که فرموده و انکسرت که فرموده و انکسرت
طریقہ مسلمانی نباشد یا بجمہ آن روز ہم گفت و گو بسزایم و برینست که فرموده و انکسرت
را اندوی گذاشته پیشتر متوجه شدن برینست که فرموده و انکسرت که فرموده و انکسرت
بیمید بساط توقف پرورفتند و برینست که فرموده و انکسرت که فرموده و انکسرت

لے (ب) بے (ب) برص + کہ (رح) داد + کہ طبیعت شہا (ب) چیست نشان +

ست بسر سری قدم توجہ پیش نہادین مصلحت کار نے فرمادے ہیں صلاح و صوابیدیں برادر
 کامگار نامدار تشبیت امور کلی و جزوی در محل تعویق اتمام صورت انجام و ہمت افتتاح
 نے پذیرد او انتظار تشریح گرامی از حد گذشتہ اگر مشاہدہ جمال نقائے فرحت از نے
 خویش بختیج و سرور سازند ہم باعث مزید الشرح و ہم موجب پیشرفت کار خواهد بود۔
 ان جناب از سادہ لوحی تصدیق این احوال نمودہ و مقالات مصلحت امیر زبانی آنحضرت
 را محل بر تحقیقت کردہ حق بر تماشایے ناکس القضا در دادہ روز سومیم کہ بعنوان سیر و شکار کہ
 آخرین تردد او با اختیار نمودہ بصوب صحرا خرابید و چاشتگاہان ازال لطف مراجعت نمودہ و بپای
 رفت کہ کار پردازان قضا و قدریادہ ہمیش مخمر ساختہ بودند نورالدین نام از خواص خودی کہ در
 خدمت ملازبان در گاہ حضرت جہاں پناہی متاع اخص و ہوا خواہی عرض سے داد گرم
 شدہ دارا نہیں رہیدہ معروضداشت کہ حضرت جہاں پناہی را بیک ناگاہ آنار سحت و
 وجہی در جوف مبارک پیدا آمدہ بلینتر بے آرامی و فرس بے قراری تکیہ فرمودہ اند و از روئے
 شوق و رونی و شغف باطنی ساعت بساعت حضرت را یاد سے فرمائند دریں هنگام
 بے عجبانہ زودتر خواہیدہ بر سر حال نخواستہ آن حضرت جہاں پناہی رسیدن گنجائش دارد
 آن جناب کہ از کیدرات و تزویرات بنائے زمان و اصحاب روزگار بس گمان و آسنا
 اتمام بود تصدیق سخن او کردہ از ہماں راہ عنان بکراں عربیت بجانب دولت خانہ شاہ
 جہاں پناہی شغف فرمودہ تند و تیز راندہ با معدودے از خدمتگاران و خواص خود را
 پیائے دار یعنی برادر دولت شاہ گردوں اقتدار رسانید بجز رسیدن گیسان ہوشمند کہ منتظر

۱۵ (ج) در محل تعویق اتمام (ب) محل تعویق ۱۵ (د) ہم باعث مزید ۱۵ (و) اصحاب روزگار

(ب) انتخاب زمانہ +

آن جناب بودند با استقبال نشانتہ اندرونِ سراوقاتِ دولت خانہ ہمایوں رہنمائی شدند
 و بنا بر مواضع ضیق ملازمان اور اسیرون دروازہ گذاشتہ تنہا باندروں در آوردند۔ و
 آن حضرت نیز بدولت و اقبال از بہر تعظیم و احترام پیش آمدہ کہ ہما و تفقد است را از
 اندازہ بے شمار و افزوں از حساب بتقدیم رسانیدہ اظہار بشارت و خوشدلی فرمودہ
 بخود نگاہ فرمایند و صحبت بے اغیار و صفات از غلوت گاہ آید۔ و صحبت بے اغیار و صفات از غلوت گاہ آید۔
 و نخست ما حضرت کے بادشاہانہ پیش نہادند پس از تناول بسیار استراحت متہمہ کرد و آید
 و قرار یافت کہ بعد از استراحت قبولہ با مشورات و طبی و گنگاشس ملکی پیدا کنند۔ و
 آن جناب حسب الارشاد بزرگان حضرت جہاں پناہی بر فراش پاسے دراز کشیدہ
 خدمت گاران والا شاہی جہاں پناہی بخد متش قیام نمودند غرض از تکلیف استراحت^{لہ}
 آن بود کہ براق بکشاید از خود دور کنند تاں باوشاہزادہ سادہ لوح در غایمت بے حجابی
 و بے تکلفی سپہانکہ چہرہ صلاح در آیینہ تامل و تفکر مشاہدہ نماید صلاح از خود جدا کردہ بکنانہ
 گذاشت و چون بخدمت خود بخواب نکتبت رفت بزرگان حضرت جہاں پناہی چون دیدند
 کہ باوہ کار نخر شد بہ ہمانہ استراحت اندرون حرم سرا تشریحنا بردند و این کہ مبتلاستے
 دام بلا غنود یا شارد عالی خواص و خود متفکر بیرونی دور شدند پرستارے اندرون
 برآمد شمشیر و ساہم براق آن جناب از پہلویش برداشتہ اندرون بروہ شیخ شمس
 بعضے دیگر منتظر این وقت بودند چون حالات منتظرہ نماند فی الحالی آمدند آن
 جناب انوار پاسے و صدائے شمشیر شیخ میر و فیقائش چشم باز کردہ طرف صحبت مشاہدہ

لہ (ج) و صحبت بے اغیار و صفات از غلوت گاہ آید۔ و صحبت بے اغیار و صفات از غلوت گاہ آید۔

لہ (ج) استراحت، لہ (ج) پستانے، لہ (ج) پاسے، و بے باہم پاسے۔

کرده بر طرف است و بیرون از سر خود نشانی نیافتد و آنست که همیشه چیت
 از دست که کسری و بیاس نفس سر و بر آورده گشت آخر با پوچسینه و دست اخلاص عادت
 یا شکرین کردید حق عهد پیمان در دست که تراز کج بود چنانچه از زمین بود و بجا آورد
 همان پشاهی از پیش برده فرمودند که چون اذان بر او عزیمت یاب اسم او اباسه خارج
 از آن که در وقت نشسته و فراد بود چسبید مترو و شبها و سینه اکلانان نمودن و خرابی
 از روی بظهور شد که سینه بود از بواسطه انفراد و عملی انوار و لیست فطرتی موزی
 بیست و نه که در شش بواسطه دوران در آن بودند از اثر و ضرر در سیران چسبیدند که
 در این زمان در هر شش از شام که آن زمان شکرین بنیان چسبیدند و در پایت
 هر دو وقت که گشت مضمون گشته اند از بیم بواسطه علاج مزاج آن بر او و مساحت
 کسب و کسب است چنانکه بواسطه باور در این عصر و سکون و آرام چسبیدند و گوشه چسبیدند
 صفت آنست که در آن وقت از آن و از دست سوزی کن کن که است از این و از کسب زان در سوزن
 از آن کسبیدند از آن خدا کند که در حق آن از دیده سلطنتی و همان پشاهی است که در چسبید
 شکرین از غریبه بود در خاطر نظیر بود که در شکرین که در کسب چسبید پیمان نمود شکرین
 از آن پشاهی چنان بر او روانی که در سوزن و باور است از نظیر آن و غمزه دال آن است
 که در شکرین است از آن کسب و شکرین و چسبید که در شکرین آن کسب است و در شکرین
 صفت آنست که در آن وقت از آن و از دست سوزی کن کن که است از این و از کسب زان در سوزن
 آید غیر او است و نگاه از پشاهی و کسب میرود چسبید از آن پشاهی بواسطه دودان پشاهی
 زمان آن جناب را بر پیش سوار کرده روانه شکرین پشاهی آباد ساختند و رعایت معرفت کمال
 است که آن روز و مساحت پشاهی گشتند و پشاهی از آن زمان آن جناب که در آن روز ملزم

رکابش بودند مثل شاهپس از غازی که بمنصب پسر خمراری سر افتخار و اقتدار است از او شدت
 در دست دیگر در همان وقت بیرون گرفتار شده بر زندان نتوانیدند و لشکرش که فریب
 بیست هزار سوار تیغ زان نیزه گدا بود و در حال روزا حمله برین جاوشه آنگاه بگشتند
 گرد و سینه که کار از دست رفتن این تقصیر افتاد روزگار شد آنگاه از سیه پادشاهی و آنگاه از
 آورده در سبک دلاسته شاهی انظار هم یافتند و مخلص نمایان بودند امثالش را برگزیدند
 از نقد و جنس و دو آب و غیره هر چه بود از قلیس و کیش و نقیر و قطنی بر همه را تقید قلم آورده به
 سرکار شریف آثار رسانیده و فرزندان و تاجی این حرم سر راسته آنجناب از آنجا برود شده
 روانه دار الخلافت شاه جهان آبا و گرو نبیند کرد و این ساخته عیبت سخن در میان
 بتاریخ چهارم شوال سال ۱۰۰۰ هجری قمری و قریب پنجاه و هفت روزی خاطر شریف شاه
 عیون ریاسته و تدبیر مدینه و کشور کشاسته از تیره و ترقه که از هر کج توشی به تمام سلطان
 مراد بخش پدید آمد و فارغ جمع گردید همستان نصرت و اقبال کوچ بکوچ متوالی پدید
 از طایفه و همسند و تمام خیر و نوری انجام کراخ استقلال و ارا شکوه و بر خاک و منظر آب
 فرو نشسته آن جناب بیایسته انظر آب و انظر بر این سلطنتها ابرو سست افشاند
 حضرت جهان پناهی پس از قطری منازل سایه لودیه تفرانتا بجوانی و در انظار حضرت شاه جهان
 آباد رسید و آنگاه در پنجم تاریخ سیزدهم شوال سال ۱۰۰۰ هجری قمری حضرت آبا و از فرزند
 نرمانت جنت الماوست گردید در بغداد منزل و لغز و توقف فرمود و در روزم از آنجا
 زیاده و ولایت آید و مستقر از قنار پذیرفت و از میان شهر گذشت و بارخ سسر بندی
 نزول نهار و جلال الفضا و افتاده و مخلص نمایان پسر و تاجی عذر را مستحرم سر راسته سلطان

شده از دوست رفتند (ب) از دست برود (ب) در عهد بندگی (ب) در شهر که در میان

را آورده بنزیر بوس والا مشرف گشت، چون بمساجع حقائق مجامع رسید که سلیمان شکوه
 از لکهنو بجناح استعجال منازل سیخ گرویده آهنگ آن دارو که خود را به پدرو سمانه
 بتایران شالسنه خاں امیرالامراستہ از پیشگاہ خلافت برخصت اختصا من یافتہ ہاں
 نامور گشت کہ در رکاب نخل حدیقہ کرامت و جلال سلطان محمد کہ در اکبر آباد شریف گشت
 بولایت میانہ دو آبہ شتافتہ راہ عبور بر سلیمان شکوہ مسدود سازد و فدائی خاں از میانہ
 دو آبہ آندہ بسعادت زمین بوس فائز گشت، و منصب چہار ہزاری ذات و دو ہزار و پانصد
 سوار سرفخار برافراشتہ برکاب ظفر انتساب سلطان محمد تعین گردید از پیش گاہ نویش
 شاہی بعنایت انعام و انعام اسپ مفتخر و مباحی شدہ حسب الحکم ہمایوں بعنوان
 ایلغار بجانب پتہ شتافت، و این ہمہ مسافت دراز در عرصہ سہ روز طے کردہ پیش از
 وصول شالسنہ خاں کہ بر عمر عبور سلیمان شکوہ تعین بود رسیدہ بر سر گذر طرح اقامت
 انداخت۔ و در ہماں ساعت نوشتہ باج بہادر راہ کما یوں بخاں مذکور رسید کہ راہ سری
 با سلیمان شکوہ طریقہ اعانت و ہمراہی مرغی داشتہ یکے از معتمدان خود را بر فاقہ باو تعین
 نمودہ کہ از گذر ہر دو را گذرایندہ از راہ نارون بلاہور برساند۔ فدائی خاں نوشتہ باج بہا
 را در عرض داشت خود پیچیدہ بدرگاہ والا ارسال داشت و خود بہ سبیل ایلغار شتافتہ
 در یک شبانہ روز ہشتاد کردہ مسافت طے کردہ با پنجاہ سوار در وقت عصر بہ ہرزوار
 رسید، سلیمان شکوہ پیش از وصول فدائی خاں با جمعیت ہفت ہزار سوار رسیدہ آن روز
 بر لب آب در موضع جاتری خیام افراشتہ بود بہ سیچ آن داشت کہ وقت شام
 از آب گزشتہ در ظلمت شب از دامن کوبہ بدر رود۔ و شالسنہ خاں نیز از اکبر آباد ب حرکت در آمد

لے (۱) را + لے ہرزوار + (ب) ہوید +

آوازہ آتے آتے ہو وہاں نواحی شائع گروید سلیمان شکوہ از سیدن فدائی خاں و
 آوازہ آمد شائستہ خاں مذہب گشتہ مجال عبور نیافت، و ملازمانش کہ اکثر سادات بارہہ
 بودند بواسطہ عیال و فرزندان مغلوب جنود ہراس گشتہ از ان جناب جلالی گزیدہ قریب
 دو ہزار کس قدم در راہ حقیقت و وفانہادہ رفاقت و زریں بند۔ و او بنا بر ضرورت مصلحت وقت
 بکوہستان سری نگر در آمدہ از صدقات افواج قاہرہ خود را بمنی انداخت و پرتھی سنگہ
 ماجہ سری نگر پابین کوہ آمدہ آن جناب را بولایت خویش برد۔ فدائی خاں کیفیت حال
 بدگاہ خلافت پناہ عرضداشت کردہ حسب الحکم آستان بوس اشرف علی گزیدہ شائستہ
 خان نیو مراحت نمودہ نزد سلطان محمد در اکبر آباد شتافت و از پیش گاہ لوزنگ جہان بانی
 غضنفر خاں بفرجاری میان دو آبہ وقاسم خاں بکومت سنبیل سرفخوار برافراشتند
 و سید شجاعت بہ زمینداری ہر دو اورسباہی گشتہ بدان صوب شتافت، و حکم ہمایوں بنفاد
 رسید کہ خانان مذکور بدان طرف نشستہ و امکانہ مناسب کہ بہ مصلحت کار قریب باشد
 طرح اقامت اندازند و آئین ہوشیاری و پیداری را بظہور رسانند تا سلیمان شکوہ انہاں
 کوہ نتواند کہ سر بیرون کشد و یا ارادہ فساد را اندیشد۔

پائے نہادین حضرت جہان داری براورنگ سلطنت کا مرگاری

و ظہور بعضے وقار اقبال

شاہ فیروز مند خسرو اقبال بلند تاسہ روز باغ سر ہندی را از فر نزول والا روکش

لہ (ل) نہادین: (ب) نمودن + لہ (ل) اقبال +

فرویں اعلیٰ داشتہ روز چہارم کوچ فرمود و باغ آغز آباد از زمین نزول خسرو خجسته نهاد
 پایہ سبع شداد یافت و بتاریخ روز جمعہ غرہ ذوالقعدہ ۶۶۵ھ کہ ارباب تنجیم و جد اول
 تقویم مصریح

بہ ساعتی کہ نوالا گشتہ بر و تقویم

اختیار کرده بودند پاسے دولت بر اورنگ سلطنت و فرمانروائی نهاد و بر سر یہ حکایت
 و درانی جلوس فرموده وضع و شریف افاصلی دادانی را بہ تشریفات و انعامات بنواخت
 روز سے چندین منزل توقف فرموده توجہات بہاں آرائی بہمانت دولت و اہتمام
 سلطنت و تسق و نظام امور مملکت مبذول داشت۔ و انگاہ پاسے در کاب اقبال
 نہاد بصوبہ ولایت پنجاب نہضت فرمود و ارشکوه از استماع طنطنہ نہضت آنحضرت
 از ظہر بجانب ملتان شتافت اچوں خبر حرکت آں جناب بصوبہ ملتان بعسر ص
 عاکفان محفل و لالہ سید لیر خاں و فدائی خاں و دیگر بندہ پاسے عمدہ را با پا نزد ہزار ما
 بچکا پیشی او و اس ساقشہ و در وقت رخصت با انعامات فیل و خلعت مغفور و مہا ہی
 گشتہ لاک روپیہ را اشرقی بہمت مواجب سپاہ کہ ہمراہ آں سرداران تعیین شدہ بود
 با شتر با سہ تیر قمار بدعی بار کردہ بہمد و اہتمام خانان مذکورہ مقرر داشتند و خود نیز
 ہمعنان نصرت فیروزی از وہال نہضت فرمود۔ ہر روز بقمار سعی کردہ جریمی رامطے کردہ
 سایہ چتر زنگار بر بلکہ ملتان بسوٹا کردہ بنیند۔ چون و ارشکوه جلد تر از ملتان گذشتہ
 پہلوستان ٹٹٹہ در آمدہ بود خبر توجہ شاہ شجاع بعویت ملک ستانی در رسیدن آں جناب
 تا پٹنہ و عبار شورش و فساد و راں دیار برانگنخن متواتر شائع گردیدہ بنا بر ان افواج قاہرہ

۱۔ آغز آباد۔ (ب) غز آباد + ۵ (ج) نجستہ نهاد، یا یہ سبعہ شداد و (ب) نجستہ بنیاد سبع شداد
 ۲۔ روز بدعی +

بدنبال داراشکوہ سردار و غذائی خاں را بہ منصب چہار ہزاری اقبیاز بخشیبہ بصوبہ داری
 اودھ و حوالداری گورکپور نواختہ بنا بر صلحت شورش شاہ شجاع بذاں صوبہ گسیل فرمود
 ماورگردانید کہ بہ جناح استعجال خود را بذاں زمین رساند و خود نیز ہزیم اطفائے نائتہ
 شورش و دفع شہر شاہ شجاع مراجعت فرمودہ پس از یک مسافت ظلال لواسے اقبال برسات
 دکشائے دارالسلطنت الہور گسترده بارغ فیض بخش را بہین نزول ہمایوں
 رشک فرمائے سپہر پو قلموں ساخت سہ روز دران منزل دلفروز عشرت اندوزی فرمود
 رایت نصرت آیت بجانب دارالخلافہ شاہ جہان آباد ارتفاع داد تہم ربیع الاول ۱۰۶۸
 نزول اجلال فرمودہ چہارہ روز در عمارت دولت خانہ طرح اقامت انداختہ بتاریخ ہفتم
 شہر مذکور سنہ الیہ لواسے عالم کشا بعزیمت محاربہ شاہ شجاع بصوبہ ممالک شرقیہ
 برا فرشت۔ چون سید کا سوار ملازمان داراشکوہ قلعہ آباد استحکام دادہ متخصن گشتہ بود
 حسب حکم اشرف اعلیٰ خاں دوران بہ محاصرہ آں قلعہ پرداختہ مراتب سعی و اہتمام
 بطور میرسانید۔ و شاہ شجاع باستدعائے سید کا سوار بلدہ پٹنہ بالہ آباد رسید
 تمان دوران از استماع قریب وصول آں جناب ترک محاصرہ کردہ بکونہ شجاعت بکلی
 بموجب اشارہ داراشکوہ قلعہ آباد بملازمان شاہ شجاع تفویض نمودہ خود بیرون آمد شاہ شجاع اسباب
 و احوال سید کا سوار کہ دران قلعہ گذاشتہ بود بار کردہ بہ بگالہ فرستادہ خود در قلعہ
 بندگان حضرت جہاں پناہی گلبن ریاضی دولت سلطان محمد باڈو القادری خاں اسلام خاں
 و دیگر بندگانے بادشاہی کہ قریب وہ ہزار سوار بود تہ راہ راستہ ہواں کردہ خود ہر دولت
 اقبال بواسطہ بزرگی اود سے ظفر و کثرت لشکر نصرت پیکر کنار کنار و پیاکتگ طے رسانست

فرزادہ اذرا و مکن پھر قنوج رسید و ازان جا بلکونہ کھا تم پر شرافت چو آن سر زمین معسکر
 ناناں نصرت قرین گشت، سلطان محمد با فوارج خود خدان دوران دو گیارہ بندہ ہائے
 دولت ابد نشان از ہر جا کہ بود آمد و بار دوستے گیارہ پوی ملحق گردیدند و شاہ شجاع بنوع کچھ کہ
 از مسکیر اقبال سے گروہ فاعلمہ داشت، رسید نیامد و خرگاہ با برافراشت و تہیہ اسباب پیکار
 و مواد شہر دہشت گماشت، شبے کہ فردائے آن التہاب نیلان قتال مغرب بود و راجہ جہنوت سنگد
 کہ پیش ازین بہ شاہ شجاع عہد پیمان داشت و در راہ ہوا خواہی بندگان محنت صاحب قدر
 نکارگی سے نمید۔ با مادہ بر ہم ندون ہنگامہ دولت خدا داد از بہل و بیدار نشی آخر ہائے
 شب بانام راجہ جہنوت اندوختے معنے برآمد بصوب اکبر آباد گنجت و تدارکست کہ
 چلائے کہ ایندو بجائے برافروزد و اگر علم را سر طوفانی یاد گیرد اطمانے آن از نیزہاں
 بیرون باشد، و بالحد آں کافر خود دشمن جد بر آمدن از اندو آوازہ در انداخت کہ شام شجاع
 اندوختے غلبہ و استیلا بر آں حضرت دست بافت، و راجہ جہنوت این بے ہنر بہرہ شہشت
 بستہ غارت بہ مال و اسباب بندہ ہائے باوشاہی در از کردہ باہر کہ دو چارے شہشت
 تاراج سے کردند و غارت کنان سے رفت ہر تہہ کہ اکثر اسباب و خیمہ سلطان محمد نیر و بیاد
 غارت رفت چو صبح اقبال رسید کہ غایت آں سیاہ بخت بہ عزیز خداوند تاراج و تخت سید
 از غایت استقلال و پوی و عقل کامل و فصل شامل اصدا حسابے بزرگ رفتہ عدم و وجود آں
 ناپاک بطینت متساوی پنڈاشت۔

گفتار دوم در ہمار بہ شاہ شجاع الملک

چند شاہ شجاع مستعرب پیکار ہواں حضرت نیز بہارت خود لکھنؤ نصرت بیدار کا خرابید
 لے (و) سے رفتند (ب) رفت۔ (و) نہ گزشتہ (ب) حکمہ +

بہ ترتیب افواج نصرت استزاج توجہ جہاں آراستے برگماشت۔ ذوالفقارخان باوہ ہزار سوار
 جہاں فوج ہراول را آرائش داد، و فوج میمنہ بہ پیدلی گلبن روضہ سلطنت سلطان محمد
 استحکام گرفت، و اسلام خان و خان دوران داخل فوج سلطان بودند، و موکب میسر بہ شہادت
 بہادر خان زینت پذیرفت، و در ہر فوجی از میمنہ و میسر وہ ہزار دلاور جہاں باز مستعد
 مقابلہ بودند۔ و طرح فوج راست سیف خان با مردم جلو کہ سہ ہزار سوار جہاں تیغ زن و نیزہ
 گذار بودند۔ مستحکم گر فانی، چپ رسید مفضی خان با سہ ہزار سوار زینت بخشید، و بندگان
 حضرت بہ نفس نفیس بدولت و ظفر موکب قلب را بہین ذات ہمایوں بسان سد سکند
 و طارم آگہوں رونق بخشید، و معظم خان یک روز پیش از آرائش صفوف و ترتیب افواج
 ازہ کن رسید، و داخل اردو سے گیاں پوسے شد وہیں روز در فوج قول قیام و زید،
 و طرف دیگر شاہ شجاع میلان کار خرامید، افواج با آئین کارزار مرتب گردانید، سید عالم
 با ہونہزار سوار کا طلب موکب میمنہ را بہا راست، و حین خوشگی فوج میسر را با چہار ہونہزار
 سوار قائم ساخت، و اسفندیار بیگ باوہ ہزار سوار و طرح راست قرار گرفت و سید علی
 باوہ ہزار سوار طرح چپ را استحکام و زید۔ و شاہ شجاع با الہ وردی خان و مکرم خان و سید
 کاسو باوہ ہزار سوار فوج قلب را استوار ساخت، اوریں ہنگام کہ کوس و کن کہ از ہر طرف
 غریبہ زندہ زمین و نمان انداخت بہا دران معرکہ آرا سے بہر خوش نشہ تہور و جانفشانی
 مستعد مقابلہ گردیدند از صدائے توپ و تفنگ اسپان و وزیر جو انان صاحب نام
 و ننگ بیلی آغاز کرد، و بیگ ناگاہ خبر نالام و افواج قاہرہ بادشاہی شائع شد، کہ شہ
 و سپاہداران سے گر فانیہ باہ اکبر آباد سرگردند، و جوانان کہ سالہا سے در ازہ بندگی فاق
 سرفراز بسر بردہ در کن و جاہا سے دیگر شمشیر نمایان زوہ بودند، و جانفشانیہا کردہ

بیشتر سے بدر رفتند بندو ہائے قدیمی بادشاہی نیز سالکب این سلوک ناپسندیدہ شدند
 قریب وہ ہزار بل زیادہ ازین فوجہائے آراستہ و فیلاں عملہا در پیش تو زک ساختہ گریزوں
 مے رفتند و چون چوتناں حرام نمک کہ بر فاقست جہنمت سنگھ گریختہ بودند دست غارت کشاؤ
 مردم بادشاہی را تا راج سے مے کروزند بجاوب نہیب و تاراج سے رفتند از نیرنگی بوزگا
 رفتند از صحبت غریب بوبعاد۔ وہیں کہ یک راجپوت پابوئے سوار نیزہ درست گرفتہ
 بطور گریے شدا اینہا باوجود صحبت لہذاں و تریساں گشتہ بساں نقش دیبا و پیکر دیوار بے جاں
 بے حرکت مے شدند یک راجپوت چندین قطار پر بار از دست ساریاں مہار گرفتہ پیش
 سے انداختہ ہوئے رائیڈ محکس را یا راستے آں نہ بود کہ مورا ہم آں کامر ملعون و مفلوک تواند
 احد سے را از سران کہن سال و مردم معتبر از سالہائے دراز این قسم صحبت غیر نواز
 ہوش گزار یاد نداد۔ بالکلہ این خیر و خوش در اکبر آباد و شاہ جہاں آباد سمت شہور پذیرفتہ
 تالاہور بلکہ و اطراف و جانب اشتہار یافتہ۔ و تازہ تر آنکہ ہر کہ انماں طرف گریختہ سے
 آئی ہیں خیر ناظم خوش ناہصواب و ناب تمیزین سے عاد و چناں ظاہر مے کرد کہ گویا
 این صحبت ناگوار چشم خود دیدہ تا بچہ سے کہ شاہ شجاع آں حضرت را ہمراہ خود باکبر آباد
 مے آورد۔ چون آں کافر نیزہ سخت باکبر آباد نزدیک تہ سید شائستہ خاں کہ در اکبر آباد
 بیستہ حکو مت کیہ سے زوا این اراجیف با بر حقیقت عمل کرود بہ غایت مضطرب شدہ
 دست و پا گم کرود بفکر آں در افتاد کہ بجانب دکن بدرود تا از اتش سخت غضب اعلیٰ
 تعالیٰ بخواہت بیاید۔ و نیز بایں در وقت شب بغاسل خاں پیغام فرستاد و حقوق
 آصفیہ میا ہی را در سپاہ آورد با و ملتمی شد کہ بر خدمت بندگان حضرت در بارہ بعضو

تقصیراتش شفاعت نماید۔ آن خان خردمند کاروان برتلی و تسکینش کوشیدہ گفت این ہمہ اضطراب را بخود راه دادن از شیوہ اولوالہباب بنایت بعیدست و آن قدر صبر و سکون را کار باید فرمود کہ ظلمت شب با خورشید و انوار روز عیناً بخش عالم شود، تا مردے کہ بخش را اعتماد شاید باشد کہ ازاں طرف برسد و ازاں جا کہ این خبر مقتضی صدق و کذب سے تواند بود کہ این افواہ از حایہ صدق معربا شدہ قضیہ برخلاف اراجیف حسن ظن ہو پذیرد۔ حال آنکہ بادشاہ شرد و رکوع تحمل و شیر تہود با وجود ظہور جنین صحبت کہ غیر فرج ہر اول و معدوم سے در میان مینماید پیسره در میدان دیگر کسے نہ ماند و از حملہ شصت و ہفتاد ہزار سوار جمعے قلیل در گرد و پیش آن شہسوار بھمار جلاوت ثبات قدم و زیدہ نامہ حرب و قتال ملتہب داشتہ آن حضرت سرسوار جابر نیامدہ ہماں ثبات و قرار سے کہ داشت قیام فرمود، و عرصہ نبرد از شعاع فشانی توپ ضرب لہن ہلا کردہ جلاو گرم گشتہ زخت و جود مبارک نزل سوختن گرفت، و از جانب افواج غنیم حسن خویشتگی غایت جلاوت بکا برودہ مردانہ بر فرج سلطان محمد امانت، در پیش فیل آن شاہزادہ متہور و شیر دل کارنامہ بسالت بظہور آودہ از ضرب حسام خون آشام بہادران نصرت کیش جان سپرد و شیخ ظریف افغاناں پسر شیخ ابو سعید چکن نیز رستمہ خود را رسانیدہ در نظر خاقان مظفر جوہر شجاعت خویش بسان تیغ ہند ظاہر ساختہ در میدان افتادہ بدست بہادران فیرومند اسیر گشت، و سعید عالم اسپ جلاوت برنگینتہ لخطہ دہان بھمار کردہ فریاد ہلاکت موکب مظفر و آویخت و عنان تافتہ سلامت باز گشت، و شاہزادہ باسل سلطان محمد ذوالفقار خان و بہادر خان ترددات نمایان و ستیز و آویزشایان بظہور آودہ جلورین

بر سر غنیمت رفتند و برین همت عالم کشا اساس استقلال و بنائے ثبات و قرار مخالفان
تخلل گردانیدند، از مشابہت ضعف و ناتوانی و زبوں حالی جانانان خویش و غلبه و چیرگی
شیران بیشتر بسالت گونہ تذبذب بحال شاه شجاع راه یافتہ پائے استقلالش متزلزل
گردید و خلال این حال ثبات و سکون بلو شاه رستم دل منبج نتج و ظفر گردید و ریح نصرت
فیروزی از مسبب عیانت اینوی بر شقہ علم از دها پیکر شاهنشاه مفرودی و زمین آغاز کرد
از پرویزین سپهر سرنگوں خاکستر نکبت و نکال بر تارکب حال مخالفان میخند شاه شجاع
بمخلاف نام خویش مانند اصحاب جبن و بے جگرایی از معرکه مرواں غفلت یافته بر بیت
لا غنیمت ثمرو و درین هنگام مراد کام که بخطاب کرم خاں اختیار دادند و بعضی دیگر فرصت
وقت یافته از شاه شجاع جدا شدند و بر منونی طالع و دلالت بخت خود را بمکب همایون
رسانید و بعد از خاک بوسی مستعد گشتند و کوس نصرت و گور که فتح خاقان نصرت کیش
مظفر لوار بلند آوازه گشته غلغلہ مبارکبادی در کاسه زمر و گون فلک پیچید
بندگان حضرت ظل الہی در اداسے این فتح و ظالمت شکر و سپاس بهر گاہ
نصرت بخش حقیقی مودی ساخته در ہماں مکان و میداں خمیمہ و خرگاہ تا مہر و ماہ
برافراشت و غنائم بے اندازہ با تمامی توپ خانہ و آلات تھمل و اسباب مکننت
شاه شجاع بسر کار خسرو جہاں مطلع عائد گنید۔ بے غائلہ تکلف و شائبہ ریب تھمل
و توکل و صبر و سکون دین معرکہ کہ از شہنشاہ خمد و خاقان فریدوں فر حسن وقوع پذیرفتہ
از اندازہ حوصلہ رستم زال بیرون بود + برابر باب ہوش و اصحاب فرہنگ پیدا است
کہ گر بچنین جسوت سنگمہ در نصف شب بدای نمط کہ حسن نگارش پذیرفت و بر ہم زدن

تمام لشکر و عین گری و ہنگامہ گری و فرود راہ فروری چون اکثر سپاہ و سپاہداران اگر کسی
 کو یہ بہستوں و کوہ البرز سے بہرہ اور چاہے سے وقت سپاہی عالمی سپاہی اگر آہستہ آہستہ
 و آثار حکمت شہد شاد علی الاطلاق و آخر یہ گمان آفاق است کہ اگر یہ سپاہی پر ولی و قوی
 و ہا و توکل و قوت و دل و نیرو کے باطن و حوصلہ و فرخ و پارس شہادت و قوی و کل و کل و کل
 و انما فی عین و ضروری و ساد و کل و الا و یکہ سے ذات الیٰں اور با شہر شریف اجتماعت پر ہوا
 و در وہاں تیری و سلسلہ ہا ہری و تیری قہم یا ہشاہ بہ تیسرہ ہوا سے و تیسرہ و کل و کل
 و وقیفہ بھی و مصلحت شہادتی و گریہ سے بہ نخواستہ و مخالف جوہر میں ہوا سے و مصلحت پر ہوا
 و بہت پر گریہ و دریں سلسلہ جلیبہ و در وہاں یہ خیال پر گریہ سے عطا فرمودہ و در وہاں
 را کہ بعلیم تاریخ و فن کتبہ میر میر نے یا شہد و در اول سلسلہ شہادتی و شہادتی و شہادتی
 ازین سلسلہ کہ علیہ و یا انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی
 کہ تیری و انکسار نفس از سرست و انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی
 و ہر است سے و نقد جمع الرحمن قیاس مقامات شہادتی
 آنچه شاہان جمعہ و انرا شہادتی و انرا شہادتی
 و شان انحضرت صادق سے آید یا انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی
 یا چہ از امر سے رفیع القدر بہ نگامشی شاہ شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی
 ان دولت از دستہ سوسا نش تیرین فرمودہ و انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی
 کہ در انید و فریان خافر عنوان بر نام شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی
 متضمن فتح و فیروزگی اولیائے دولت ہا بنیامان و انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی و انرا شہادتی

سدری و خاقین ساندہ

شهر و اصفهان و غیره آن سرگرم و این وادی را اس و نویسی و او شکر که از استخوان اینبار تا اتمام
و از حیض و عالم الاموت و فیها و لایق منزل داشتند بس که بی جمعیت آرام سازید

وقتی اشتغال نواز حرب و قتال کردت ثانی در خطه امیر

بادار لشکر و تقصیر اسباق شریک این پناهی نشانی

توضیح

چند روز لشکر از راه رود و در این زمان که در خطه خود را به شکر و سپهر و اینجا بجانب
گه در خطه نشانی و در این پناهی که در این زمان که در خطه خود را به شکر و سپهر و اینجا بجانب
از لشکر و در این پناهی که در این زمان که در خطه خود را به شکر و سپهر و اینجا بجانب
ولی خزان و تعمیر و در این پناهی که در این زمان که در خطه خود را به شکر و سپهر و اینجا بجانب
آب و در این پناهی که در این زمان که در خطه خود را به شکر و سپهر و اینجا بجانب
کرده و در این پناهی که در این زمان که در خطه خود را به شکر و سپهر و اینجا بجانب
و در این پناهی که در این زمان که در خطه خود را به شکر و سپهر و اینجا بجانب
توجه فرموده به نزدیکی بلده احمد آباد نزول نمود و شاهنواز خان نخست پسران خود را فرستاد
بعد از آن خود نیز با استقبال شتافت و آن جناب در ساعتی مختار داخل شهر شد و در
عمارت دولت خانه پادشاهی نزول فرموده از لشکرین خاص پادشاهی بنا بر رعایت و در
پدر پانی تر شکر و شاهنواز خان مبالغه از حد بیرون برده آن جناب را بهر بجزر که

بدشاهی نشاند و مرکز خاطر و کتوب باطن آن جناب آن بود که از راه سلطان پیر و پیرستان
 خود را ولایت دکن رسانیده در آن ولایت نواخته اندازد با شکر و درین اثنا سید
 شاه شجاع بقراوات اسباب نبرد و توجه شاه فیروز جنگ بعزیمت محاسبین محراب
 شیوع یافته بعضی اخبار نا اطمینانم پر شهرت گشت بر زبان مردم را تفتیش خوانسته
 پیش نهاد همت گردانیده که خود را در کبریا یاد رسانیده محاسبین آوردند و سنگان
 اسلحه حضرت صاحب قرآن ثانی از قلعه کبریا آوردند و مهمان نمودند محاسبین شاه نواز خان
 بفرمان آمدن جمعیت و اجتماع سپاه توجه برگماشتند و قریب بیست هزار سوار در آن
 مجموع گردیدند متوالین این حال جسونت مشکو که از کعبه کمال و قبله اقبال بدست نمانده
 بوطن خود رفته بود نامهربان نام برآوردست که از آن عهد و عهد او بود و در آن شکوه
 فرستاد و پیام داد که محقق بواسطه بمانع از وی و خیر اندیشی آن حضرت از درگاه عالم پسند
 دوستی تافته بر بنجار رسیده ام و نقش بندگی و رقم عبودیت بنده جان است که محبت
 بر صفحه دل نگاشته سرو جان را هدیه آن حضرت فراساخته ام و امید است دارم که محقق
 تربیت و نوازش آن حضرت باین وسیله از دمه خود ساقط گردانم وین صورت مصحح
 دولت آن است که هر چه زود تر بدین طرف نهضت فرمائید تا در ملازمت عالی مرا حیا
 جان فشانی و مراسم سر بازی را بظهور رسانم و باراجپوتان کینه و دشمنی را در
 موکب اقبال نشسته چشم هدیه آن حضرت دارم + دارا شکوه که آنگاه در پیش پادشاه
 بود فلک را بکام و زمانه را بام دانسته فی الفور طبل کوچ نواخت و شاه نواز خان را بامر
 نکاب دشمن خود گردانیده بجناب استعجال منازله پیرا گردید پرتو آگاهی حضرت بهان پنداری

له (ز) صوب +

برین ملوک یافتند بعد از فتح ممالک کهنه و بیست و شش شجاع اعلام نصرت انجام بجایند
 کبریا در سر نشین صاحبین سوپن از سنگه متانل و قلع مرامل از گزند موگند عبوس فرموده از راه
 برین شکارگان منوچه حضرت زبیر گشت استخبر میسر و لیوان و صفت شکن نماں که دارا
 شکوه را از شکله گذرانید و ملوک است موره بوز در سزول باری رسیدند بیشتر فریاد برین
 تقدیر مشورت شد و سر قتل را تا اطلاع وار بر افر شدند بهای و نماں نیز از آله آه و آه است
 ملاکت از فتح است سنگه گروید و راجه بی سنگه بنا بر شایسته اوقدن نامه پیام و
 رسالت با راجه برونست سنگه مذکور گردانید و راز و غامضت موفقت و متابعت
 و از شکله نسبت به اخذت او پیغام داد و تقصیر کرد که از تو بوقوع آوه نتیجه آن جز تخریب
 بنامت و راست و استیصال تود و بلنی و خرابی و لایست و وطن تو نیستت نمایانست
 و انجبال انداز شکوه و سست تافته و کبست و نکال آن جناب را در یافتن این همه تقصیر
 بظلمت پاست و در نماں پرستن با استیصال خود کوشیدن است اگر از عقل و خرد نصیب
 داری و دولت و ناموس خود را دوستی داری پس وسیله شفا و شفقت تقصیرات با فیه
 به زین نخواهد که در انفاق در دارا شکوه اجتناب نمائی و از ارتکاب بدی این امر کبست اور
 بازگئی در خود را برود منتظر از دست غمزه و توبه و انابت بد نگاه شهنشاه جرم بخش غده
 پذیر جوع نمائی فرو

لکوسته هیدالان بگیرین چون تیر وطن در کوسته صاحب دولتان گیر

جسوزت سنگه چون درین باب بمهم خود تامل نموده بگرد معامله خود برآمد ذریعه
 نجات غیر ازین ند یافت که بقبول این معنی از رفاقت و همراهی دارا شکوه محترزو

لکوسته از فرد تا تامل نموده دگر

Marfat.com

مجتنب گردید۔ لاجرم ازاں جناب منتظر گشتہ بوسیله راجہ سب سے سنگہ سرخندہ داشت
 نامت آمیزید بگاہ و چہاں پناہ ارسال داشتند و آن حضرتتینا بوسلحہ قلم حضور مجربیدہ
 برانم او کشیدہ ذیل آمرزش فرارح ساختند و ارا شکوہ یا بیدار شکرمار و اعانتند و فائز
 حیونت سنگہ تند و نیز قطع مسافتند، خود نزدیک تر رسیدہ بود و تو فرج آن داشتند
 کہ حیونت سنگہ استقبال نمود و استوار سعادت ملازمت نماید۔ بخلاف توقع اثر سے این
 سخن پیدا گشت، لاجرم بوطہ شکر فرو شدہ کس بطلب او فرستاد، متواتر نشانہ سے
 غایت آمیز صاف فرمود، او بہ تمنوی بخت نیکو خواہ و دلالت طالع بیدار این دعویہ پہلوئی
 کردہ دامن وقت خود را از اختلاط آمیزش آن جناب سرچید و معاملہ را یکہ سویہ ساختند
 خود را اصل با این کار نشانہ ساخت۔ و ارا شکوہ پسر خود پسر شکوہ را فرستاد
 بمبالغہ و تاکید تمام نوشت کہ ما بموجب استعد سے آن محل میں غیر خواہ خود را بکھنارج
 استعمال دریں جا رسانیدہ ایم از آئین مروی و شیوہ اصالت بپیداست کہ بعد خود
 وفات کردہ از رفاقت پہلوئی کندہ صراحت

وفات سے بعد نگو باشد اریاموزی

اگر حیونت سنگہ اصلاً اقبال این معنی نمودہ خود را دورتر کشید و پوہ مجاب از پیش
 چشم برداشتہ جواب صاف والہ نمود کہ میں از غدیان در گاہ چہاں پناہ ہم آمیزید
 رفاقت ہم ملاقی داشتن از آئین عقل و رسم خود بعید است بلکہ ممنون بید بود کہ درانم و
 متعرض ایشان نشدہ خود را بگناہ کشیدہ ام لاجرم آن جناب از رفاقت و اطاعت
 لو مایوس گشتہ با جمعہ کہ از اصحاب بلو ہمراہ آورد در بحیر طرح اقامت انداخت و راجہ تامل
 بے شمار کہ از اطراف و جوانب رجوع آہنہ بودند از پہلوئی کردن حیونت سنگہ متفرق

شدہ توپ توپ و قشوں قشوں باوطنان و اسکندہ خود ہاشماقتور و تربیت خان حاکم
 و تیسرا از پناہ و رو و داراشکوہ اجمیر را گذاشته عازم درگاہ جہاں پناہ گمید و کوشش الملکی محمد میں
 کہ باہر ہزار ہا درجہ ہونے سنگہ تعین شدہ بود برگشتہ چند منزل عقب تر شستہ
 داراشکوہ از قلعہ بمبلی تا کوپوہ مدار دیور سے پست کشیدہ مور حال ترتیب دودہ توپخانہ
 باقاعدہ پیکار چپیدہ مردم را باجا تعین کردہ نہ نظر مقابلہ شستہ بندگان حضرت
 کوچ بکوچ متوجہ اجمیر گشتہ بتاریخ بیستم ہادی اندک فی سائتہ ماہچہ لوہے ہاشما
 از اقی قریب اجمیر طالع گریدہ و بفاصدہ دو کردہ از مور حال غنیمت معسکر اقبال گشتہ روز
 شستہ پیدل نماں با یک سہ و پنجہ جوان بر سر کونک کہ از مور حال داراشکوہ پاکر وہا
 داشتہ شستہ ہمایں کوش گزرائید چون صبح دید فراوان مخالفان پیش آمدہ جنگ
 پیوستہ دین اٹھائے عدو انداز نماں ہادو ہزار سورہ جنگ جو رسیدہ بالائے کوش کلاہ
 ہاشما از جانب غنیمت فراول نماں قریب دو ہزار سورہ معرکہ طلب پیش آمدہ آتش مقابلہ
 را غنیمت ساعت و از وقت بیج تا یک و نیم پریز باہم چھٹش داشتند مقابلی
 ہیں حال بہادر نماں و صف حکم نماں با توپ خانہ رسیدہ پیشتر قدم جرات نہادند و
 از دہائی اینہا پیش خانہ والا رسیدہ بفاصدہ پاکر وہ کہ از مور حال غنیمت ہودو خانہ ہمایوں
 بر او اٹھند و توپ خانہ ہادشاہی را در جائے مناسب مقابل اعدا تعبیه نمودند (مشکا)
 تا دم صبح از طرفین توپ و تفنگ را کار فرمودند اعدائے ضرب زنائے تند
 غروش لہندہ دندہ بن و نماں انداختند ہر روز دوم چل صبح اقبال برآمدہ از مشرق

لہ (۱) درگاہ جہاں پناہ (دوب) جہاں + لہ (۲) "از" اجمیر گشتہ "تا" طالع گریدہ (۳) (ج)

اقبال + لہ (۴) برکنند (دوب) برآمدہ + لہ (۵) باہم +

دولت و میر توپ خانہ بادشاہی را ازین جا برداشتنه مقدار پاکر وہ جزیری پیشتر برسد
 و از دو جانب رود بدل توپ و تفنگ نمود بنائے سیاحت بسیار سے را از پا آوردند
 و قریب نیم روز از دست راست و دست چپ توپ خانہ بادشاہی قریب دو ہزار
 سوار مسلح از دیوار بست غنیمت ہوں آمدہ قوم جلاوت پیشتر نہاوند ازین طرف مبارز
 ہو کہ اقبال رہو شدہ جنگا نہ مقابلہ را کہیم تر گروا نیدند و تیغ آبدار و ستان جلاوت
 شدہ از بسا این برق در خشمہ رسم سینه شگافی و جگر و زری را تازہ ساختہ چوں شمشیر
 چنان تاب و تیغ نمود باہ بنام مغرب و کردہ از معرکہ روز روستے زانستہ و شبہ از
 ظلمت گریو آفاق ہزار ہشتاد و بیر از تیغ زن و مہا زبان و ہمت شکن دست از غنیمتی
 و جگر زدند از ہشتاد و بیست و یک ہزار ما ہنگامہ توپ و تفنگ و آتش و دہائی باکو
 اندازد کہ گشتہ پند شتی کہ ہر زمان رہد کیا رنگ در عرو سین آمدہ نام شہید ہستی
 دیکار بود روز دوم چوں شاہان ہم با تیغ و ماگیر از مورچال مشرق ہر آمدہ از دستہ از
 ساخت گیتی مرتفع ساختہ از این بادشاہی بسا ن بگر بتلاطم آمدہ بعوم ہضم و تقابل
 میدان کار خرابیدند کشتیخ میر و دلیر خماں عقبہ توپ خانہ قیام در زیدند و در زلمہ جہ
 دست راست توپ خانہ صفت کشتیخ پسران شائستہ خاں امیر اللہ مرزا قورچ خان و مذکور
 دست راست نیز اچے سنگہ قدم جلاوت فشر وند و در اچہ روپ چند با جمعہ از ہر
 کوہ نورد قدم جلاوت و بسا الت از جانب کوچیہ ما در پدید آگشتہ و بالاس کول کہ معبود نمودہ
 دریں اثنا قریب دو ہزار سوار نیرو آندا از مورچال دارا شکوہ ہر آمدہ ہمت بد فرج را چہ
 روپ چند گماشتند پسران شائستہ خاں جلاوتے بکار بردہ بآن توج غنیمت مردانہ در

لہ (رو) لفسے

کو سخت خدا زود تیغ و سنان آنها را بازگردانیدند و بی هیچ تکلیف و پشیمانی شاکستہ خان
 بدنبال آن روزانہ فوجان زیر کمان رفتند مورچہ پال را کہ در دامن کوچی ترتیب داده بودند
 مستحقین ساختند و خود را آن مورچہ پال قائم شدہ طرح اقامت از انقضاء دین بہنگام
 شیخ میر و میرزا احمد و دلیر خانی با فوجی نصرت نشان از جانب یارخ ابو سعید مستخرج شدہ
 در غایت جرات و جلاوت پیش آمدند و بہا و خصال باہر ہزار ہا وار از طرف نازاب را لہ لہ
 فرمودند و آمد و نوبت از جانب غنیم قریب بدو ہزار سپہ کردگی شاہنواز خانی و قلیچ خانی از
 مورچہ پال آمدہ با شیخ میر و دیگر سرداران موکب اقبال بدو ہفت ہفت و آتش قتالی سخت
 داشتند و آمدہ سخت از طرفین راہ عدم پیوند و در غنیم قریب شدہ شام بخیر و
 قتلخان قریب شدہ و در دین انما تشنگی از نوبت غنیم کہ با شہنام خواجگی مغل غنیم
 بود و شہنام میر غنیم و ہاں شیرین شدہ و اول غنیمت ساختند و دلیر خانی شیراز غنیم
 بہا و شہنام قریب کرد و روز غنیمت با اندر غنیمت بدو ہفت ہفت و غنیمت شہنام غنیمت خالی کہ
 در مورچہ پالی خود بر بلندای قیام و در نوبت باہر لشکر پال را بمقامہ و محاربت غنیمت
 شدہ و رسید و بخداکب غنیمت کوشش را تمام ساختند و جوہر و سدا شدہ بر فیصل
 انداختند و قلیچ خانی کہ شہربین سفید خالی باشد زخمی سے منکر بدو شدہ و آتش
 کرد و فرخورد یک سو انداختہ چون در ہاں جہن تیغ زدن غنیمت از مورچہ پال آن مہر کہ شہر
 غنیمت گوشتہ غنیمت شہنامت و شب سردقان مشک فام کہ در ہاں بر افراشتہ سپہ سالار
 خود بہر طرف غنیمت ترق گشتند و بہا و دران موکب، جہان کشائی تمامی مورچہ پال را بہر سدا کردہ
 و در عسک غنیمت و آمدند سرداران افواج باہر شہابی بدستہ بجانب دراز شکوہ کہ بہر ہفتا نازاب

خدا (۱۰۰) از کہ بریندنا البتہ تا بہر ہفتا شب بدو ہفت ہفت (۱۰۱) نیز انما وہ دران جناب (باقی بر صفحہ ۸۲)

گسترده دولتخانه همایون از فرزندول و دانش راج مسکون و رشک فرماتے طارم آبوں
 کیش پور و قلموں گردیدہ آن حضرت یثاستے سلطنت و دارائی براساس مندرک نہادہ
 نظامی عافیت و نوال ہر مقامی طوائف انام بسو ط ساختہ و بتقومیت ہر
 متین و متوکی شرح حضرت سید المرسلین کہ بر روانی مقدمہ سحر ہزاروں درود و
 آفرین آفرینندہ زبان و ندریں باد ہمیشہ یہاں آراستہ گماشتہی برگشتہ و بخت
 عساکرت کہ پورہ خطہ تمام ریویں اوتہ واد و دار و قادری ایام و داری روزگار غفل و ختم
 تمام دیہتا و انکاروں آل بادہ یا ثمتہ بود از حضرت سید توحید و عیسیٰ توفیق سخی طین و حکم ہفتہ
 زیشان و جمال و شایب انشاؤہ و اکثر انامیرہ فرمانروایان گذشتہ مثل سلطان فیروز شاہ
 سلطان بہلول لوری و اولادش بودہ معمار توجہ عالم آراستے خلیفۃ الرحمن : تمبیہ
 تسمیہ کی پروا ختم پیر شمع تومی رسالتید و تفسر سو دہاں خطاب و دیگر مدہ از سرکار بہاں و دار
 مرشد گشتہ عیسیٰ کہ پدید و طلبہ علم بالانانہ تکمیل علم ہر پیر انصاف میں یا کہ جمع خاطر
 تکمیل علم و تفسیر انصافان سفیدہ ہنگامہ تکرار تلمیذہ تکمیل تعلیم کہ گشتہ و بی اسنام
 علم و تفسیر و تفسیر در وادہ پر پیدہ و تفسیر تفسیر کہ پیر اعتراف علی المؤمنین و انانہ
 الکفرین و مبارک کتابان تفسیر و سچہ زبان سنہ سلیم حضرت سید عالم انبیان توحید و انانہ
 انانہ سیدوں گشتہ اصحاب ہدایت و الحاد و حقراں ہر ایام تفسیر شریعہ شرع و امر
 انانہ الی انانہ و طائفہ سچہ تفسیر کہ در ہندوستان شائع بودہ تفسیر ہر سید لائق ہفتہ

تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
 تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
 تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر

از اعمال ناشائسته و افعال شنیعه محتسب و محترز گشته و متعالی بکسب ایل علم و ایلداری بنده
 گردیده بهوم و صفا و اشتغال نمودند مسرور که به عشق میفرمود بیچندین بار شده و اخلاص یافته
 ایشان نماکساری زیست است که در یافتن حقیقت از پاسبان شریک ایستادند و در حقیقت
 بهتربین روحیه متفویض نمودند از ایلای حیات جاری گردید و بسیار سے این گفتار در

په فغانه در عشق و عبادت حکیم

گویی با ده کوستان که در این عالم حکیم است
 گویند که بیست و نه نفس در این عالم سرشته است

که از تو باور نمودی و در حقیقت آن نیز در این عالم است

و این چو در دایره دوستی و در این عالم است و در این عالم است که باور نمودی
 در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است
 در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است
 در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است
 در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است
 در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است
 در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است
 در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است

بگفته و چون حکیم و نظم که در این عالم است که در این عالم است که در این عالم است

تعمیر و ترمیم و در این خصوص و در این خصوص و در این خصوص
و در این خصوص و در این خصوص و در این خصوص

تعمیر و ترمیم و در این خصوص و در این خصوص و در این خصوص

تعمیر و ترمیم و در این خصوص و در این خصوص و در این خصوص

تعمیر و ترمیم و در این خصوص و در این خصوص و در این خصوص

تعمیر و ترمیم و در این خصوص و در این خصوص و در این خصوص

تعمیر و ترمیم و در این خصوص و در این خصوص و در این خصوص

تعمیر و ترمیم و در این خصوص و در این خصوص و در این خصوص

تعمیر و ترمیم و در این خصوص و در این خصوص و در این خصوص

تعمیر و ترمیم و در این خصوص و در این خصوص و در این خصوص

تعمیر و ترمیم و در این خصوص و در این خصوص و در این خصوص

و داد و خان با دو هزار سوار فوج طرح چپ را تزیین داد و در میدان انصاری با دو هزار
 سوار چپ هر طرح راست را بیاد است و بدین ترتیب و این قطع مسافت نمود و بیست و نه
 روز از راه بنگلستان چهار گز گشت و داخل او که زمینداری خرابه کمان سست شد
 و این سرزمین نامها و غیره را ملازم استوار پذیرفته بنامه استقلال مروان را مستقر نمود
 و چنان شایع شد که بعد از اشتغال نوادگان و قتل و شطرنج و سایر امور را شکست
 افتاد و استیلا کے برافراشت و حضرت جهان پناہی بصورتی که در وقت آن وقت
 تا جرم و لشکر ظفر اثر شورشی غریب پیدا کرد از اقبال کلابه توهم با سینه انوار
 سے گذشت که سلطان محمد با ستم خان و بیخ نسویان دولت و شاهی اندام و
 و کن خرابی یافت که نور نام سنگ و راه پیدای سنگ و هر سنگ و صدر المرحمت و پسر
 جوان شیریک و سید شجاع خان قریب و نام پسران و نامهای دیگر
 و این باب تا آنکه شد و غیره را حین لکن بیست و نه روز با اقبال کلابه
 فیروز شایسته و عثمان مرا حجت سید کبریا و العطا دین و سپاه فیروزی
 و سنگاه اندام که تو احوال گذشت بچشمی آید و سینه و اندامی است بیست و نه
 راج محل نهادند شاه شجاع از کوه چیل کوچ زده بجناب استیصال
 فروده بر راج محل و این تمام سرانکه خود را با تمامی مشوران احوال
 انداخته بدو پی که از راج محل شمشیر کرده فاصله در شایسته و آن
 طرح اقامت آواخت و دانه و روی خان از راج محل چلوئی کرده در راج محل
 آن جناب از این محلی که است بر آینه شایسته که برگشتند و در این محلی در آن وقت

لکه (۱) فایده لکه (۲) حرم +

در هر نفسی و نوری شکستش / بیرون از عالم همه شکستش و در آن

باشند خبر از آمدن این سپاه / که سینه نشسته بر پیراهن است

و غنیمت افکنند بر او گه / و سینه کهنه که در کمان است

ششم فغان بر سر من گوی بدست آید / و در قریب صد بیرون کس از کس است

و سپه عالم که از آن شاه / شجاع و دروغ است و دروغ است

بفرود که بر ما آمد و در دنیا / بر سر شاه پرتو است و در دنیا

جوانان پیش کشیدند غرق / و سینه کهنه که در کمان است

ساختند و شاه شجاع / در کمان است و در کمان است

آنکه در آن جنگه / در کمان است و در کمان است

در آن سر که نظر / در کمان است و در کمان است

کردید و از آن / در کمان است و در کمان است

شسته و در آن / در کمان است و در کمان است

در آن خواب / در کمان است و در کمان است

سود را که در / در کمان است و در کمان است

بهر و در آن / در کمان است و در کمان است

بهر و در آن / در کمان است و در کمان است

بهر و در آن / در کمان است و در کمان است

بهر و در آن / در کمان است و در کمان است

عاطل بود و از مهربان روح صرصری دریا بتلاطم در آمد هر موج بهمان کوه بر دست
آب نشود مصراع

شبهه تاریک و صندل موج دریا بے اجل پاک

پاره از جوهر و مرغ آلاش و اشرفی به دست باد و سه نوار به سر است و خدمت کار محرم
و سر از سر پاره و پاره کرده بود بر آمد در نوبت شش پیش شاه شجاع مستعدان
پهل خود شیدر جهان تا سبب شاد روان الممانی بریده از ایران خلوت کرده خادمی میرا شاه
شجاع باندا آنکه چون سرور لشکر را جز آنکه بر او اطاعت پدید آید و سر کبیر انقیاد
آورد چو کزیرا نوار را آلاش توک ساخت بهین طرفه فرستاده تا جمع امر است سپاه
از آب گل نشسته مشرفه ملازمیت حاصل نگارند از تو به این مقدمه حیرت افزا و لشکر
باد شاهی طرفه شورش پدید آمد و موضع و شریفان و صغیر و کبیر انگشت حیرت بهندان تفکر
گرفت افکر هم باد شاهی و پاره کار خویش فرو شدند سپاه از سیک سری پهل تیر به سر
به هم نموده و سر مستعد کار را بر گشت آتش کار جمع امر است و سر زبان فرام آمد
نوار شاه شجاع را به تو به ننگ قابل که نماند است و پیش آنکه لاجرم از خانه
برگشتند و در موسم محرم سال ۱۱۰۰ و در انتشار خان از تاریخ گل آمد آتش مشا در دست
آیا مستعد تو به ننگ قابل باد شاهی را نماند است که نماند است از قبل و قابل مستعد
سروری به این محمل نماند و در نوبت سروری آن سپاه بنام آن نمای عالی جای مقرب باشند
نوار شاه شجاع را به تو به ننگ قابل که نماند است و پیش آنکه لاجرم از خانه
نماند شاه را و تو به ننگ قابل باد شاهی را نماند است که نماند است از قبل و قابل مستعد
به ننگ قابل که نماند است و پیش آنکه لاجرم از خانه

Marfat.com

انگاہ معظم خاں بدیعہ سروقی و کاتبہ سپہداری بالاجانب سوتی ششادنت و ذوالفقار
 خاں براج محل مراجعت نمود۔ فدائی خاں و اسلام خاں و قاسم خاں دو دیگر ہفت ہزار
 سوار درویش و کچی قیام و منہ بند و کار لشکر ازین نسق و نظام یافتہ و جوہر سلطان محمد
 لا ازا و ارج نصرت امتزاج یکے کم گرفتند تا آنکہ موسم بارش در سید و اہمہ اسے سیاہ
 از ہر طرف پیدا آمدہ ہرہ سے ہوا سمت تراکم پذیرفت و از قطرات مطرات اہو
 سیاہ آب ہر دو سے زمین بسیلان آہدہ و ریانا از گشت آب و بحر طغیان و سر
 افتادہ بہر طرف موج طوفانی صورتی پیدا یافتہ از ہر سو بہر تمام صبا و وجود شمال
 جنوب آب گنگ چارہ موج زن گشت معنی کظلمت بیانی بگور بچی یعنی موج من فوق موج
 من فوق سحاب ظلمات ہفت ما فوق یعنی در صورت وقت شبنم پائی یافتہ۔

مشافہ

ابر سراب آردہ بالا کشید	سیرہ صفت خویش بھرا کشید
سپل عنان لبریکہ پرتندی گذاشت	باد بڑ بھیر نکلا ہشش بداشت
شمس سیلاب بالاسے کوہ	از شمس آردہ زمین راستہ
برق ہر سو سے بہ تابی دگر	دشت زہر جو سے پر آب دگر
برق شمشیر بر آردہ تائب	گشتہ آردہ پوش سوار این آب
روز راستی بھنسان آردہ	دوہ حشرانی کھان آردہ
آب فراخ و ہمہ را آواز گنگ	آردہ لشکر ہمہ از آب گنگ
لشکر انہو چو صرا بھو شش	سپل ز جنبیدن آل در خروش
پائے ستونان ہر شہ در شدہ	گاہ زمین را ہم شان سر شدہ

نیزه لشکر بود بر دست استوار
 و استوار بود بر دست استوار
 بود بر جا که نزدی سینه
 گوی بود و سینه را نئی گاه

سفر خان بود سفر کثرت باور باران با با نژده بر بار سوار در مو فیض سینه در باران
 بیارید و قرار از دست لشکر با از کسب شروع و شد سینه آویز و سینه زیار سینه افغان
 نماند و اسلحه خان و دیگر کسب و از آن و از هر است که گوی در نژده بر بار سوار بود در نژده
 مشتمل بر باران محل اقامت سینه و سینه شد که در سینه از سینه بر بار سوار
 با این سینه سینه با سینه و سینه از سینه بر بار سوار سینه و سینه
 و سینه از سینه سینه و سینه از سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه

منظومه

سفر خان سینه و سینه از سینه بر بار سوار
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار
 سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار

سینه بر بار سوار سینه سینه از سینه بر بار سوار

بلاقت طاق شد بر خسته شد و عظم خوار بر منصف و با آن استخوانها خرد و در آن استخوانها گوی و
 در هر بنده سینه ای سخاوت یافتند شاه شجاع سپاه آورد تا آنکه دست یافتند از سپاهان
 بیرون نمانید و دیگران در غلج راج عمل شده و نماند با قانم و دستوار که در پیوسته تا در
 ماه کون استقلال گرفته پس از آنکه موکم بارش با خرد و ایام رسید و قیام سپاه و شستند
 بخار و بقلیت و شول نهاده و آنگاه سپاه خود را از آنجا برداشتند و لشکر را از آنجا برداشتند و بگذارد
 به تور بخار عظیم خوار نهاد و بخارینت مردود در رسید و عظم خوار بر تو چو آن پناه سپاه تو شد
 یافتند و استخوانها و قناری از منصف سپاه با آن بیرون شد و قناری و از آنجا همه را برداشتند و با آن
 عظم خوار از دریا است که در آن سرسبز میگردند و گذشتند از آنجا است و منصف و در هر سر و آن در
 مرتب کرده و غیره که مستعمل به سکه و زین و دیگر نقاشی هم کرده پلایان از آنجا همه را برداشتند
 بیرون از آنجا از آنجا نهادند و سپاهان و دستوار و سپاه شجاع بعد از دو هفته در آنجا بود
 چنانکه در غروب خورشید بود و در آنجا هم سوار شدند از آنجا استخوانها را بر تفرس ساختند و از
 عظم خوار با آنست و عظم خوار نیز بر قناری بیرون سپاهان و منصف با آنست و دستوار و قناری
 نهاده یکسایم سپاهان نهاده بود که همه را برداشتند و سپاهان و دستوار و قناری
 بلا در این طریق استخوانها و شتران و کبابها را برداشتند و در آنجا استخوانها را برداشتند و شتران
 کرده و بید آنگاه شاه شجاع به شهنشاه استخوانها است که در آنجا استخوانها را برداشتند و شتران
 نموده از آنجا استخوانها را برداشتند و شتران و کبابها را برداشتند و در آنجا استخوانها را برداشتند و شتران
 اندو که از اینها برداشتند و در آنجا استخوانها را برداشتند و شتران و کبابها را برداشتند و در آنجا
 کشتان چو و قبایل از سرگشته و بیگانه گشتن در آنجا استخوانها را برداشتند و شتران و کبابها را برداشتند
 به جانب جسر که در آنجا استخوانها را برداشتند و شتران و کبابها را برداشتند و در آنجا استخوانها را برداشتند

خان کہ چہار صد سوار بجا آفتاب بھرسے پرمختہ، بسان برقی و خشنہ ریختہ اورا
 باہر با انش بھریہ سهام خون آشام و سیوف صافہ بارہ خاکہ ہلاک انداخت
 دانان جو کہ وہ ان طرف آتے تھے انوار قاپرو شدہ چون مقدمہ سپاہ
 بھرسے دیکر کہ پیش روئے لشکر نصرت پیکر بود و نزدیک رسید، ذوالفقار خان حرأت
 رستمی و جلا دھند میدری بکار بردہ با ہفت ہزار سوار دلاور بسان برقی فاطف چست
 و جلالک نور را بھرسے رسانیدہ فی القویاتش در جسر وہ شعلہ نازک بند کرد انہ بھرسے ختن
 گرفت مخالفان مجال بیرون یافتہ ان دو سے آب صفا کشیدند اگر ذوالفقار خان
 میں کار بست بستہ با اظہور سے رسانید شاہ شجاع انان میں فرستت پورے یافت
 بیہ ناملہ و بیب چشم زخم عظیم ب لشرکیر و زنی اثر سے رسید و کار بہ قہاحت سے
 انجا میدان میں وقت معظم خان مجال یافتہ از ہاں راہ کہ شاہ شجاع مستانہ بود از
 عقب وہاں شد چہاں بر سر جسر سے کہ یک تاز خان قتل رسیدہ بود رسید۔ اسفندیار
 خان کہ از جانب عظیم سرسبز استادہ بود قدم برداشت پیش آمد و از ضرب تیغ بہار
 کوکب اقبال ہونہ کشور قدم کردید شاہ شجاع از قتل اسفندیار خان و عبور
 جتور فیوضی نشان آگہی یافتہ بنائے استقلالش مستزاد گشت و در مجال استقامت
 نیافتہ سہیلان محمد و جان بیک و علم سپاہ خود بجانہ قریہ کرپا توہ نمود۔ قریہ
 چہار صد سوار قریہ مذکور داخل شدہ نوریا قائم ساخت۔ و سبازان کتیبہ نصرت
 نصیب منتوجہ ان موضع شدہ گئیں در ان موضع ایمان گرفتند چون شاہ انجم از
 تسخیر روسے زمین ملول شدہ بھرسے شتافت سپاہ سیاہ پوش شب بلوہ کہ
 شدہ مسر و قاتل شلمانی کرد و ذوق برداشت معظم خان صید برامہ افتادہ رہا کردہ

در تیره و تیره شب که در آغوش خورشید و در تیره تاریکی آنست
 در طرقت با شکرهای سرسبز خردی که شام و تور و چادگان را بشکرند
 حنری و پندار بسیار در روز غنای در گذر گویند و اینها حنری و شجران
 که در آن است که در شب سر سبز در خورده اما میباید از این جهان باز بگردید
 که هر چه در آن است که در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه
 در آن است که در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه در آن
 نماند و باز آید و در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید
 در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه
 در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید

کلیله و دمنام

ظلمت است و در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید و در آن
 است که هر چه در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه در آن
 نماند و باز آید و در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید
 و در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه
 در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید
 و در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه
 در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید
 و در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه
 در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید
 و در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه
 در آن نماند و باز آید و در آن است که هر چه در آن نماند و باز آید

آمدہ بے سار فیروزی آثار پیوستند۔ و ولیبر خاں نیز پیش از مصافحہ و کھجی با دو ہزار سوار
از تائبیناں خود آمدہ در کوسی با داؤد خاں و رستمید خاں ^{بہ} گریہ و چوں داؤد خاں
توارہ مختصر از پند ہمراہ خود آوردہ سپاہ فیروزی دستگاہ برآں توارہ از آب
عبور نموده ہفت گروہی بالا بر ساحل رود خانہ معسکر گردانیدند و درین اثنا سلطان
محمد از بد ساشی خود از شاہ شجاع ستوہم گشتند چو کہ ازین چارفتہ بود یہ ہاں گشت
ازاں جا ہاں آمد۔ چوں پیش از توجہ خود درین باب با سلام خاں ایوان گشتہ کہ در دست
عمد و پیمان بادشاہی فرمود شب بہ تیاق خاں مذکور رسیدہ نزول فرمودہ اند و گوار
آسمان جاہ فرماں صادر شد کہ سلطان محمد با ایوانہ حضور امیرت نشانہ از ان ^{بہ} علم خاں
ذوالفقار خاں در اثنا سے راہ بر بستر بخوری پہلو نہاہد بنا بر اسشنداد مرصوف در الم آباد
توقف نمودند۔ و فدائی خاں را بر اقامت و حرست آن جناب تعیین کردہ بود و در وقت
والا ساخت۔ فدائی خاں با تائبیناں خود بہ لوازم حیم و مشرانہ ^{بہ} تائبیناں و در وقت سلطان
محمد را در پاکی نشانہ روان شد۔ چوں بکتلا پانی رسید مرصوف خاں کہ اندوگوار ^{بہ} خاں
پناہ بخت آوردن سلطان محمد تعیین شدہ بود۔ رسید۔ فدائی خاں حسب ^{بہ} حکم چہاں
مطلع سلطان محمد را بہ مرصوف خاں سپردہ خود را در گور کچہور کہ در جاگیر ^{بہ} گشتند
شتافت۔ و مرصوف خاں سلطان محمد را در دار الخلافہ وقت شاہ بہاں ^{بہ} گوار و در ^{بہ} عالم
پناہ حاضر آورد حسب ^{بہ} حکم اقدس آن سلطان خسرو دشمن با بندہ زندان دم ^{بہ} رساند
گشتہ پس از چند ماہ در قلعہ گوالیار مجوس گردید، و معظّم خاں ^{بہ} پس از فرستادن سلطان محمد

لہ (ا) "از" آمدہ بے سار "تا" با دو ہزار سوار + لکھ (ب) جاہ + لکھ (ج) آن + لکھ (د) بود + صہ

(ب) یساق خاں +

بدو باہ پایا بے پیدا کردہ از رودخانہ نالوہ عبور پیدا نمود۔ اما قریباً سہ ہزار کس درآں آب
 غرق گرداب فنا گشتند۔ شاہ شجاع بر عبور عساکر منصور آگاہی یافتہ بنائے منتقلات
 فرونشست و با چہل و پنجاد کس در سفینہ نشسته در غایت سراسیمگی جریدہ ڈھا کہ
 شناخت و سائر احوال و اسباب آن جناب درآں منزل مانند معظم خاں ہمہ را فراموش آوردہ
 مصحوب اخلاص خاں خوشکی بدرگاہ خلعت پناہ ارسال داشت۔ و اسلام خاں بسبب
 بد معاشی معظم خاں بستوہ آمد۔ پیش از عبور رودخانہ نالوہ برخواستہ عازم درگاہ شریبا
 جاہ گردید۔ مخلص خاں باستصواب معظم خاں تا بینان خود را در راج محل طرح اقامت
 انداخت۔ معظم خاں با جمیع لشکر طفر اثر لو استے اقتدار بصوب ڈھا کہ مرتفع ساختہ
 و شاہ شجاع از قریب وصولی جو و نصرت موعود از سلطنت و فرماں روائی آن ولایت
 دل برداشتہ با سران ولایت بہ مکہ شتافت۔ و با ہماں چہل مرد کہ قدم ہمت
 در راہ حقیقتتہ و وفا کہ پیرایتہ زینت مروان ست سپردہ بودند با برادر نشسته
 با تمامی اہل بیت خود بار جنگ شتافت و جمیع ملازمانش با جان بیگ کہ از
 عمدہ ہائے دولتش بود در ڈھا کہ ماندند و اسباب سلطنت و آیات دولت و کل
 کار خانجاست و بیوثانیت آن جناب کہ بواسطہ عدم فرصت و نامساعدگی وقت
 گذاشتہ رفتہ بود معظم خاں در سرکار جہاں مار ضبط نمودہ بدرگاہ والا ارسال نمودہ و
 بیامن عنایت ملک سنان کالک محروسہ ہندوستان بے مساہمت غیرے در تصرف اولیائے
 دولت اہد نبیاں قرار گرفتہ از فیضت ابرہ عدلت خاقان گردوں توان رشک فرمائے
 جہاں گردید۔ سلیمان شکوہ از خوف و سراس افواج گیتی سنان بہ پناہ سری نگر خوا میدہ

لکھنؤ یافتہ (پہلوی) سند شدہ ذوق انور اثر (بہ) بلازمش +

کوہستان را با و اسے خود ساخته بود یعنی راجہ جے سنگھ زمیندار کوہستان مذکور
 بنو بجیر اطاعت شہریار کشور گشتا فریدوں فرور آورده او را مصحوب پسیر خود بدرگاہ آسمان
 جاہ فرستاده بحکم ہمایوں در قلعہ گوالیار محبوس گشت۔ و پسیر راجہ پرتھی سنگھ مرزبان
 در جلد وے این خدمت و جزائے اطاعت بمنصب ہزاری پانصد سوار سر افتخار
 برداشته در سلک ملازمان درگاہ عالم پناہ انتظام یافت۔

تسخیر ولایت آسام بہ جلاوت و تدابیر صائبہ کن رکن سلطنت

و جہانگیری معظّم خاں و کیفیت بیخیز از سوانج دیگر

چون معظّم خاں از آنجا کہ از پیش قدیم ہر وقت سپہداری و قہقہ و قہقہ سنجان
 عالم سروری بود از توابعین ملک ستانی و ملک داری گما یعنی آگاہ چون تمامی ملک بنگالہ
 را از تصرف شاہ شجاع بر آورده تحت ضبط خود در آورده در آن دیار را ایت استقلال
 و اقتدار بر افراشت، بمقتضائے بسالت، ہمت بہ تسخیر ولایت مملکت آسام بر گما
 و آن مملکت وسیع در شمالی ملک بنگالہ واقع شاہ و مدینت و دار تصرف ملک بنگالہ
 مصلوب بود۔ دریں مدت بیخیز یکے از حکام بنگالہ سابقہ و حال یا نقش تسخیر آن ولایت
 بر صفحہ ضمیر و لوح خاطر حسن ارتسام و ہمت تصویر نیافتہ دریں و لا آن جان شہامت
 نشان باعانت و اقبال جہاں کشائے بادشاہی و امداد ہمت بلند بانگ سعی و تلاش

۱۰۶ (ج) راجہ پرتھی سنگھ مرزبان کوہستان + (ب) راجہ پرتھی سنگھ چند مرزبان کوہستان
 ۱۰۷ (د) صائب کن رکن

کشته تیریز و شرفه تسخیر آن کشور بلند انداخته بے محابا در آمد. و مرزبان آن دیار با وجود
 اکثریت جمعیت سپاه و سامان ملک داری تناسب مقاومت بلکه اقامت نیاورده
 آوارگی استان گردیدند و در تنگنا است که جبال ماوای گزینند و از مرز ناسازی
 آید و چو است آن که امر از شریف و بیماری با سکه متضاده بر آن وحشیان و شت
 پیران است که بسیار از رفقا و اعوانه آن راه آخرت پیوند و جنود اقبال نیست
 در تمام زمین بیکه بتلا گشت جمع کثیر بر فراش بیماری غلط بندند. با وجود این معظم
 خان و تمام همست فشرده مدتی یک سال در آن ولایت کوس استقلال می نواخت
 تا آنکه قو قیصر به بیست و آتی تکیه نمود و برض الموت بتلا گردید. و از آثار و علامت
 سفر آن تکیه شده حکم ضرورت است به تمهید بساط مصالح همت گماشت و حاکم
 آن ولایت را که سرگردان دشت شیباد بار بود مسنون احسان ساخته پیشکش لائق بر و قدر
 کرده دست از آن ملک باز داشتند و همچنان بیمار و مریض به بنگاله آمد در اندک مدت
 نفس واپس شمرده ازین فشار بے ثبات رحمت بعالم باقی بُرد بتاریخ روز چهارشنبه
 دوم رمضان سنه ۱۰۸۰ قضا بساط حیات آن امیر عظیم و سپه سالار معظم بدست
 آن قو قیصر به پیش جلیب سب خاک و نقاب تمام انداخت و در سوم شوال سنه
 ۱۰۸۰ در دشت اود در مریضی بر فراش حال اقدس حضرت جهانبانی طاری گشته بر بستر
 نوحی گریه فرموده و بدست بیماری امتداد یافته خیر خواهاں و هوا جو یاں صمیمی را
 به و در بلا بتلا رسانست اما بیامین نیست، دست و تدبیر صائب آن حضرت در ممالک

سنه (۱۰۸۰) قمری - سنه (۱۰۸۰) شمسی - حاکم آن ولایت را که سرگردان دشت اود بود.

در سنه حاکم آن ولایت که سرگردان آن دشت بود + سنه (۱۰۸۰) شمسی +

وسیعہ ہندوستان و قلمرو بکیراں فرمانروائی جہاں فتنہ چشم نتوانست کشادہ سلطنت
 و ہمایم دولت بقانون مراد حسن تمثیت یافتہ اصلاً از منہج اعتدال خارج نیفتاد تا آنکہ
 غرہ صفر سنہ ہزار و ہفتاد و سہ از حکمت خانہ عنایت ازلی شربت گوارائے
 شفلے کامل بکام حال آن خسرو عادل و شہریار باذل رسیدہ نوید امن و امان بمسامع
 جہانیاں پھیلیدہ گلبنگ بھجت و سرور بہ زمین و زماں در گرفت، و غلغلہ کوس
 نشاط ساکنان بساط سپہ را سرخوش پیما نہ تنہیت گردانید و امور ملک و ملت
 رو بجے تازہ و رونق بے اندازہ یافت،

در شہر رجب سنہ ہزار و ہفتاد و شش ہنگام حضرت خاقانی صاحبقران ثانی
 در دولت خانہ اکبر آباد بعلت جس اول در مضیق آزار و رنج افتاد۔ روزے
 چند پہلوتے مبارک بر بستر ضعف و ناتوانی نہادہ شب دو شنبہ و بیست و ہشتم
 شہر مذکور پس از قضائے سہ گھڑی نجومی ندائے ارحمی الی ربک بسمع رضائیدہ
 در غایت شعور و ہوشیاری بسان بیدار دلان معنی آگاہ بامضائے امر و صیبت پرداختہ
 وہ نور شمع ایمان و بدرقہ اسم اقدس آفرینندہ جان و جہاں طریق منزل عقبے طے
 فرمودہ بفرودیں بریں خرامیدند، چون بنا بر اقتضائے روزگار در اں ہمیں از
 شاہزادہ ہائے والا تبار و امرائے رفیع القدر حاضر نبود لاجرم تنہی معذرت از خواجہ
 سرا و غیرہ نعش محفوف رحمت پروردگار آں شہریار سپہ اقتدار بخلاف قانون بادشاہان
 نامدار و آداب آبا سے اجداد بزد گوارش قریب صبح نخستیں کشتی نہادہ از
 راہ دیوار گنبد کے کہ معمار ہمت خود کش ہمیں مصلحت بنا فرمودہ بود بزد

۱۔ (۱) "از" حکمت خانہ "تا" بکام دل + ۱۔ (۱) بنا بر +

وقضات اشرف واعیان شہر و علماء و فضلاء و صلحائے وقت حاضر آئند و برآن حضرت نماز جنازہ خوانند۔ و مطابق سنن سنن حضرت سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ جتہ لطیف و جسد شریفش در مرقد منورہ موضع مطہر نہادہ بمغفرت سبحانی و رحمت رحمانی مغزوق غرق رحمت گردید۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

—————

تمام شد اقبال نامہ حضرت شہنشاہ خلد آرا مگاہ مغفرت نشان اورنگ زیب عالمگیر اسکند اللہ تعالیٰ و المنان علی درجات الجنان بدستخط اضعف العباد فقیر کرم الہی بتاریخ بست و چهارم محرم الحرام بروز یکشنبہ بوقت ظہر صورت تحریر یافت ۲۶۱ھ
بلوچ الخط فی القرطاسین دہرا و کاتبہ میسم فی التراب
بتاریخ ۳۔ اگست ۱۹۲۵ء از تصحیح فراغ یافتہ۔



شاہنواز خان ولد مرزا ستم صفوی ۸۷، ۲۲، کوئل ۷۶	۱۰۶، ۸۸، ۸۳	چارکنہ ۹۵ و ۹۴
کورہ ۷۶		ز
کیسرت سنگھ ۷۳، گ	شیخ ابو ۷۹، ر	زین العابدین ۱۲
حجرات ۱۱۹-۱۲۲، ۲۲، ۲۶، ۲۶، ۳۰، ۳۲، ۳۲، ۳۶، ۳۹	شیخ میر (استوار) ۲۸، ۲۳، ۲۳، ۵۹، ۶۲، ۶۹، ۶۹	س
گلبرگہ ۳۷، ۳۸	۸۸، ۹۳، ۸۲، ۸۰	سجان سنگھ (راجہ) ۹۲
گوالیار ۲۳، ۱۰۵، ۱۰۶	شاہ مظفر ۲۲، ۲۸	سری نگر ۷۲، ۷۳
گودکھپور ۹۳، ۱۰۵	شیر بیگ ۹۵	سعد اللہ خان ۱۶
ل	ص	سلطان محمد ۱۲، ۱۳، ۱۳، ۱۳، ۲۹، ۲۶، ۲۸، ۲۳، ۲۵
لاہور ۷۱ - ۸۳، ۸۶	صدر المروت ۹۵	۵۶، ۶۲، ۶۲، ۶۵، ۶۵، ۶۶، ۶۶، ۶۶، ۶۶، ۶۶، ۶۶، ۶۶
لودی خان ۹۲، م	صف شکن خان ۸۳، ۸۶، ۸۶، ۸۹، ۹۲	۱۰۵ و ۹۹
مالوچی ۲۸	صفدر خان ۸۸، ط	سلطان سپہر شکوہ ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۵
مالوہ ۱۰۵	طالب کلیم م، ظ	سلطان بہلول لودی ۹۰
مانڈھو	ظفر خان ۲۲، ع	سلطان پور ۲۳
سنگھڑہ ۶۶، ۶۶	عالمگیر بادشاہ ۷۱، ر	سلطان فیروز شاہ ۹۰
محمد امین خان (بخشی الملکی) ۱۶، ۳۹، ۳۶	عادول شاہ	سلیمان شکوہ ۵، ۵، ۱۹، ۲۴، ۲۴، ۲۴، ۲۶، ۲۶
محمد فائق بخشی ۳۳، ۳۶، ۳۱	عبدالعزیز خان ۱۰، ر	۱۰۶ و ۹۳
مخصوص آباد ۹۵	عبداللہ خان ۱۰، ۲	سومگڈھ ۸۳
مخلص خان ۱۰۳	عماد پور ۲۹	سنبیل ۷۳
مراد بخش (سلطان) ۱۱، ۱۹، ۳۰، ۳۳، ۳۵	میسٹی بیگ ۲۳، ۲۴، ع	سوئی ۹۱، ۹۱، ۱۰۳
۴۲، ۴۱، ۶۵، ۹۳، ۶۰	غضنفر خان ۷۳، ف	سید شجاعت ۷۳ - ۹۵
مرحمت خان ۱۰۵	فاخر خان ۲۲	سید فیروز خان ۹۲
مرشد کلی خان ۳۰، ۲۸	فاضل خان ۴۹، ۵۶، ۷۸	سید کاسو ۷۵، ۹۳
مرزا ستم صفوی ۲۲، ر	فتح جنگ خان ۹۲	سیف خان ۷۷
مرزا شاہ رخ ۲۵	قدانی خان ۴۲، ۴۵، ۹۳، ۱۰۵، د	سیف اللہ خان ۹۶
مصومہ بازار ۱۰۰، ۱۰۱، ر	فیض اللہ خان ۲۹، ق	سید مرتضیٰ خان ۷۷
معظم خان ۱۶، ۱۹، ۲۹، ۳۰، ۹۲، ۱۰۸	قاسم خان ۲۱، ۲۲، ۲۲، ۲۶، ۲۸، ۳۱، ۳۱، ۳۹، ۴۳، د	سید عالم ۷۷
مکرم خان ۷۷	قباد خان ۲۳	سید قلی ۷۷، ۹۶
مکن پور ۷۶	قطب الملک ۱۳-۱۵	سید پنگن ۷۹
مکنہ سنگھ (راجہ) ۲۰	قراول خان ۸۶	سید مظفر خان ولد سید شجاعت خان ۹۲
ملتان ۲۵، ۴۲، ۸۲	قلعہ پھیلی ۸۶	۹۲
مزلیر ۹۳، ۹۳	قلعہ شیخ خان ۸۸، ۸۹	ش
مہابت خان ۱۱-۲۱	قنوج ۷۵، ک	شاہ جہان آباد ۱۵، ۳۳، ۳۳، ۳۳، ۶۵، ۶۵، ۶۵، ۶۵
میر جلد ۱۳-۱۶، ن	کابل ۱۲، ۲۵، ۶۶	۱۰۵، ۸۹، ۸۹، ۸۹
ناصر خان (خواجہ سراک) ۳۹	کشمیر ۲۵، ۶۶	شاہ شجاع ۱۰، ۱۹، ۲۰، ۲۰، ۳۰، ۳۰، ۳۰، ۳۰، ۷۷
نامدار خان ولد جعفر خان	کلیان ۱۰، ۳۷	۸۱-۸۳-۹۲-۱۰۶
ناہر خان ۸۳	کھاتم پور ۷۹	شاہ مظفر ۲۲، ۲۸
نجات خان ۲۵، ۲۸	کھیری سمیت ۹۳	شالٹہ خان ۲۱، ۲۲، ۲۲، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۴، ۴۴، ۴۶، ۸۰، ۸۰
نربدہ (آب) ۲۸	گھجھ ۷۶، ۹۲	۱۰۵، ۸۸
نور الحسن ۹۳	گھرگ پور ۹۳	شامہ باز خان ۷۱

۱۰۲
سید شجاع خان ۱۰، ۱۹، ۲۰، ۲۰، ۳۰، ۳۰، ۳۰، ۳۰، ۷۷

عامل خان رازی کے مکتوبات

محمد امجد علی صاحب
۲۲ فروری ۱۹۷۱ء

- ۱۔ واقعات عالمگیری مصنفہ میرزا محمد امجد علی صاحب
 - ۲۔ شجرۃ الحیاء (مطبوعہ تاشکند) برائے امیر ازاد علی صاحب مصنفہ میرزا محمد امجد علی صاحب
 - ۳۔ مرقع (مجموعہ اشعار فارسی) مصنفہ میرزا محمد امجد علی صاحب
 - ۴۔ ریاض البشریہ: دوہے و غزلیں و قطعات مصنفہ میرزا محمد امجد علی صاحب
 - ۵۔ تاریخ الخلفاء ۱/۲/۳/۴
 - ۶۔ شہدات مائیں، ورق ۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸
 - ۷۔ آثار الامراء ۲/۳
 - ۸۔ شہنشاہ پروماہ: غزلیں و قطعات مصنفہ میرزا محمد امجد علی صاحب
 - ۹۔ تاریخ مروانہ: ورق ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰
 - ۱۰۔ شہنشاہ پروماہ: غزلیں و قطعات مصنفہ میرزا محمد امجد علی صاحب
 - ۱۱۔ قصہ مدہو مالیت و منوچر فاروق مصنفہ میرزا محمد امجد علی صاحب
- علی۔ کراچی میوزیم۔ عبدالعزیز اللہ صاحب، خطوط کتب خانہ رازیہ۔ انڈیا
- کتب خانہ رازیہ